

میں مسلمان کیوں ہوں؟

ایک تو مسلم کی کہانی خود اس کی اپنی زبانی



مؤلف

فاضل دیوان علامہ عطاء الرحمن قاسمی صاحب

مصحف

حضرت علامہ محسن رضا فاروقی

مرکزی مبلغ عالی مجلس علماء اہلسنت پاکستان ملتان

میں مسلمان کیوں ہوں؟

فاضل دیوان علامہ عطاء الرحمن قاسمی صاحب

مؤلف

مصحف

حضرت علامہ محسن رضا فاروقی

مرکزی مبلغ عالی مجلس علماء اہلسنت پاکستان ملتان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب :	میں مسلمان کیوں ہوں؟
مصنف :	علامہ محسن رضا قادری (سابق مولوی مجتہد)
طبع اول :	نومبر 2001ء
تعداد :	
ناشر :	غلام حسن بلوچ جھکائی
مطبع :	
قیمت :	

ملنے کا پتہ

مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور۔

مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار، لاہور۔

مسجد شہداء، ریگ چوک، مال روڈ، لاہور۔

اسلامی کتب خانہ، علامہ بخاری ٹاؤن، کراچی۔

کتب خانہ مجید، بیرون بوخاریٹ، ملتان۔

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔

مکتبہ رحمانیہ، قصہ خوانی بازار، پشاور۔

مکتبہ العارفی، سٹیٹ روڈ، فیصل آباد۔

مولانا اقبال نعمانی، پریڈی سٹریٹ، صدر کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے علامہ محسن رضا قادری کی کتاب میں مسلمان کیوں ہوں؟ کو مختلف مقامات سے پڑھا۔ علامہ محترم کی زبان صاف اور لہجہ دل آویز رنگ منظر پرکشش دلائل کتب شیعہ کے حوالوں سے ثابت کیا۔ چنانچہ کہ میں مسلمان کیوں ہوں؟ یہ کتاب عصر حاضر کے دور میں دشمن کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کے ایسے اور پریشان ذہنوں کو مطمئن کرے۔ میں اہم کردار ادا کرے گی میرے نزدیک تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور دوستوں کو بھی ملے لکھ کر اپنی اور اپنے شیعوں کے لئے بھی مفید ثابت ہے۔

انٹرنیٹ سرائف کو جواد سے آمین۔



سیدہ اوشہ علی شاہ بطاری
اسلامی کتب خانہ، بیرون بوخاریٹ، ملتان۔

فہرست

صفحہ نمبر	تفصیل مضامین	نمبر شمار
7	تعارف مصنف	1
15	مقدمہ کتب	2
17	عقیدہ توحید	3
25	مولائی مذہب کا بیان	4
37	عقیدہ لامست	5
38	لامست کا مرجع نبوت کے مرجع سے ملتا ہے	6
40	جس چیز کو چاہتے ہیں حلال اور حرام کرتے ہیں	7
42	بائزہ	8
45	قیامت سے پہلے کوئی مرد زعمہ نہیں ہو گا	9
52	ہم بھوت ہو گئے والوں سے کبھی قتلی نہیں رہے	10
61	موجودہ قرآن اور مولائی علماء کا عقیدہ	11
64	قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں	12
73	تحریف قرآن کا واضح ثبوت	13
74	تحریف قرآن کا مدلل ثبوت	14
77	تحریف قرآن کے قائلین	15
89	حضرت علیؑ کا قرآن	16

عرض تمنا

سب سے پہلے تو یہ ملاحظہ فرما دیجئے کہ کتاب ہذا کی تصنیف کی مقصدیت صرف اور صرف حقائق و دلائل کی بنیاد پر اپنی ذاتی کارگزاری اور حقیقت پسندی کا اظہار ہے کسی اپنے پیارے کی دل آزاری یا طرفداری کا مقصود نہیں ہے بلکہ محض یہ ضمیر کا وہ جھلکا کرنے کیلئے ہم کثرت انسانیت کو حقائق و دلائل کی روشنی میں ہر قسم کے تعصب اور تنگ نظری یا انتہا پسندی کے جذبات سے بالاتر ہو کر خود کو آئینہ کے طور پر پیش کرنا مقصود ہے تاکہ مصنف کی طرح کا کوئی بھی حقیقت کا حلاشی کتاب ہذا کے ایک ایک صفحے کو صرف رضائے الہی کے جذبہ سے معمور ہو کر پڑھ کے حقیقی منزل ہدایت سے انکسار ہو سکے آخر میں آپ سب سے محترم جناب علامہ محسن رضائے اعلیٰ صاحب حفظہ اللہ اور ان کے تمام معاونین کیلئے دل کی اتھار کمرائیوں سے دعا ہے اشتیاق و محبت اور نجات کی درخواست ہے

۸۸۸ جن صاحبزادے ہوں

ہم تو کچھ ضرور کہنا چاہتے ہیں

ہر کئی چاہتے آئے، مثنیٰ

ہم نے تو دل جاکے ساتھ کہا

صاحبزادہ سیف الاسلام طارق

- 17- موجود قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا 89
- 18- حضرت علیؑ والا قرآن ستر ہاتھ لیا 91
- 19- مصحف فاطمہؑ 92
- 20- سرخ صندوق ہے - سفید صندوق 93
- 21- حوالہ جات پر غور 96
- 22- تفسیر 72 دیکھیں ہے 103
- 23- سوالی اور حد 106
- 24- سوالی اور صحابہ کرام 121
- 25- لقب صدیق کا اظہار کون 124
- 26- امام جعفر صادقؑ کے 125
- 27- آئمہ اہل بکر صدیقؑ کی نسل سے ہیں 127
- 28- نبوت کا گواہ کون 128
- 29- کس کا امام آسمان سے اترا 129
- 30- قسم نبوت کے بعد امام کون 131
- 31- حضرت علیؑ پانچوں وقت کی نماز مسجد نبویؐ میں ادا کرتے تھے 135
- 32- خلفائے ثلاثہ کی بیعت کا مسئلہ 138
- 33- اہل بکر صدیقؑ کو مرتے وقت کلہ نصیب نہیں ہوا 144
- 34- تالیف 147

- 35- حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؑ کی بیعت کی 149
- 36- حضرت علیؑ نے عین خلفاء کی بیعت کی 150
- 37- امام غنیمت کرنے کا حق صرف شوریٰ کو ہے 151
- 38- حضرت حسن اور حسینؑ نے حضرت معاویہؑ کی بیعت کی 153
- 39- حضرت حسن کا قاتل کون 155
- 40- علیؑ و معاویہؑ دونوں مومن ہیں 155
- 41- اصحاب رسولؐ اور اہل بیتؑ سے رشتے طے 158
- 42- مقام حضرت 166
- 43- اصحاب کرام اور اہل بیت کا باہمی سلوک 169
- 44- تمام صحابہ شامل تھے جنانہ رسولؐ میں 172
- 45- حضرت فاطمہؑ کا جنانہ اہل بکر صدیقؑ نے پڑھایا 174
- 46- میرے دو دوزیر ہیں 175
- 47- پہلی زینبؑ دختر کعبہؑ 178
- 48- گھر سے نکلتا 180
- 49- سوز خونی، مرثیہ و قصیدہ پہلی کس نے ایجاد کی 182
- 50- ناکری تبلیغ میں کس پر اثر چڑا 186
- 51- آج تک ہم نے کیا سہارا ناکر نہیں سنا 187
- 52- دوسری نامذات 190

تعارف مصنف

فائز کا نام حسن رضا قادری ہے۔ 14 اگست 1947ء میں ضلع نواب شاہ میں موضع کوٹہ ضلعی میہ ضلع میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھرانے میں حاصل کی۔ پھر سندھ کے گھرانے دار کی ضلع جس آباد کے دینی مدرسے میں داخلہ لیا۔ جس کے بانی مولانا نظام صدیقی تھری مجتہد فاضل عروق تھے۔ یہ پشاور میں مقیم تھے۔ عروق سے تعلیم حاصل کی اور یہ میرے پہلے استاد تھے۔ تقریباً تین سال تک میں ان کے زیر تعلیم رہا۔ ان سے مولانا فاضل عروق تھری مجتہد فاضل عروق تھے۔ واقعیت حاصل کی۔ میرے والد صاحب بھی بڑے عالم تھے اور فقہ کے فارغ التحصیل تھے اور کٹر مولائی تھے۔ قزوین وغیرہ کی تمام رسومات کی پابندی کرتے گھرانے سے شروع ہوتی تھیں۔ گویا تمام دینی امور میں شامل تھے۔

والد صاحب پنجاب کے ضلع مسلم کے رہنے والے تھے۔ اس لئے والدیں پنجاب آ گئے اور چک نمبر 64 ضلع فیصل آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ والد صاحب نے مولانا شبیر حسین مجتہد فاضل عروق کے ہاں مزید تعلیم کے لئے عمر علی والا ضلع سرگودھا بھیج دیا۔ یہاں تین سال پڑھ کر عربی و فارسی و فقہ کی تعلیم

194	53-	تیسرا طریقہ واردات (ان تین سید کون تھے)
200	54-	رسم عزاداری
200	55-	گھوڑا
206	56-	کوڑے
210	57-	نبوت کا نکلنا
211	58-	تین کونے والا بیڑا (جسے علم کہا جاتا ہے)
213	59-	دینہ صدیقی اکبر
214	60-	دینہ صاحب کرام
216	61-	دوہڑہ
220	62-	دوہڑہ

مولانا صاحب کی اصل کتابوں کی
مباحثہ و نوکائی
کتاب کے آخر میں لکھیں۔

حاصل کی۔ پھر جلاپور ضلع سرگودھا میں مولانا سید محمد یار شاہ صاحب سے مجال
اربعہ کی تعلیم حاصل کی۔ تقریباً 28 سال کی عمر میں سید گلاب شاہ مجتہد سورج
مہائی مکان سے بھی مستفیض ہوا۔ اس کے بعد پیش نامہ بہت سی جگہوں پر
امامت کے فرائض انجام دیے مگر زیادہ وقت 7 سال ناصر مگر ضلع لیعل آباد میں
گزارا۔ اب یہ منصب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آیا ہے۔ اور گرد کے سات بھوس
سرحدات سے تعلق رکھتے تھے اور تمام لوگ بعد ہمیں آکر پڑھتے تھے۔ رسم
عزاداری کے فرائض بھی مجھے سونپے گئے اور مجلس بھی پڑھا کرتا تھا۔ 10 سال کے
لئے مجھے 40 ہزار روپے ملتے تھے۔ یہ 1972ء کے لگ بھگ کا واقعہ ہے۔ میرے
اور میرے والد صاحب کی تبلیغ سے سندھ میں 500 ہندو مولائی مذہب میں
داخل ہوئے۔ میں پنجاب اور سندھ کے دوسرے کئی شہروں میں تبلیغ شروع کی
اور مجلس پڑھتا تھا۔

مجھ سے بڑے دو بھائی منظور حسین اور مقبول حسین بھی لاکر اور قصیدہ
خوان تھے۔ 1972ء میں جب میری تقریریں ہر روز ہوتی تھیں تو کسی مولائی
دوست نے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مناظر اعظم دہلوی کی ایک کیسٹ مجھے
لا کر دی اور کہا کہ مولانا اس کا جواب دیں۔ میں نے کیسٹ غور سے سنی۔ یہ
مولائی عقائد، خصوصاً تحریف قرآن کے بارے میں تھی۔ مولانا کا موقف یہ تھا کہ
مولائی کتب میں دو ہزار روایات موجود ہیں کہ موجودہ قرآن صحیح نہیں ہے۔ یہ
کہ حضرت ابو بکر کے صدیق ہونے کے بارے میں مولائی کتب میں حوالے

موجود ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے
نہیں پڑھی ہیں اور ابو بکر عمر اور عثمان کی بیعت بھی کی ہے۔ حضور کی چار
ساتھ لڑائیاں ہیں۔ کل طیب میں علی ولی اللہ کا اضافہ نہ قرآن میں ہے نہ حدیث
میں اور نہ آخر ظاہرین کے اقوال سے ثابت ہے۔ اگر کوئی مولائی یہ ثابت کر
اسے توہم بھی یہ کلمہ پڑھنا شروع کر دیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بندہ کو یہ کیسٹ سن کر بہت قہقہ ہوا کہ علمائے کرام مخالفت میں کیا کیا کہہ
کہہ جاتے ہیں۔ میں اس زعم میں کہ مولانا تونسوی صاحب کا بیٹھ رو کر دوں گا۔
مکان میں تحظیم اہل سنت کے مرکز چلا گیا۔ وہاں میری ملاقات جناب مولانا
عبدالستار تونسوی سے ہو گئی۔ میں نے ان کی کیسٹ کے بارے میں بات شروع
کی انہوں نے میرے سامنے بیسیوں کتابیں رکھ دیں۔ چند حوالے چیک کئے جو
کہ درست تھے۔ پھر بقی حوالے میں نے اپنے ذرائع اور اپنی کتابوں سے دیکھے۔
ان میں سے اکثر مجھے مل گئے پھر بھی میں اعداد ان کے پاس کیا تاکہ مولائی
موقف کی وضاحت کروں۔ مگر علامہ صاحب کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنا پڑا۔
اس دن وہاں علامہ حق نواز بھنگوی شہید بھی موجود تھے۔ ان سے بھی تھوڑے خیال
اور مناظرانہ رنگ اختیار کر گیا۔ جناب بھنگوی صاحب نے مجھے بھنگ آنے کی
امت دیں بھنگ میں ان کے ساتھ میری آٹھ موضوعات پر محققانہ گفتگو ہوئی۔
ان میں درجہ ذیل ہے۔ امامت، خلافت، بلا فصل نقد، بیعت رسول، ہاتھ کھول کر
نار پڑھنا، لکھن، وضو، علی ولی اللہ۔

انہوں نے مولائی موقف پر قرآن وحدیث اور قول علی اور ائمہ کی نص مانگی جو میں پیش کرنے سے قاصر رہا۔

ان میں ایک پریشانی پیدا ہو گئی۔ حقیقت کی تلاش میں کجرات پہنچا حضرت مولانا عجلت اللہ شہ بخاری مرحوم سے ملاقات کی۔ ان سے انکسار حاصل کیا تو انہوں نے بھی وہی موقف اختیار کیا اور بتایا کہ مولائی کتب سے بھی بہرہ اور نص قطعی ہے۔ مولائی عقائد دلائل نہیں ہو پاتے۔ مولانا عجلت اللہ شہ بخاری مرحوم سے میں نے پانچ بار ملاقات کی۔ انہوں نے قوی دلائل سے مجھے مطمئن کیا۔ میں قرآن وحدیث کے دلائل سن کر تذبذب کی دلدل میں دھنسی گیا۔ پھر میں مولائی اور سنی علماء کے دلائل سے اور انہیں مضنی طور پر لٹنے سے اور کسی پر انکسار کرنے سے بلا تڑ ہو گیا اور فیصلہ کیا کہ قرآن وحدیث اور مولائی اور سنی کتب کو اپنی نظر سے پڑھوں گا اور اپنے ذہن سے فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ مولائی عقیدے سے انہیں ہٹ چکا تھا۔ میں پھر حضرت مولانا عجلت اللہ شہ بخاری مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ شہ صاحب نے میری بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے مولانا عبدالستار تونسوی کے نام خط لکھ کر دیا جو تنظیم اہل سنت کے صدر تھے۔ اس وقت تنظیم اہل سنت کے سرپرست اعلیٰ مولانا نواز محسن شہ صاحب تھے۔ یہ علماء دیوبند کے جید علماء میں سے تھے۔ انہوں نے میرے آنے کا متحدہ پوچھا میں نے مولانا بخاری صاحب کا خط انہیں دیا اور عرض کیا کہ میں تنظیم اہل سنت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

انہوں نے مجھے بخوشی تنظیم میں شامل کر لیا۔ یہ سال 1374ء تھا اور سنی حنفی ہونے کے پرلا اعلان کا زمانہ تھا۔ جوں جوں بھی تقریر کے لئے گیا مجھے طلبائے دیوبند اور عوام الناس سے بہت پذیرائی ملی۔

جلد ہی یہ خیرم رے پاکستان میں پھیل گئی۔ ناصر مگر کے مولائیوں نے میری پھر حاضری میں میرے دیوی بچوں کو گھر سے نکال دیا اور بطور امام جو چیزیں مجھے دی گئیں چھین لیں۔ یہ گھر مسجد سے ملحقہ اور امام مسجد کے لئے مخصوص تھا۔ میرے دیوی بچے کجرات چلے گئے۔

آگے کچھ نہ پوچھو ہم پر کیا کڑی۔ رشتے داریاں چھوٹ گئیں۔ ٹاٹے ٹوٹ گئے۔ محبت کی جگہ نفرتیں ملیں۔ بے گھر ہوئے۔ ذرائع آمدنی نہ رہے۔ یہ وہی اللہ کا زمانہ تھا جو ہر اس آدمی کے مقدر میں ہوتا ہے جو حقیقت کو پالنے کے بعد اللہ اسباب اختیار کرتا ہے۔

قادر نہیں کرام آپ تاریخ ادبیات سے واقف ہوں گے۔ کیا جی حضرت مسیح علیہ السلام کے مومنین پر کیا ہوا حضرت محمد رسول اللہ کے ساتھ اور ان کے صحابہ کرام کے ساتھ۔ قرآن کتا ہے کیا تمہارے لئے یہی کہہ دیا کافی ہے کہ ہم اللہ اسے کیا تم آزمائے نہیں چلا گے۔

(ماہ نمبر 20 ص ۷۷ حکایت آیت نمبر 2)

تقریروں میں اکثر میں اپنے سنی ہونے کا ذکر کیا کرتا تھا جس کے نتیجے میں مجھ پر اذیتاں ہونے لگیں۔ جن کی تعداد اسٹھ تک پہنچی ہے۔ انہیں مرتبہ جیل

جانا پڑا۔ کسی مقدمے میں بھی 20 دن سے کم جیل میں نہیں رہا۔ اس کے علاوہ سندھ اور پنجاب کے کئی ضلعوں میں میری زبان بکری کی گئی۔

تعلیم اہل سنت کے بعض مولویوں میں حسد پیدا ہوا کہ ہر جگہ محسن رضا فاروقی کو تقریر کے لئے کیوں بلایا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی میری ٹانگ کھینچنا شروع کر دی۔ وہ بریلوی علماء کے علاوہ بریلوی علماء بھی مجھے اپنے جلسوں میں قندیر کے لئے بلا لیتے تھے۔ چنانچہ بڑے بڑے درباروں مثلاً سیال شریف، کوڑہ شریف، دربار علی جھیری، علی پور شریف، حضرت سلطان باہو، چوہہ شریف، دربار بیہاول حق، پاکپتن شریف، کلیہ شریف، شرمپور شریف، بس کی وجہ سے بعض لوگ مجھے بریلوی سمجھتے گئے۔ اس لئے میں نے بریلوی علماء کے بلات میں جانا بند کر دیا۔ فرق یہ ہے کہ بریلوی اور مولائی عقیدے میں بھائی بھائی ہیں۔

دریں اثنا ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ میرے والد صاحب کو چک نمبر 64 نزد جزائر میں مقیم تھے اور مولائیوں کے پیش امام تھے، بیمار ہو گئے۔ میں انہیں علاج کی غرض سے ناصر گڑ کے قریب سندھیلیاں والا کے سرکاری ہسپتال میں لے آیا۔ اپنی موت سے کچھ دیر پہلے انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کی زیارت کر رہا ہوں۔ وہ واقعی صدیق ہیں۔ صحابہ کرام کے دشمنوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے چند لمحوں بعد انہوں نے اپنی جان جان آخرت کے سپرد کر دی۔

اس واقعہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے والد نے اپنے سنی ہونے کا اقرار

کیا ہے اور انکی نہایت ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ دوران تحقیق جو میری ان سے منکھو ہوا کرتی تھی اس کا اثر قبول کیا ہو گا۔

جیل ایک مرد مجاہد کی شفقت و عطیہ کا ذکر کرنا سخت بخیل ہو گی۔ جنہوں نے میرے سخت آزمائش کے دنوں میں میری اذکار میں بندھائی۔ ان کا نام بھی حضرت شیخ محمد قطب صاحب مدظلہ العالی ہے۔ یہ میرے محسن دوست جلیل سراج العلوم کبیر دہلوی کے منہم تھے۔ خدا انہیں غریق رحمت کرے۔ آج کل ان کے بیٹے مولانا علاء الحق قاسمی اس مدرسے کے منہم ہیں۔ اس مدرسے میں 200 کے اور ایک سو تالیف کے دینی تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔

حضرت علامہ محمد قطب صاحب نے میرے مقدمات کی پیروی کی اور کافی مدد کی۔ پھر مزید احسان فرمایا کہ میری بیٹی کو اپنے بیٹے محمد امجد ڈکریا کے لئے مانگ لیا۔ میرے تمام رشتہ دار مولائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کی طرف رجوع کرنا مشکل ہے۔ لہذا میری آرزو ہے کہ باقی جو زمینیں بیٹھیں ہیں وہ بھی مسلمان کے گھروں میں چلی جائیں (انشاء اللہ)۔ مدرسہ سراج العلوم کا نائب رئیس ہونے کی حیثیت سے مجھے اس کی توسیع و تعمیر کا شرف بھی حاصل ہوا۔

آج کل جندہ تعلیم اہل سنت تمام اہل سنت، یونہی عالمی مجلس علمائے اہل سنت کے ساتھ منسلک ہے جس کے سرپرست اعلیٰ مولانا شفیق الرحمن در خواستی ہیں اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور نقوی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس جماعت کو ترقی دے۔ آمین۔

اس تنظیم کے تمام علماء فعال ہیں اور قرآن و حدیث کے مسلک کی ترویج میں

کو نشان ہیں۔ یہ بتانا ہے جاد ہو گا کہ بندہ بچپن میں تقریباً ایک سو سو سال
صاحبان کو تحقیق کے مراحل سے گزار کر سنی ہوئے میں مدد سے بچا ہے۔ اسی
طرح سندھ کے کوئی تین سو کے لگ بھگ (اکریں اور دیکھ مولیٰ حضرات سنی
معتقدہ اختیار کر چکے ہیں۔ جن میں مولانا قاسم حسن صدیقی اور علامہ حیدر قابل ذکر
ہیں۔

اس نائب کے لکھے کا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت و الجماعت کی انتہائی کے
ساتھ ساتھ مولائی حضرات کے لئے تحقیق آج کی ہو جائے۔ قدر نہیں حضرات دعا
کریں کہ یہ کتاب بندہ کی حیات اخروی آباد ہے اور مجھے دلیا میں احوال صالحہ
کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

آخر میں اب میں اس عالمی تحریک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس سے مجھے دینی مقصدوں
روحانی لیڈر ہوا۔ اس تحریک کا نام تحریک اہل سنت و الجماعت ہے جس کے بانی حضرت مولانا
شریعت جناب مولانا محمد حسین صاحب دہلوی اور قاضی محمد امجد علی صاحب دہلوی کی ذات سے مجھے بہت فیضان
ہوا۔ یہ مذکورہ عالمی تحریک میں مدد ملی جس میں ایک تبدیلی کے شکر ہیں کہ آج جو عالم
پچھلے زمان میں مظلوم اور سیرکائی و شکیری کی ایک تہذیب کی بنیاد پر تھی اور تقریباً پورے
مقدس بناتو حضرت پچھلے کی پرانی بجے گرفتار کیا۔ جب قاضی محمد امجد علی صاحب دہلوی کی پچھلے
ذاتی طور پر ایک کہ فرمایا کہ تمہیں رضا فاروقی جیسے مہمان ہیں انکو پچھلے نہیں لگتا پچھلے۔ تو جی
سنے و سال مقدسہ کی پچھلے آخروں میں رہا ہو گیا۔

الحمد
محسن رضا فاروقی

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول
الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالات قیامت میں سے ایک علامت یہ ذکر فرمائی
ہے کہ اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے (جامع ترمذی) اس
پرخون میں جس حضور کی ذکر کر رہا ہوں سری حالات کا تصور ہو رہا ہے وہیں اس علامت
کا بھی پوری طرح تصور ہو رہا ہے۔

مگر یہ آزاد لوگ جو دینی سے بے سرو اور دینی اقدار سے نا آشنا ہیں وہ اپنے مذہب
مقدس کی راہ میں جس ہستی کو اپنے خلاف جاتے ہیں اس پر لعن و تشنیع کرتے ہیں اور
اس میں کسی کے مقام و مرتبہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ خیاب کرام ہوں یا صحابہ کرام ہوں عقائد
راشخ ہوں یا اہل بیت عظام ہوں یا ائمہ ہوں یا ائمہ کرام ہوں یا ائمہ کرام ہوں یا ائمہ کرام ہوں یا ائمہ کرام ہوں
دین اسلام دین فطرت ہے۔ انسان کی زندگی کو ظلم و ستم دیکھنے کے لئے نہایت کا
مربوط عظام ترتیب دیا ہے تاکہ زندگی کے ہر مرحلے میں انسان اس ظلم کے مطابق زندگی
گزار کر خود اپنے لئے اور پھر سے معاشرہ کے لئے مفید ہو۔ مولانا محسن رضا فاروقی اللہ
کے ہرگز وہ ہستیوں میں سے ہیں جو ایک عرصہ تک کفر و شرک، مٹا لعن طعن کے
گناہوں پر اجماع میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی قصص رحمت کا نزول ان پر ہوا ظلم کے
اور عرصے انہوں میں تبدیل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے قدرت عظمت کفر و شرک بغض و عدا
کے پردوں کو چاک کر کے علاؤ حق کی طرف راہری کی رپ سے پہلے ہجرات میں حرمت

علامہ سید عنایت اللہ شاہ ظہاریؒ کے دستِ اقدس پر بیعت اسلام نصیب ہوئی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو کہ اپنے وقت کے بڑے عظیم تھے ان کی رہنمائی سے وہیں حق کا نور سید میں اتر گیا۔ پھر انہوں نے علامہ عبدالستار تونسویؒ کے پاس بھیج دیا جس سے ”دین اسلام مزید بہتر راز کھلے اور حقیقت آشکارا ہوئی۔ آخر کے علاقہ کچی کلاس بکر میں پر وگرام اور ترموڈا میں رضا فاروقی صاحب نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے راز وہ بھی حقیقتیں ملی صورت میں سامنے لانا چاہتا ہوں کہ حقیقت، سہائیت اور حقیقت یہودیت کا دو سرا نام ہے۔ عید اللہ بن سبا یہودی ان عقائد یعنی تحریف قرآن، انکار صحابہ، تہیہ، حد وغیرہ کا بانی مہابی ہے۔ اسی وجہ سے مولانا نے اپنی کتاب اسی مسلمان کیوں ہو؟ میں مسئلہ نامت ”تحریف قرآن“ تھی، حد وغیرہ سے اپنے برساہس کے تجربے اور مشاہدے سے ذکر کرتے ہیں کہ کس طرح اسلام کا لہوہ ہو گیا کہ اسلام کے دشمن خونِ خوار بھیڑیٹے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دامِ فریب میں پھنساتے ہیں اور پھر تحریف قرآن، تہیہ و حد کے گناہوں پر انہیں جہنم میں داخل دیتے ہیں اور اس کتاب میں حق کی جستجو کرنے والے نو مسلم اور مسلم بھائیوں کے لئے اس کتاب میں صحابہ کرام و اہل بیت کی آپس میں رشتہ داریاں، محبتیں اور رکاوٹیں، التماس ذکر فرمائیں تاکہ مومنوں کے دل آپس کی محبتوں سے ہمراز ہو جائیں اور وہ حق پر چلنا صحیح ہیں، تبلیغ برداشت کرنا آسان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ابو خلیق عبدالعزیز

کچی کلاس بکر

عقیدہ توحید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ (الاحقار)
فَلِلَّهِ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (الرعد)
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (البقرہ)
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (طہ)

الْأَرْضِ إِنْكُمْ مَا تَحْسَبُونَ ۚ إِنْكُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۚ
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۚ إِنْكُمْ تَرْزُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ
الزَّارِعُونَ ۚ — أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۚ إِنْكُمْ
أَنْزَلْنَاهُ مِنَ الْمُنْزِلِ أَمْ تَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ
الَّتِي تُورُونَ ۚ إِنْكُمْ أَلْسِنَتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ
الْمُشْزِلُونَ ۚ (ہم اقدس: 58-72) لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى (طہ: 6)

- 6 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (الرعد 26)
- 7 وَالسَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَمِنْ آيَاتِهِ الْبَرْقُ وَالْغَمَقُ وَالْأَنْفُسُ الَّتِي فِي الْأَرْضِ وَالْأَنْفُسُ الَّتِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَنْفُسُ الَّتِي فِي الْأَرْضِ وَالْأَنْفُسُ الَّتِي فِي السَّمَاءِ (النمل 27)
- 8 يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ (النمل 28)
- 9 أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لِلَّهِ مِنْ شَيْءٍ الْفَيْضَ وَالْأَرْضَ (النمل 29)
- 10 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ (النمل 30)
- 11 لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (النمل 31)

(النمل 31)

- 12 إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ (النمل 32)
- 13 يَقُولُونَ هَذَا مِنْ لَدُنْهِمْ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (النمل 33)
- 14 لَهُ الْمُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (النمل 34)

(النمل 35)

- 15 أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لِلَّهِ مَنْ يَخْتَلِفُ أَلْوَانُهُمْ فِي الْأَرْضِ فِي سِتْرٍ (النمل 36)
- 16 أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لِلَّهِ مَنْ يَخْتَلِفُ أَلْوَانُهُمْ فِي الْأَرْضِ فِي سِتْرٍ (النمل 37)
- 17 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (النمل 38)

- 18 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 39)
- 19 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 40)
- 20 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 41)
- 21 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 42)
- 22 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 43)
- 23 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 44)
- 24 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 45)
- 25 وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ شَيْءٍ قَانِتُونَ (النمل 46)
- 26 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (النمل 47)
- 27 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (النمل 48)

چیز ہے اس کو قدرت ہے۔ کوئی جج اس کے علم سے باہر نہیں اور سب کچھ
ایسا ہے، سنا ہے کلام فرماتا ہے میں اس کا کلام ہم لوگوں نے کلامی
طرف نہیں سوچا ہے رت سے کوئی اس کو روت ٹوک رہے ہیں۔ وہی
پوچھنے سے قائل ہے۔ اس کا کوئی سانس نہیں۔ بے بدوں پر مہربان ہے۔
یاد رکھو ہے۔ سب نبیوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بدوں کو سب آفتوں
سے بچاتا ہے۔ دن و رات دعا ہے۔ بڑی والدہ ہے۔ ساری چیزوں پر پیر
رہے ہیں۔ اس کا کوئی پیر نہ والدہ نہیں۔ گناہوں کا بھگتا ہے۔
دروازہ سے ہے۔ دست دینے والا ہے۔ درویشی کا چاہنے والا ہے۔ اس کی
دروازہ چاہے تنگ رہے اور جس کی چاہے بڑا رہے۔ جس کو چاہے
پتہ نہ دے جس کو چاہے گمراہ کر دے۔ جس کو چاہے عرش سے جس کو
چاہے جہنم سے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔
محبت اور محبت کی قدرت ہے۔ وہی ہے۔ دعا قبول کرنے والا ہے۔ عافیت
والا ہے۔ وہ سب پہ عام ہے۔ ہر کون سا کچھ نہیں۔ اس کا کوئی گناہ صحت
سے محال نہیں وہ سب گناہوں سے پاک ہے۔ اس سے سب کو پیدا کر سکتا
وہی قیامت میں پیر ہے۔ گناہوں سے پاک ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو
شاہدوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی ذات کی بارگاہی کو کون
سے حاکم گناہوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قائل ہیں۔ اس
کو سزا دیتا ہے وہی چریت کرتا ہے۔ جہنم میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے علم

[illegible]

مولائی مذہب کا بانی

علمی اور سیاسی میدان میں جب اسلام کی برتری کا انکار ناممکن ہو گیا اور
مذہب قرآن سے پہلے یہود و نصاریٰ کو برتری حاصل تھی، بالکل حتمی ہو گئی اور
ان دونوں قوموں سے محسوس کر لیا کہ امت محمدیہ کو بکا زبانی چاہنا ممکن نہیں تو
ایک سادش کی پیدا رکھی گئی۔ یہ سادش یہودیت کی پیداوار تھی جس کی پیروی
رہنے والے عبداللہ بن سباہ یہودی تھے۔ برقعہ العرب کے مذہب میں جس ایک
حکمت سے صحابہ کرام مشہور تھے۔ یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی، عبداللہ بن
سباہ اس یہودی خاندان کا فرد تھا۔ یہود نے قد کاہ یہودی حاکم ابی ہاشم اور
ہاشمی کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی محسوس میں باہمی اختلاف و اختلاف
اور عداوت پیدا کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولائی کی مسجد کتاب "تاریخ
الموازیع" جلد 3 صفحہ نمبر 237 رقمطراز ہے۔

"عبداللہ بن سباہ علم غنی کی خلافت کے دور میں ہمارے مسلمان ہوا
تھا۔ ایک فصیح و بلیغ آدمی تہمت و انجیل کا جادو عالم تھا۔ مسلمان
ہوئے کے بعد اس کے حضرت علم کی خلافت کا اقرباؤں سے

میں کیا تھا۔ یہ اپنے دوستوں کی مجلسوں میں جا جاتے تھے علم غنی
کا گلاؤں ٹوٹ کر رہتا تھا۔ حضرت علم کو اس بات کا علم ہو تو آپ
نے اس غیبت ختم پرورد کو حکم دیا کہ وہ صحت سے نکل جائے۔
یہ وہاں سے نکل کر مصر پہنچا۔ وہاں بھی اس کا یہی حال رہا۔ یہ کام
شروع کیا۔ حضرت علم کی مخالفت کرنا شروع کیا۔ اس سے کئے گئے
خلافت تو حضرت علی کا حق ہے میں عدل سے عدل سے یہاں خلافت
تقدیر ہے۔ اس لئے جس طرح میں یہ مصر میں شرع و حقیقت
سے برعکس کر دیا جائے۔"

ابو یوسف بن عبد اللہ بن سباہ سے اس کا تعلق ہے اور اسی کے
دور میں گئے اور عبداللہ بن سباہ کا علمی تہمت میں اس کا حسب
مولائی سادش ہر عبداللہ بن سباہ نے اسلام کی مخالفت میں مسلمانوں کو گمراہ
شروع کیا۔ یہاں سے اس نے شیعہ سید محمد تقی پر تہمتیں لگاتے ہوئے

"عبداللہ بن سباہ از صاحب علی علیہ السلام است۔"

ترجمہ "عبداللہ بن سباہ حضرت علی علیہ السلام کے رقیبوں میں
سے ہیں۔"

مولائی علماء اربعہ کا ہر شیخ عبداللہ بن سباہ کی منافی 1537 ہجری میں ہمارے کتاب
مقتبہ اقبال فی علم "ج" جلد 3 صفحہ 284 پر رقمطراز ہے

و قال الشيخ في باب اصحاب امير المؤمنين
عبدالله بن سينا الذي رجع الى الكفر اظهره نعلو

مر فیح طوی سے باب صحابہ میرزا محمد میں کوپ کے عہد

بن سب (۱۱) کفر میں لوٹ گیا اور نعو ظاہر کی۔

یہاں سے مل سکتا تھا کہ وہ فریق کی بنیاد رکھنے والا
 جس پر انھیں عبداللہ بن سبا بیوی تھا۔ اسی شخص سے تیز اور توجہ کی
 رہی۔ اسی شخص نے اس شخص کو دیا۔ اسی نے اس کو
 دیا۔ اس نے اس کو دیا۔ اس نے اس کو دیا۔ اس نے اس کو
 حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت
 امیر معاویہؓ سے ملنے کی دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو
 جاننے کی دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو جاننے کی
 دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو جاننے کی دعوت دی تھی۔
 اس نے اس کو جاننے کی دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو
 جاننے کی دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو جاننے کی
 دعوت دی تھی۔ اس نے اس کو جاننے کی دعوت دی تھی۔

رَبِّ عَبْدِهِ سَبَّحَكَ يَفُودِيٍّ وَسَلَّمْ وَالِي عَلَيَّ
كَرْبُكَ وَهُوَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ فِي يَوْضَعٍ سَبَّحَكَ
صَلَّى مُوسَى بِالْعَلْبُ وَكَانَ فِي إِسْلَامِهِ بِعَدْرَتَيْنِ
صَلَّى نَبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِي عَلِيٍّ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ

أول من شير بالحق بقرص امرأة على وأظهر
البر به من أعدائه و كسب محبته و اكفره
عن ههنا في من حالف الشيعة ضد الشيع
وأنقص ما حوّد من اليهودية

تعمیل میں مدد سے یہ سب ہوئی تو چودہ سالہ بچہ کی محبت کا انکار
 نہ کیا۔ اس دور میں یہ تھا کہ انت بھی نہ تھی۔ اس کی شمع
 کے ساتھ ساتھ میری ایک جوتھی، تو وہ بچہ ہی اور
 نہ وہ مقررہ تھی۔ بارے میں نہ شروع ہیں۔ یہ پہلا شخص
 ہے۔ اس کی محبت میں ہی ہمارے اوقات کو گزرا۔ یہ اور ہے کہ
 اس کے بارے میں نہ تھا۔ یہ وہی ہے کہ وہ اس کے
 ساتھ نہیں رہا۔ یہ ایک سبب ہے کہ اس کی وہ سبب ہے کہ
 تو اس کے ساتھ نہ تھی۔ اس کی شمع اور شمع کی شمع ہے کہ وہ

چند روز بعد یوں ہی ہوا کہ ایک دن ایک شخص نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص جو ابھی کہہ رہا تھا وہ تو ابھی میری طرف اشارہ کرتے ہوئے تھا۔

۱۔ سہ ماہی شقی صفحہ 104 پر مذکور ہے سابقہ جلد ۲، فرق
میں صفحہ 72، عہدہ میں سابقہ جلد ۴، 6، حال طوی حاشیہ صفحہ 51
صاحب علی، 9، مختصر میں فی ظہر، حال جلد 2 صفحہ 84 باب عبد اللہ۔

در فصل ۲ صفحه ۲۳۱ و ۲۳۲ کتاب تالیف شده است.

مہ یوں کے حامی جس میں مولیٰ ابو محمد و سوغت ای شامی فرقہ لہوئی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبَا وَكَانَ مِنْ أَطْلُقِ ظُلُمِ عَمِّي سَيِّ
مَكْرٍ وَعَمْرٍو عَشْرٌ وَصَحْبُهُ وَبِزْ أَعْيُنِهِمْ وَفِي
أَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْرُهُ بِدَنْتٍ وَحَدُّهُ عَمِّي
فَسَالَهُ عَنْ قَوْلِهِ هَذَا فَرَزَهُ فَمَرَّبَقَهُ

عبد اللہ بن سبا وہ شخص ہے جس نے ابو جہل اور عمر فاروق
پر دست داری کی اور کہا کہ حضرت علی سے مجھے سات کام دیے
حضرت علی سے اس کو رقرار کے دیئے یہ تو اس کا جواب دیا
کہ واقعی میں نے یہ بات ہی نہ حضرت علی سے اس کو کہی ہے
صحیح ہے۔

عبد اللہ بن سبا یہودی اور اس سے پہلے وہ اس سے کلمہ علی اور
ہو جس کے نام میں وہیں مصوب رہا۔ مشورہ میں یہ حدیث اس کے
نعت ب اور اس نعت کے بارے میں حضرت ابن عباس سے ملے۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لِعَمِّ النَّبِيِّ مَنْ كَذَبَ عَمِّي سَيِّ
وَكُزْتُ عِنْدَ اللَّهِ بَنِي سَبَا فَمَاتَتْ كُلُّ سَفْرَةٍ هِيَ
جَسَدِي وَ قَالَ أَنُو عِنْدَ اللَّهِ بِكَذْبِ عَلِيٍّ وَ بِنَفْظِ
جَبْدِ قَسَا كَذِبَهُ عَلِيًّا عِنْدَ النَّاسِ

حضرت ابن الحسینؑ سے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو

ہمارے آپؐ محبت مانڈھے رہوں کتاب ہے میں نے عبد اللہ بن سبا کی
دست کی تو میرے دو تک کھڑے ہو گئے اور حضرت معمر صادق سے
فرمایا عبد اللہ بن سبا میرے نام سے جو کہ رہا مشورہ رہا ہے
مگر یہ جو کہ بنا وہیں صداقت و لاف میں رہا یہ حق رہا ہے۔
(رحل کئی صفحہ 108)

عبد اللہ بن سبا یہودی آدمی تھا۔ حدیث میں یہ امر آیا
ہے کہ بعد از مصائب گذشتہ سے خوب واقف تھا۔ یہ مسلمان نہ تھا
نہ کافر نہ یہودی نہ کسی پہنچا ہوا آپؐ اس سے یہ کہہ کر کہ میں
خوب سے متعلق ہوں پھر کہ "اعمال و" کہتا تھا۔ "میں" یہ خبر ملی تو
یہ کسی یہودی کوں ہے؟ پہنچا یہ علم آیا کہ سے مدہ شریف سے کہا دیا
ہے۔ عبد اللہ بن سبا مصر پہنچا چونکہ عالم ادب آدمی تھا اس سے لوگ اس سے
کہ جمع ہوئے شروع ہوئے اور اس کی باتوں سے کہہ سکتے تھے۔ تب اس سے
کہ اسے لوگوں نے سنا ہے کہ میں کہ میں اس کا عقیدہ ہے جیسی علیہ السلام کیا
میں وہیں آئیں گے اور ہماری شریعت کے مطابق بھی یہ بات درست ہے۔ مگر
جیسی علیہ السلام وہیں آئیں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اس سے افضل میں
ہیں وہیں نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ہر مرس
ہمارے تجھے قرآن دیا دیتے ہوئے کے وقت پر پڑائے گا۔

اس سے یہ بات ہو گئی کہ وہ اس میں راجع ہو گئی "رحمت کا عقیدہ" پختہ ہو گیا

(۱) یہ دو عقیدے ایک کر کے بعد اس نے چاہا کہ انہیں دوگوں میں عام ترویج کی جائے۔ چنانچہ اس نے مختلف مکاتب میں ہر طرف خطوط روانہ کئے اور عثمان علی کو حادثہ سے انکار کے لئے ساری کو وسیع مائل چیلانیا جس میں وہ کامیاب ہو اور شیعہ میں غلبہ ہو گئے اور مسلک سنی کی جیا مضبوط ہو گئی۔ خلاصہ یہ ہو کہ مسلک شیعہ کی جیا رخصت ہو گئی ایک بہت بڑا کام تھا جو ہر مسلمان کے باوجود اور یہ یوں ہی رہا۔ یہ کہ تاریخ روایت انصاف اور لائق سوائی جیسی معتبر سوائی کتب سے اس کی سمیت وصالت ہو چکی ہے۔ اس یسوی عالم سے اسلام کے متعلق اپنی قلبی عقائد و احکامات کو تسکین دینے کے لئے سوائی بہت کی جیا رخصی اور اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوا اور کل جس غی میں کامیاب ہو رہا وہاں اردوارہ کھولا جو آج تک بند نہ ہو سکا۔

ترجمہ عبد اللہ بن سبا سے حضرت علی کے بارے میں "ال" ہوئے کا عقیدہ ایجاد کیا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طعن کیا اور کہا گیا ہے کہ یہ اصل میں یسوی تھا پھر مسند ہو گیا۔ یہ بہت کے دوران حضرت یحییٰ بن یونس اور حضرت موسیٰ بن عقیل سے اسلام کے بارے میں ہی قسم کی باتیں یا کرتے تھے۔ جیسے حضرت علیؑ کے متعلق کہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "وہ بہ امامت" کا عقیدہ کی کی استرخ و بعد ہے۔ (انوار التوحید جلد ۲ صفحہ 234 فرقہ سبائیہ)

تو میں رسم، عور کریں کہ حضرت بنی العابد بنی عبد اللہ بن سبا سے چاہا کہ انہیں دوگوں میں عام ترویج کی جائے۔ چنانچہ اس نے مختلف مکاتب میں ہر طرف خطوط روانہ کئے اور عثمان علی کو حادثہ سے انکار کے لئے ساری کو وسیع مائل چیلانیا جس میں وہ کامیاب ہو اور شیعہ میں غلبہ ہو گئے اور مسلک سنی کی جیا مضبوط ہو گئی۔ خلاصہ یہ ہو کہ مسلک شیعہ کی جیا رخصت ہو گئی ایک بہت بڑا کام تھا جو ہر مسلمان کے باوجود اور یہ یوں ہی رہا۔ یہ کہ تاریخ روایت انصاف اور لائق سوائی جیسی معتبر سوائی کتب سے اس کی سمیت وصالت ہو چکی ہے۔ اس یسوی عالم سے اسلام کے متعلق اپنی قلبی عقائد و احکامات کو تسکین دینے کے لئے سوائی بہت کی جیا رخصی اور اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوا اور کل جس غی میں کامیاب ہو رہا وہاں اردوارہ کھولا جو آج تک بند نہ ہو سکا۔

حضرت علیؑ نے

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ مِثْلَكُمْ اَنْ عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلُ خَلْقٍ

میں تمہاری طرح پیدا شدہ ہوں۔ میں اللہ کا بند ہوں اور مخلوق ہوں۔

جس میں بھی تمہاری طرح انسان و جانور پیدا ہوں۔ میرے اندر خدا کی صفت میں میں مگر یہ لوگ ہمارے آئے اور اس عقیدہ کو نہیں چھوڑا تو حضرت علیؑ نے اس کو وہ آگ میں جلا دیا۔

رجل کئی ص ۱۲ ص ۱۰۹ ص ۱۰۸ طبع جمع

ابھی مدنی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ مشکل کشا صحت رو اور کار ہمارے میں۔ ہم علیؑ کا یہ ہوا رقی کہاتے ہیں۔ وہ اپنے خزانے سے بہت کچھ دیں گے وغیرہ۔

عبد اللہ بن سبا وہ پس بد بخت انہی ہے جس نے حضرت محمدؐ کے بعد حضرت علیؑ کے بارے میں فرصت امامت و خلافت بد فصل کا اعلان کیا۔ یہی بدی حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کو سخت مخالف

۶۱ فَمَقَاتِلُوا أَمَّةَ الْكُفْرِ تَهْتَمُّ لَكُمْ

کافروں کے ایمان کو قتل کرو۔

یہ بھی مانتے ہیں کہ کسی طرف سے ہیں اور یہ امامت خلیفہ سے ہے۔
 وہی ہے۔۔۔ "یہ ایک امام مفسی" درحقیقت وہی ہے جس کو
 حضرت علیؑ نے مکتبہ میں امام بنا دیا۔۔۔ یہ دعویٰ بغیر ثبوت سے
 والی ہے۔ یہ دعویٰ امامت میں امامت کے ثبوت
 میں قائل ہیں۔ یہ بھی ہیں۔ اور ان سے قیامت تک ثابت نہیں
 ملتا۔ یہ دعویٰ دلیل و ثبوت سے محروم ہے۔

امامت کا مرتبہ ثبوت سے محروم ہے۔

۶۲ دونوں دعویٰ یہ کہ یہی رسولؐ کے بعد آنحضرتؐ کے بعد چلے گئے۔
 حضرت علیؑ سے ہے۔ امام مکتبہ امام برحق مانتے ہیں جس طرف
 یہ دعویٰ ہے۔ رسول مقرر کیا ہے جس میں اماموں کو امامت خلیفہ
 سے مقرر کیا ہے۔ امام مکتبہ یہی دعویٰ کرتے ہیں۔
 امامت کا مرتبہ ثبوت سے محروم ہے۔ امامت قریب ہے کہ کلمات
 و شرط اور صفات میں تنظیم اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔
 اور یہ وہی ہے کہ امامت بھی تنظیمی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ
 امام کے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی متروک فرشتہ اور کوئی نبی
 مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور عقیدہ ہے کہ ہر امام اور ہر علاقے کے

تمام اماموں کے لئے قیامت تک قیامت امامت کو نافذ کرنا اور ان کی
 اتباع کرنا تمام اماموں پر واجب ہے۔ جس کتابوں سے حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ
 ہیں۔

۱۔ اصول کافی صفحہ ۱۶۷۰، ایرانی انقلاب صفحہ ۱۶۱، مکتبہ القلوب صفحہ ۳ جلد ۳
 اور علامہ باقر مجلسی۔ جلد سوم صفحہ ۲۰۱ طبع ایران، حکومت اسلامیہ و علمی
 طبع ایران صفحہ ۱۳۲، حکومت اسلامیہ از علمی صفحہ ۱۱۳، بحوالہ ایرانی
 انقلاب صفحہ ۳۸۔

۲۔ علیؑ کے بعد امیر المومنین علیؑ سے امامت تھی۔ ان کے بعد جس امام تھے ان کے بعد
 حسینؑ سے امام تھے۔ پھر جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ جیسے جس سے اللہ اور
 اس کے رسولؐ کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ ۱۰۸، بحوالہ ایضاً
 صفحہ ۱۲۱)

۳۔ علیؑ کی امامت کا مسئلہ انبیاء کے تمام معجزوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ سے
 کوئی ایسا رس نہیں بھیجا جو محمدؐ کے نبی ہو۔ پر اور علیؑ کے دوسرے
 پر اہل بیت کا حکم۔ دیا ہو اور اس سے اسکی تبعیت کی ہو۔ (اصول کافی
 صفحہ ۲۷۸ بحوالہ مکتبہ صفحہ ۱۲۲)

۴۔ حضرت علیؑ کو عصمت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمدؐ کو حاصل
 تھا۔ (اصول کافی بحوالہ مکتبہ صفحہ ۱۰۹، اللہ نے ہر دور پر علیؑ کی اطاعت
 کی طرف قریب کی تھی جس طرف محمدؐ کی اطاعت دوسری تھی۔ تبھی

و حال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً حضرت علیؑ کی اہمیت بعد نبیؐ کا منکر
کاثر سے بعد حبیبہ و عاتقہ حسیں ص 17

جس چیز کو چاہتے ہیں حلال اور حرام کرتے ہیں

جب قائم آپ محمدؐ امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے سب سے پہلے اس سے بیعت
رہے رہے محمدؐ ہوں گے اور پھر علیؑ ہوں گے (حق یقین اور بات جیسی
مطلوبہ) اس ص 139 بحوالہ ربانی انقلاب صفحہ 119

مجبور سے قائم آپ محمدؐ ظاہر ہوں گے تو وہ عاقل اور مدد میں گئے اور
اس پر عہد جاری کریں گے۔ ایسا (اچھا) ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سے بڑی وعدہ بت کے ساتھ منہ (مہ) ہے پھر اس نے محمدؐ
علیؑ اور فاطمہؑ کو پیدا کیا پھر یہ وہ صدیوں نصرت رہے جس کے بعد اللہ
سے باری تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر اس مخلوقات کی تخلیق پہ اس کو گواہ بنایا
اور اس کی اطاعت فرمائی اس کی تمام مخلوقات پر فرض کی اور اس
مخلوقات کے احکامات اس سے پھر کر دیئے۔ اس یہ حضرت جس چیز
چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔

یہاں محمدؐ، علیؑ اور فاطمہؑ سے مراد یہ تینوں حضرات اور اس کی نسل سے
پیدا ہونے والے تمام افراد ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 27B بحوالہ ایضاً
صفحہ 125 اسنادی شریعہ ص 100 حصہ دوم صفحہ 149 بحوالہ ایضاً

صفحہ 126)

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۴۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۵۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۶۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۷۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۸۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۹۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۴۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۵۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۷۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۰۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۱۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۲۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۳۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۵۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۶۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۷۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۸۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۲۹۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔
۳۰۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔

۳۱۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے ہے۔

دار کیا ہے کہ امام و حجتوں کو ہی اور رسول کا لفظ ہے محد و اور
مخصوص معنوں میں متبادل ہو سکتے۔ جمہوری استحقاق سے یہی اور رسول کو
امام بھی کہا جاتا ہے۔ مگر یہ ہونی تک مردہ میں سے جسے یہی اور رسول کہہ
جاتے ہیں اس سے ملکہ نہ جاتا ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ کی اولاد سے بھی امام ہونے لگے۔ یعنی بہت سے یہی و رسول متبادل سے قاتل
ہو گئے ہیں۔ و اذ یبئس ابراہیم رثۃ نکست و سبیلہ فانی سی
حاجت لبنتہ من اہلہ فانی و من ذریسہ فانی لابانی و عہدی
انطسین سورۃ بقرہ آیت ۱۲۹ ترجمہ ہے اے نبی! یہ لوگوں نے رسول
اللہ کی اولاد میں سے بھی امام بن گئے۔ یہ ہے کہ رسول متبادل سے قاتل
ہو گئے۔ ایسے ہی یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول
متبادل سے قاتل ہو گئے۔

جہاں لکھتے ہیں کہ رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول
متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ اسحق و یعقوب رضی اللہ عنہما و کلاً حبیب
صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ انما یخندون و غور۔ O سورۃ بقرہ
آیت ۱۲۹ ترجمہ ہے کہ رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول
متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔

یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔

یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔

یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔

قیامت سے پہلے کوئی مردہ زندہ نہیں ہوگا

آرٹھوں کی اتباع کرنا اور اس کی تعلیم کو نافذ کرنا تمام انسانوں پر واجب ہے
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔
یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔ یہی و رسول متبادل سے قاتل ہو گئے۔

- 2 عقیدہ نمبر 2 کا جواب بھی لاپرواہی کی سطور میں آگیا ہے۔
- 3 حضرت محمدؐ کی رسالت کا ذکر تو سب سے پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ جس پر
کوئی اختلاف نہیں ہے لہذا حوالے طوالت کا باعث ہوں گے مگر علی کی

گئے۔ امام نے فرمایا کہ ہمارا ایم پر جو امر کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ جو آنحضرتؐ نے اس پر کیوں۔ حد طہریٰ فرمائی اور قائم آل عمر تک ملتی کہ حضرت نے فرمایا اس سے کہ حق تعالیٰ سے آگے نہ کو رمت بنا کر بیٹھا ہے اور حضرت قائم شکر و انعام لیے نے جیسے کہ۔

قارئین محترم! غور فرمادیا آپ نے کہ ظاہر فرق میں آپے الاموں کیسے کیے اصل کا الزام لگاتے ہیں۔ اس سے دو نتیجے ضرور نکلتے ہیں اول یہ کہ یہ منافقین کا قول تھا جو پاپ شر طعم اور اس کی پیروی اور ہر دلعزیز اولاد کو بدنام کرنا چاہتا تھا۔ دوم یہ کہ وہ خود اسے بے وقوف بنے کہ اس میں معلوم ہی نہ تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری رائے میں پہلا نتیجہ ہی یا درست ہے۔

حضرت امام باقرؑ کے مہینہ ہوا آپ نے باوجود سوال اپنی حد موجود ہے کہ سب لوگوں پر رمت کا قصہ تو یہ ہے کہ بولی بکرم سراسر ہے۔ بیچ نیچے۔ معلوم کی ہے یک بکرم سے بیچ جائے سے کتنے اور سب لوگ جرم کر کے کے لئے شیر ہو جاتے ہیں۔ پھر ہر کسی معقول دلیل سے ثابت ہے کہ امام مہدیؑ کے آئے کا مقصد کچھ مجرموں کو دوزخ کر کے انتقام لینا ہے۔

7 اللہ تعالیٰ نے کیا کیا پیدا کیا اور کب پیدا کیا اس کے بارے میں دینی علوم رکھنے والے جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ خدا اپنی مخلوق کو پیدا کرے اور اپنی کائنات کا انتظام چلائے کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے سے اسل مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ تو دینی علوم میں ملتا ہے کہ خدا

انہوں کی راہنمائی کے لئے ہی بھیجتا ہے جن پر بذریعہ وحی کتب نازل کرتا ہے۔ اس پر عمل کر کے انسانی معاشرہ انسانیت کی حدود میں رہتا ہے اور اسل باقی تعقیدات و سمجھ لیتے ہیں۔ مگر یہ تو کسی قاعدے سے ثابت نہیں کہ کوئی حق اسل اس کی مدی سلطنت میں اس کا ہاتھ بٹانے کا امور۔

میں اب طلال و حراء مسئلہ ہے خدا اور صرف خدا ہی آپے رعوں کے اور بے چیزوں کو حلال یا حرام کا حکم دیتا ہے۔ وغیرہ بھی آپے ہوا سنے نفس سے کسی چیز کو حلال، حرام قرار نہیں دیتا۔ اس نے وغیرہ کالیا ہوا اللہ کا کیا ہوا ہے۔ وجہ سے کوئی شخص دھرم شریعت میں سر مو تہدیلی میں کر سکتا۔ لہذا یہ جو صاحب۔ محمدؐ مل اور داخلہ جس چیز کی چاہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرم قرار دیتے ہیں۔ ملط ہے۔

تقید رکھنا۔ صحت کے بار میں ہے۔ خدا پاک ہے اس تریف سے جو مال میں رہتے ہیں۔ صحت کا مقام تو دوسرے کے لئے ہے کیونکہ وہ انسانوں میں سے متبع ہوتا ہے ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوح و الیہ السلام و ان عمو ان عینی الہم میں ہے شک اللہ نے جس کو آدم اور نوح اور محمدؐ کے گھر کو اور عمر کے گھر کو تمام جہانوں سے۔ اور دوسرے انسانوں کو صحت اور پاکیزگی سکھاتا ہے۔ هو الدین بعث فی الاممین رسولاً منہم یسلو علیہم ایہ و یرکبہم و یعلمہم الکتاب

والی حکمت ترمذی ہے جس نے انھیں ان پڑھوں میں ایک رسول اسکی
میں ڈاڑھ کر ثبات ہے اس کو اس کی آیتیں اور اس کو پاد سے اور ٹھکانے
اس کو کتاب اور عقلمند۔ خدا ثابت ہوا کہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ دوسروں کے
سے یہ کہاں ملتا ہے کہ وہ جتن زیادہ نبوی اختیار کریں گے تری عصمت کے
درجہ پہ ہوں گے۔ یہی باقی سالوں کی عصمت درجہ درجہ سے حتیٰ کہ معصومیت
کی ہے۔ معصیت کا مقام آجاتا ہے۔ عصمت ہر منہ پیغمبروں کے لئے ہے۔
ہم کل رسول کو عصمت سے بلند درجہ پہ لے گئے ہیں مگر سوائے عقیدہ کی طرف
نبیوں اور رسولوں سے متعلق نہیں کرتے۔

۱۰۔ ان لوگوں کی مثالیں ہیں جو اس عقیدہ میں بیگانہ ہوں۔ یہ عصمت تو پیغمبروں
میں بھی نہیں ہوتی۔ پیغمبروں کی عصمت قرب میں بھی ہیں۔ پیغمبر کی حالت
عوام انسان کے ساتھ اتنی ہے کہ سب کو سمجھ سکتے ہیں کہ رسول بھی ہم جیسے
سالوں میں سے منتخب ہوا ہے اور وہ خود بھی بتاتا ہے۔ اے انسان! بشر ہٹلکم
کہ میں تمہاری طرح کا ہوں۔ قاریں! یہی بات یہ آپ بولیں جو
فرمائیے۔ یہ مشاہدہ ہے۔ ہاں ہاں۔ یہ باتیں ہوں جو عام
سے ان سردار نہ ہی نہیں۔

اللہ ہماری شریف روایت ہے۔ حضرت رسول اللہ ایک بار نماز کے
کے طے ہوئے تو غسل نہایت کیا۔ ہاتھ دھو کر غسل کے لئے
چلے گئے غسل کر کے وہاں آئے تو وہیں ہمارے حسن

ڈاکٹر پیغمبر کو غسل نہایت کی ضرورت ہے تو امام کو کیوں نہیں؟
تو نہیں! عظام ہم استعمال کرتے رہیں گے۔ آپ یاد رکھئے گا کہ ہم اس
وہ رسالے میں استعمال کر لے ہیں یا اس لئے کہ آپ کو بھیجے آجائے۔
مگر اہل رسول کے ہاں پائیز ہوں گا، مگر کر رہے ہیں جس کو ہمارے ہمارے نے اساموں
میں نہیں دیتے۔

۱۱۔ شرف صرف اللہ کا شریک نہیں لے کو کہتے ہیں۔ صحابہ باطل کی صفات میں
کسی دوسرے کو شریک نہیں لے سے آدمی تمنا ہمارے ہیں۔ یہ وہ
اساموں کی صفات ایک دوسرے میں ہو سکتی ہیں۔ حد کی صفات ہیں
عصمت کسی دوسرے میں جانا ضرور شرک ہے۔ اس لئے مولائی کو میر
مشورہ ہے کہ حضرت علی یا کسی دوسرے بزرگ میں ایسی عصمت کا عقیدہ
نہ دیکھیں بلکہ توبہ کر لیں۔

انہوں نے اس کی راہ سے پیدا ہوئے کی بھی ایک ہی ہے۔ اصل میں
روایت میں کہتے ہیں دور انہوں کی تعلیم ایسی نہیں ہوتی، ہمارا ان کی ایک
روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب امام مہدی کی پیدائش کا وقت آیا تو امام حسن
عسکری کی پوجی سے پوچھا جاتا تھا کہ نبی سے پہلے پیدا ہوا تو امام نے جواب
دیا کہ میں رسول سے پہلے بھی صحابہ سے رسول کا ہٹ چیب کہا اور
پہلے بھی سے آکر کہا کہ میں رسول میں حاصل کے آثار نہیں دیکھتی۔ امام سے فرما
کہ پہلے بھی اس پر ایمان نہ تھا کہ اس کے حمل ہٹ میں نہیں بلکہ بیٹوں میں ہوتے

میں اور پیش عام تھے سے میں بلکہ والد سے ہوتی ہے ۔ اور دیت جلاو
امیہ کے مصلیٰ کے لئے ہر حال تک فرمائیں ۔ اور رحمہ کوٹر بھیجیں

امیر قاریں اور ۔ ناغیب بہت وہ چوہوچی نس ۔ تمس الماسوں کا رہا۔
 بلکہ ہر نہ، می عورت ہ سے رہے کا طر سیں وہ پڑھی ہی تھکتی ہے
 کہ اولیاد و اصفیاء کا مثل بھی پہلے میں ہی ہو جا ہے۔

میں پہ سی فم میں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بے غی - ہوں۔ اصل میں وہ پلٹ ہوئی ہے میں افسوس سے مصوب یا یہ۔ وہ انہیں کہہ رہی ہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ یارہ عروس علم کی صاف تھری صدف پر تھیں تھے۔ وہ انہیں صدف اور صدف سے مرعہ۔ علم و عقل اور قرآن و حدیث سے۔ یہاں سے انہیں ہمیں ملتی ہیں بلکہ انہیں سے مطالبہ برآری جانتے ان سے مرعہ کی ہیں۔ وہ ان پلٹ عروس سے ساتھ دیا آتی سے اور بچے آپ کے ساتھ ظلم ہے۔

میرا نظریہ ہے کہ اگر ان سیتوں نے، جہاں میں یہی دھرم، چھایا ہو جائے گا تو ان سے استفادہ کر کے بھی پہنچے۔

مذہبِ اولِ حواریوں سے الگ اور راہِ یحییٰ کا مدار ہے۔

ہم جموٹ بھولنے والوں سے کبھی خلل نہیں رہتے

آئمہ طہریں اور بھی ان کی کارستانیوں کا علم تھا۔ اس نے شخص نام لیا توں
۲۱ ان لوگوں کی سیاد کاروں و کاروں سے سچا مرہ تے رہتے تھے یہ جعفر

[illegible][illegible]

۱۔ اب وہ جس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا۔ زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے اور اس کو
 ۲۔ اسے سے روک دیا اور آواز دی کہ اب اندر قدم نہ رکھنا تم پر حرام ہے
 ۳۔ تب ولایت علی بن ابی طالب پر ایسا نہ لاؤ تب اسوں نے کہا ہم یہاں
 ۴۔ یہ کہ اگر گھروں میں داخل ہوئے۔ پھر اندر جا کر دوسرے کپڑے بدلے
 ۵۔ لئے اپنے لباس تارے کا روادہ لیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہو گئے اور وہاں
 ۶۔ تارے کے اور کپڑوں سے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا حکمنا آسماں نہ ہو گا جب
 ۷۔ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرو۔ تب اسوں نے اس کی ولایت
 ۸۔ یا نور پر اس کو تارے پر اقرار کیا۔ اس پر اسے کا روادہ یا تب وہ بھاری ہو
 ۹۔ اور اس کو آواز دی کہ تم پر ہمارا حکمنا حرام ہے جب تب ولایت اس ابی طالب کا
 ۱۰۔ اس وقت اسوں نے اقرار کیا۔ یا پھر کھانا کھائے لگے تو لقمہ اس
 ۱۱۔ سے بھاری ہو گیا اور وہ لقمے بھاری نہ ہو سکے وہ اس کے منہ میں جا پھر
 ۱۲۔ اسے اور اس کو آواز دی کہ تم پر ہمارا حکمنا حرام ہے جب تب ولایت اس ابی طالب
 ۱۳۔ اور تب اسوں نے ولایت بن ابی طالب کا اقرار کیا۔ بعد ازاں وہ
 ۱۴۔ ثابت دیا جائے کی ضروریات کہ حج سے گئے تب وہ حدیب میں جہل ہوئے
 ۱۵۔ اس کا بعد اس کو معذور ہوا۔ اس سے انھیں اور آفات فاسل سے آزار دہن
 ۱۶۔ ہوا تب اسے فدا صیبا۔ قرآن مجید ہے جب کہ ولایت علی بن ابی طالب
 ۱۷۔ اقرار ہو۔ اس وقت اسوں نے اس کی حد کی ولایت کا اقرار کیا۔

۳۔ توجہ دے کر مانی 'یا' پے نہی اس ممانت پر غور کیا ہے؟ اگر

برائے قلمیہ یہ کتاب ہے۔ جملہ نئی بحوالہ اصول شریعت فی عطاء و اعطاء
 شیخ محمد حسین امجدی

اے توالوں کے رہنے والے قہر میں ہوا طریقہ درست نکلا۔ حذوت ہوں کہ
 امامِ اہلِ حق کی نظر میں قہرِ قویٰ تر مقلوب ہوئے ہوں گے۔ پس کسے پتہ
 چھوٹا۔ ہوں فی اہلِ حق سے درکوں کی خط۔ اس نے میں بھی ایسے
 ہوں۔ نعتِ سرِ سبز پر مجبور ہو رہا۔

یہ دو شاندار روایتیں اجماعِ ائمہ کا درجہ رکھتی ہیں۔
عرب میں اسے ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ روایتیں بیان کی گئی ہیں۔
یہ دو روایتیں کتبِ کرام کی طرف منسوب ہیں۔

موسیقی کی ایک مشہور کتاب ہے حیدر علی کے مکتوبہ (MS. 150) میں ہے۔ کتاب
1746ء کی تاریخ پر مبنی ہے۔ اس میں ہے کہ حیدر علی کو یہ کتاب
پہلے 1746ء میں مل گئی تھی اور حیدر علی اس میں سے سرفراز
مکتوبہ ہے۔ حیدر علی نے اس کتاب سے بہت سی باتیں سیکھیں۔
اور یہ کتاب حیدر علی کے پاس رہی۔ یہ کتاب حیدر علی کے پاس
رہی دیکھ کر علی حیدر علی نے بہت سی باتیں سیکھیں۔
اور اس کتاب سے بہت سی باتیں سیکھیں۔

نہیں کیا تو کیوں؟ کیا رسولوں کی رسالت، نبیوں کی نبوت اور ولیوں کی ولایت خدا
لوگوں سے اس طرح مواتا ہے مذکورہ بھاری چیزوں میں سے حسب پہلی ہی بھاری
چیز کی وجہ سے لوگوں نے حضرت علی کی ولایت کا اقرار کر لیا تھا تو دوسری بھاری
چیزیں لوگوں نے لے لی کیا ضرورت تھی کہ انہ نے عورتوں و مردوں سے اس
تامل سے بھی حضرت علی کی ولایت کا اقرار کر دیا۔ "شرم تم کو مگر میں آتی"

ایک اور روایت پر غور فرمائیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں

میں تمہاری پیدائش کے وقت سے غم پہ محنت حد ہوں، میں ترانے
رو، فاکوہ ہوں، میں وہ ہوں جو علم، مہربانی، جلال، تقویٰ، فضل، عطا
اور انصاف کا عالم ہوں۔ میں سے اچھے کی بات کو یا یاد ہوتا ہے۔
میں نہ کسی م کا مالک ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس "مہر، نکلی،
نار کی اور روشیں" ہوں، پر "نور، سمندر، ستارے، سورج اور چاند
تکلیف کر دیئے گئے ہیں۔ میں وہ ہوں جس نے "عاشق و شہوان" اسباب
اور اس اور بہت ساری قوموں کا ہلاک کیا ہے۔ میں وہ ہوں جس نے
بڑے بڑے جہروں کو لیل کیا ہے۔ میں صاحب مدین ہوں۔ میں
وہابی امت ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو، ایک ایک کر کے
گن لیا ہے۔ اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے دیعت یا کیا ہے اور
میں وہ ہوں جس سے اللہ نے مجھ کو انگوٹھا اس بار سے ہی سے
مجھ کو نکالا ہے۔ میں وہ ہوں جس سے میرے پاس ہے، اس نام علم، علم اور

اسم عطا کیا۔ اسے ہوگا جو کچھ چاہا میرے مرنے سے پہلے مجھ سے
پوچھو۔ اب اللہ میں تجھے گواہ بنا رہا ہوں اور میں اس پر تری مدد کا ہوتا
ہوں۔ میں آپ کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ۔ انصاف اور جہالت اور مجھ
شریف رسولی صلی علیہ وسلم (23)

ابن علیہ السلام روایت ہو کہ آنحضرت فرمود چوں قائم مالیت
ظہوری مد میں آئے و اسکاوت لی فرماید۔ در وقتی کہ ارشاد فرما
مودہ جس ہر دور ہمارے میں بہت و پیغمبری عطا فرمود۔ پس از ہلاکت
اس ہوا نہ سیدہ فرما کر ہم، واقعی کہ خدا تعالیٰ میں اس داد و کار مرا
امان ہو۔ ظہور ہوا و اسکا آدم۔ ترجمہ نام باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اللہ قائم اہل بیت ظہور
کے گا تو یہ بہت عداوت کرے گا کہ حسب میں تم لوگوں سے فرما
ہو تو میرے پرور کار سے مجھے بہت اور پیغمبری عطا فرمائی۔ میں ہے
میں کی بدست سے ارا اور بدگم گیا۔ اس وقت کہ جب خدا تعالیٰ
سے مجھے اجازت دی اور میرے کام کو سنوارا۔ میں نے ظہور کیا اور
آپ کے پاس آیا۔

(بکار انوار جلد نمبر 13 قادی طبع ایران صلی نمبر 644)

طائفہ ہم عرابیہ گویند ویشیں گویند خدا جبرئیل را بطی فرستاد او بکلمہ
محمد رفت از آں کہ محمد بطی عربی کہ بفراب ہند۔ چہار مرد و

ہیں وہ ہرگز ایسے نہ تھے۔ ہماری نظر میں وہ مرد بہت اور شریف انصاف تھے اور اپنے معبود کے کلمے بڑے تھے۔ انہوں نے یقیناً خدا اور رسول سے خدا نہیں کی اور حوام الناس کو قرآن و حدیث کے حروف تعلیم نہ دی ہو گئی۔ مولائی حضرات واقعی ان کو اپنا امام مانتے ہیں تو نہیں قرآن و حدیث کا عمل کر ان کے پیچھے پیچھے ہو میں جو کچھ قرآن کہتا ہے وہ اس کا اور یہ عقیدہ مانیں آمین ثم آمین!

۱۰۰۰ قرآن اور مولائی علماء کا عقیدہ

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ "عقیدہ" نظریہ اور تحریف "عقیدہ" قرآن و حدیث میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ کلام الہی ہے۔ اس کی نجات میں نہیں بلکہ اس میں رہا رہا ہو چکا ہے۔
 ۲۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔
 ۳۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔
 ۴۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔

۵۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔
 ۶۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔
 ۷۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔
 ۸۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔

۹۔ یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ان کے یہ قواعد ہیں: "بھیل" "دہر" اور "مکمل"۔

لوگوں نے چور ۱۶۰۰ میں دور کی تھی اس سے پہلے مارتے ہو۔
انجیل جو لوگوں کے لئے ہدایت تھیں اور فرقہ باندہ

نقشہ صورت حال یہ ہے۔ کسی تہمت پر خوف نہیں ہے یہودی
بھی اپنی ناپ توڑتے ہوئے نہیں ہتے اور ان ہتے ہیں۔ کسی
انجیل پر خوف نہیں ہوتا اور ان ہتے ہیں۔ یہودی
ہندو یسویوں پر خوف نہیں ہوتا۔ ان ہتے ہیں۔ یہودی
انجیل انہوں نے قرآن غیر حرف تھیں۔ کیونکہ قرآن ہے۔ یہودی
ان قرآن ہے۔ یہودی ان ہتے ہیں۔ یہودی
مدم چھوڑتا ہے۔ ان ہتے ہیں۔ یہودی
میں ہوئی۔ ان ہتے ہیں۔ یہودی
یہ بھی اور رادھل دن قلب ملتے آجاتی۔

۱۰ میں یہ ہے کہ ہر کتب کا مومن اپنی کتب پر جان دینے کے لئے
تو کتاب پر جان دینے کے لئے۔ یہودی
کسی کو ایسا کرنے کی اجازت ہے

الست مسلما قوم ہو موہ و قارت و میل و عرق ماتی سے قرآن ہے
متعلق یہی عقیدہ رکھتی ہے کہ اس میں رادھل و قرآن میں نہیں ہے۔ یہودی
تقدی ہے انکی جھٹکے اور خود سے رکھتا ہے۔ قرآن ہے
انہم یخلفون الدنکر و انہم یخلفون

میں ہم نے اس دن کو قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۱ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۲ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۳ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۴ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۵ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

۱۶ میں یہ ہے کہ قرآن کو جاننا یا اور ہم ہی اس کی
صحت کرنے والے ہیں۔

روایات کثیر تعداد ہیں۔ اوہ ہمارے سامہ ہیں اور تعداد میں اہمیت سے متعلق روایات سے کہہ سکیں۔ یہ روایات قریب قریب ایک صلابت اور صریح ہست کرتی ہیں۔ یہ ممکنہ کسی قسم کی تبدیلی یا رد میں رہتی۔

قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں

7 یہ روایات صحیح متنبیوں اور متواتر ہیں۔ ان روایات قریباً مغلطین مولائی عقیدہ بھی یہی ہے کہ قرآن مخرف ہے۔

۵) تحریف قرآن: عقیدہ اصراہ و بکات کہ جس سے ہے اور صراہیات میں ہے۔

مومن حضرت کا یہ اثر بھی ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ ان میں
مطابق نقل ہے لیکن مطلقاً قتل بھی ہے۔

تخریب اور تباہی واقع ہو۔ میں قرآن و احکام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۔ منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے اور قرآن میں تحریف کر کے بائبل میں کی طریقہ پر چلے جو طریقہ ہی اسرائیل سے اخذ کیا۔

12 وقرآن جو ہدایت کی علامت ہے کرنا ملے گا۔ اس میں سترہ ہزار آیتیں ہیں۔

13۔ اصل قرآن میں بہت ماحولہ ساقط کر دیا گیا ہے۔

• وہ اس صنف طرز پر بناتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، لفظ اور احرب کے لحاظ سے تحریف ہوتی ہے۔

۱۔ صحیح جو ہے اور الہی تصدیق ہے T کے متقدم میں علماء

نہایت عداوتی چلی گئی تھی۔ دو تین بار کے پاس سے وہ پارک
اور پارک کے طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ تھکا ہوا تھا۔ بلکہ اس میں تھج
تھج رہا تھا۔ وہ اس شخص کے پاس سے گزرتا تھا۔ اس کے طرف سے اور ہاتھ
اس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی چھریاں لال

۱۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے دور ہو کر گیا ہوں۔
 ۲۔ میں نے کہا کہ میں تم سے دور ہوں۔
 ۳۔ میں نے کہا کہ میں تم سے دور ہوں۔
 ۴۔ میں نے کہا کہ میں تم سے دور ہوں۔

۱۔ اُس نے بائیں بھی منہ دھو کر رکھا۔

۱۱۔ میں غائب ہوں، تو فائز احمد۔ جادو میں۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے ایک کھیت کے پاس پہنچے۔

۱۱۰۲۔ اسی میں سے بعض اہل مریضی کے حالات

میں نے اس کی تنہا سے پہلے اس کے لئے ایک جگہ پر لکھا چھوٹے

تھا۔ سب مقامات سے نکال دیا گیا ہے۔ سید حضرت علی کا نام اب آقا میں نہیں ملے گا

اب اس کتاب سے نام ملاحظہ فرمائیے جس میں سے جو نو سٹے یا اقسام لئے گئے ہیں۔ تالیفیں مختلف قیامی تالیفیں صفحہ 48

1 فصل الخطاب صفحہ 7 نو۔ حیرت صفحہ 62

2 اصول کافی صفحہ 611 کو ال بیات صفحہ 14

3 اصل شرح اصول کافی ششم صفحہ 7 کو ال بیات صفحہ 65

4 دیباچہ تفسیر دلائل کو ال۔ اس ساری بعد صفحہ 1

5 اقسام طہارہ میں صفحہ 129 کو ال۔ ایضاً صفحہ 7

6 اقسام طہارہ میں صفحہ 129 کو ال۔ ایضاً صفحہ 7

7 احتیاج طبری صفحہ 30 کو ال ایضاً

8 فصل الخطاب صفحہ 30 کو ال ایضاً

9 دیباچہ تفسیر طہارہ میں صفحہ 129

اب وہ ہے۔ کہ یہ روایتیں اصل کی جاتی ہیں۔ مفسر ہو چکا ہے۔

کہ مولائی عقیدے پر ایمان باقی رہے۔

تفسیر حراۃ الاولاد صفحہ 129 کو ال۔

واعلم ان احادیث بعد المنصوصہ عن علی ہذا

الامور لندکوردہ بن کرہ مدہ ہو مجمع علیہ

مد علیہ السلام و قد نص علی حقیقتہا بن
کتوں حنیف میں ضروریات ہذا الصمد

1۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔ 6۔ 7۔ 8۔ 9۔ 10۔ 11۔ 12۔ 13۔ 14۔ 15۔ 16۔ 17۔ 18۔ 19۔ 20۔ 21۔ 22۔ 23۔ 24۔ 25۔ 26۔ 27۔ 28۔ 29۔ 30۔ 31۔ 32۔ 33۔ 34۔ 35۔ 36۔ 37۔ 38۔ 39۔ 40۔ 41۔ 42۔ 43۔ 44۔ 45۔ 46۔ 47۔ 48۔ 49۔ 50۔ 51۔ 52۔ 53۔ 54۔ 55۔ 56۔ 57۔ 58۔ 59۔ 60۔ 61۔ 62۔ 63۔ 64۔ 65۔ 66۔ 67۔ 68۔ 69۔ 70۔ 71۔ 72۔ 73۔ 74۔ 75۔ 76۔ 77۔ 78۔ 79۔ 80۔ 81۔ 82۔ 83۔ 84۔ 85۔ 86۔ 87۔ 88۔ 89۔ 90۔ 91۔ 92۔ 93۔ 94۔ 95۔ 96۔ 97۔ 98۔ 99۔ 100۔ 101۔ 102۔ 103۔ 104۔ 105۔ 106۔ 107۔ 108۔ 109۔ 110۔ 111۔ 112۔ 113۔ 114۔ 115۔ 116۔ 117۔ 118۔ 119۔ 120۔ 121۔ 122۔ 123۔ 124۔ 125۔ 126۔ 127۔ 128۔ 129۔ 130۔ 131۔ 132۔ 133۔ 134۔ 135۔ 136۔ 137۔ 138۔ 139۔ 140۔ 141۔ 142۔ 143۔ 144۔ 145۔ 146۔ 147۔ 148۔ 149۔ 150۔ 151۔ 152۔ 153۔ 154۔ 155۔ 156۔ 157۔ 158۔ 159۔ 160۔ 161۔ 162۔ 163۔ 164۔ 165۔ 166۔ 167۔ 168۔ 169۔ 170۔ 171۔ 172۔ 173۔ 174۔ 175۔ 176۔ 177۔ 178۔ 179۔ 180۔ 181۔ 182۔ 183۔ 184۔ 185۔ 186۔ 187۔ 188۔ 189۔ 190۔ 191۔ 192۔ 193۔ 194۔ 195۔ 196۔ 197۔ 198۔ 199۔ 200۔ 201۔ 202۔ 203۔ 204۔ 205۔ 206۔ 207۔ 208۔ 209۔ 210۔ 211۔ 212۔ 213۔ 214۔ 215۔ 216۔ 217۔ 218۔ 219۔ 220۔ 221۔ 222۔ 223۔ 224۔ 225۔ 226۔ 227۔ 228۔ 229۔ 230۔ 231۔ 232۔ 233۔ 234۔ 235۔ 236۔ 237۔ 238۔ 239۔ 240۔ 241۔ 242۔ 243۔ 244۔ 245۔ 246۔ 247۔ 248۔ 249۔ 250۔ 251۔ 252۔ 253۔ 254۔ 255۔ 256۔ 257۔ 258۔ 259۔ 260۔ 261۔ 262۔ 263۔ 264۔ 265۔ 266۔ 267۔ 268۔ 269۔ 270۔ 271۔ 272۔ 273۔ 274۔ 275۔ 276۔ 277۔ 278۔ 279۔ 280۔ 281۔ 282۔ 283۔ 284۔ 285۔ 286۔ 287۔ 288۔ 289۔ 290۔ 291۔ 292۔ 293۔ 294۔ 295۔ 296۔ 297۔ 298۔ 299۔ 300۔ 301۔ 302۔ 303۔ 304۔ 305۔ 306۔ 307۔ 308۔ 309۔ 310۔ 311۔ 312۔ 313۔ 314۔ 315۔ 316۔ 317۔ 318۔ 319۔ 320۔ 321۔ 322۔ 323۔ 324۔ 325۔ 326۔ 327۔ 328۔ 329۔ 330۔ 331۔ 332۔ 333۔ 334۔ 335۔ 336۔ 337۔ 338۔ 339۔ 340۔ 341۔ 342۔ 343۔ 344۔ 345۔ 346۔ 347۔ 348۔ 349۔ 350۔ 351۔ 352۔ 353۔ 354۔ 355۔ 356۔ 357۔ 358۔ 359۔ 360۔ 361۔ 362۔ 363۔ 364۔ 365۔ 366۔ 367۔ 368۔ 369۔ 370۔ 371۔ 372۔ 373۔ 374۔ 375۔ 376۔ 377۔ 378۔ 379۔ 380۔ 381۔ 382۔ 383۔ 384۔ 385۔ 386۔ 387۔ 388۔ 389۔ 390۔ 391۔ 392۔ 393۔ 394۔ 395۔ 396۔ 397۔ 398۔ 399۔ 400۔ 401۔ 402۔ 403۔ 404۔ 405۔ 406۔ 407۔ 408۔ 409۔ 410۔ 411۔ 412۔ 413۔ 414۔ 415۔ 416۔ 417۔ 418۔ 419۔ 420۔ 421۔ 422۔ 423۔ 424۔ 425۔ 426۔ 427۔ 428۔ 429۔ 430۔ 431۔ 432۔ 433۔ 434۔ 435۔ 436۔ 437۔ 438۔ 439۔ 440۔ 441۔ 442۔ 443۔ 444۔ 445۔ 446۔ 447۔ 448۔ 449۔ 450۔ 451۔ 452۔ 453۔ 454۔ 455۔ 456۔ 457۔ 458۔ 459۔ 460۔ 461۔ 462۔ 463۔ 464۔ 465۔ 466۔ 467۔ 468۔ 469۔ 470۔ 471۔ 472۔ 473۔ 474۔ 475۔ 476۔ 477۔ 478۔ 479۔ 480۔ 481۔ 482۔ 483۔ 484۔ 485۔ 486۔ 487۔ 488۔ 489۔ 490۔ 491۔ 492۔ 493۔ 494۔ 495۔ 496۔ 497۔ 498۔ 499۔ 500۔ 501۔ 502۔ 503۔ 504۔ 505۔ 506۔ 507۔ 508۔ 509۔ 510۔ 511۔ 512۔ 513۔ 514۔ 515۔ 516۔ 517۔ 518۔ 519۔ 520۔ 521۔ 522۔ 523۔ 524۔ 525۔ 526۔ 527۔ 528۔ 529۔ 530۔ 531۔ 532۔ 533۔ 534۔ 535۔ 536۔ 537۔ 538۔ 539۔ 540۔ 541۔ 542۔ 543۔ 544۔ 545۔ 546۔ 547۔ 548۔ 549۔ 550۔ 551۔ 552۔ 553۔ 554۔ 555۔ 556۔ 557۔ 558۔ 559۔ 560۔ 561۔ 562۔ 563۔ 564۔ 565۔ 566۔ 567۔ 568۔ 569۔ 570۔ 571۔ 572۔ 573۔ 574۔ 575۔ 576۔ 577۔ 578۔ 579۔ 580۔ 581۔ 582۔ 583۔ 584۔ 585۔ 586۔ 587۔ 588۔ 589۔ 590۔ 591۔ 592۔ 593۔ 594۔ 595۔ 596۔ 597۔ 598۔ 599۔ 600۔ 601۔ 602۔ 603۔ 604۔ 605۔ 606۔ 607۔ 608۔ 609۔ 610۔ 611۔ 612۔ 613۔ 614۔ 615۔ 616۔ 617۔ 618۔ 619۔ 620۔ 621۔ 622۔ 623۔ 624۔ 625۔ 626۔ 627۔ 628۔ 629۔ 630۔ 631۔ 632۔ 633۔ 634۔ 635۔ 636۔ 637۔ 638۔ 639۔ 640۔ 641۔ 642۔ 643۔ 644۔ 645۔ 646۔ 647۔ 648۔ 649۔ 650۔ 651۔ 652۔ 653۔ 654۔ 655۔ 656۔ 657۔ 658۔ 659۔ 660۔ 661۔ 662۔ 663۔ 664۔ 665۔ 666۔ 667۔ 668۔ 669۔ 670۔ 671۔ 672۔ 673۔ 674۔ 675۔ 676۔ 677۔ 678۔ 679۔ 680۔ 681۔ 682۔ 683۔ 684۔ 685۔ 686۔ 687۔ 688۔ 689۔ 690۔ 691۔ 692۔ 693۔ 694۔ 695۔ 696۔ 697۔ 698۔ 699۔ 700۔ 701۔ 702۔ 703۔ 704۔ 705۔ 706۔ 707۔ 708۔ 709۔ 710۔ 711۔ 712۔ 713۔ 714۔ 715۔ 716۔ 717۔ 718۔ 719۔ 720۔ 721۔ 722۔ 723۔ 724۔ 725۔ 726۔ 727۔ 728۔ 729۔ 730۔ 731۔ 732۔ 733۔ 734۔ 735۔ 736۔ 737۔ 738۔ 739۔ 740۔ 741۔ 742۔ 743۔ 744۔ 745۔ 746۔ 747۔ 748۔ 749۔ 750۔ 751۔ 752۔ 753۔ 754۔ 755۔ 756۔ 757۔ 758۔ 759۔ 760۔ 761۔ 762۔ 763۔ 764۔ 765۔ 766۔ 767۔ 768۔ 769۔ 770۔ 771۔ 772۔ 773۔ 774۔ 775۔ 776۔ 777۔ 778۔ 779۔ 780۔ 781۔ 782۔ 783۔ 784۔ 785۔ 786۔ 787۔ 788۔ 789۔ 790۔ 791۔ 792۔ 793۔ 794۔ 795۔ 796۔ 797۔ 798۔ 799۔ 800۔ 801۔ 802۔ 803۔ 804۔ 805۔ 806۔ 807۔ 808۔ 809۔ 810۔ 811۔ 812۔ 813۔ 814۔ 815۔ 816۔ 817۔ 818۔ 819۔ 820۔ 821۔ 822۔ 823۔ 824۔ 825۔ 826۔ 827۔ 828۔ 829۔ 830۔ 831۔ 832۔ 833۔ 834۔ 835۔ 836۔ 837۔ 838۔ 839۔ 840۔ 841۔ 842۔ 843۔ 844۔ 845۔ 846۔ 847۔ 848۔ 849۔ 850۔ 851۔ 852۔ 853۔ 854۔ 855۔ 856۔ 857۔ 858۔ 859۔ 860۔ 861۔ 862۔ 863۔ 864۔ 865۔ 866۔ 867۔ 868۔ 869۔ 870۔ 871۔ 872۔ 873۔ 874۔ 875۔ 876۔ 877۔ 878۔ 879۔ 880۔ 881۔ 882۔ 883۔ 884۔ 885۔ 886۔ 887۔ 888۔ 889۔ 890۔ 891۔ 892۔ 893۔ 894۔ 895۔ 896۔ 897۔ 898۔ 899۔ 900۔ 901۔ 902۔ 903۔ 904۔ 905۔ 906۔ 907۔ 908۔ 909۔ 910۔ 911۔ 912۔ 913۔ 914۔ 915۔ 916۔ 917۔ 918۔ 919۔ 920۔ 921۔ 922۔ 923۔ 924۔ 925۔ 926۔ 927۔ 928۔ 929۔ 930۔ 931۔ 932۔ 933۔ 934۔ 935۔ 936۔ 937۔ 938۔ 939۔ 940۔ 941۔ 942۔ 943۔ 944۔ 945۔ 946۔ 947۔ 948۔ 949۔ 950۔ 951۔ 952۔ 953۔ 954۔ 955۔ 956۔ 957۔ 958۔ 959۔ 960۔ 961۔ 962۔ 963۔ 964۔ 965۔ 966۔ 967۔ 968۔ 969۔ 970۔ 971۔ 972۔ 973۔ 974۔ 975۔ 976۔ 977۔ 978۔ 979۔ 980۔ 981۔ 982۔ 983۔ 984۔ 985۔ 986۔ 987۔ 988۔ 989۔ 990۔ 991۔ 992۔ 993۔ 994۔ 995۔ 996۔ 997۔ 998۔ 999۔ 1000۔ 1001۔ 1002۔ 1003۔ 1004۔ 1005۔ 1006۔ 1007۔ 1008۔ 1009۔ 1010۔ 1011۔ 1012۔ 1013۔ 1014۔ 1015۔ 1016۔ 1017۔ 1018۔ 1019۔ 1020۔ 1021۔ 1022۔ 1023۔ 1024۔ 1025۔ 1026۔ 1027۔ 1028۔ 1029۔ 1030۔ 1031۔ 1032۔ 1033۔ 1034۔ 1035۔ 1036۔ 1037۔ 1038۔ 1039۔ 1040۔ 1041۔ 1042۔ 1043۔ 1044۔ 1045۔ 1046۔ 1047۔ 1048۔ 1049۔ 1050۔ 1051۔ 1052۔ 1053۔ 1054۔ 1055۔ 1056۔ 1057۔ 1058۔ 1059۔ 1060۔ 1061۔ 1062۔ 1063۔ 1064۔ 1065۔ 1066۔ 1067۔ 1068۔ 1069۔ 1070۔ 1071۔ 1072۔ 1073۔ 1074۔ 1075۔ 1076۔ 1077۔ 1078۔ 1079۔ 1080۔ 1081۔ 1082۔ 1083۔ 1084۔ 1085۔ 1086۔ 1087۔ 1088۔ 1089۔ 1090۔ 1091۔ 1092۔ 1093۔ 1094۔ 1095۔ 1096۔ 1097۔ 1098۔ 1099۔ 1100۔ 1101۔ 1102۔ 1103۔ 1104۔ 1105۔ 1106۔ 1107۔ 1108۔ 1109۔ 1110۔ 1111۔ 1112۔ 1113۔ 1114۔ 1115۔ 1116۔ 1117۔ 1118۔ 1119۔ 1120۔ 1121۔ 1122۔ 1123۔ 1124۔ 1125۔ 1126۔ 1127۔ 1128۔ 1129۔ 1130۔ 1131۔ 1132۔ 1133۔ 1134۔ 1135۔ 1136۔ 1137۔ 1138۔ 1139۔ 1140۔ 1141۔ 1142۔ 1143۔ 1144۔ 1145۔ 1146۔ 1147۔ 1148۔ 1149۔ 1150۔ 1151۔ 1152۔ 1153۔ 1154۔ 1155۔ 1156۔ 1157۔ 1158۔ 1159۔ 1160۔ 1161۔ 1162۔ 1163۔ 1164۔ 1165۔ 1166۔ 1167۔ 1168۔ 1169۔ 1170۔ 1171۔ 1172۔ 1173۔ 1174۔ 1175۔ 1176۔ 1177۔ 1178۔ 1179۔ 1180۔ 1181۔ 1182۔ 1183۔ 1184۔ 1185۔ 1186۔ 1187۔ 1188۔ 1189۔ 1190۔ 1191۔ 1192۔ 1193۔ 1194۔ 1195۔ 1196۔ 1197۔ 1198۔ 1199۔ 1200۔ 1201۔ 1202۔ 1203۔ 1204۔ 1205۔ 1206۔ 1207۔ 1208۔ 1209۔ 1210۔ 1211۔ 1212۔ 1213۔ 1214۔ 1215۔ 1216۔ 1217۔ 1218۔ 1219۔ 1220۔ 1221۔ 1222۔ 1223۔ 1224۔ 1225۔ 1226۔ 1227۔ 1228۔ 1229۔ 1230۔ 1231۔ 1232۔ 1233۔ 1234۔ 1235۔ 1236۔ 1237۔ 1238۔ 1239۔ 1240۔ 1241۔ 1242۔ 1243۔ 1244۔ 1245۔ 1246۔ 1247۔ 1248۔ 1249۔ 1250۔ 1251۔ 1252۔ 1253۔ 1254۔ 1255۔ 1256۔ 1257۔ 1258۔ 1259۔ 1260۔ 1261۔ 1262۔ 1263۔ 1264۔ 1265۔ 1266۔ 1267۔ 1268۔ 1269۔ 1270۔ 1271۔ 1272۔ 1273۔ 1274۔ 1275۔ 1276۔ 1277۔ 1278۔ 1279۔ 1280۔ 1281۔ 1282۔ 1283۔ 1284۔ 1285۔ 1286۔ 1287۔ 1288۔ 1289۔ 1290۔ 1291۔ 1292۔ 1293۔ 1294۔ 1295۔ 1296۔ 1297۔ 1298۔ 1299۔ 1300۔ 1301۔ 1302۔ 1303۔ 1304۔ 1305۔ 1306۔ 1307۔ 1308۔ 1309۔ 1310۔ 1311۔ 1312۔ 1313۔ 1314۔ 1315۔ 1316۔ 1317۔ 1318۔ 1319۔ 1320۔ 1321۔ 1322۔ 1323۔ 1324۔ 1325۔ 1326۔ 1327۔ 1328۔ 1329۔ 1330۔ 1331۔ 1332۔ 1333۔ 1334۔ 1335۔ 1336۔ 1337۔ 1338۔ 1339۔ 1340۔ 1341۔ 1342۔ 1343۔ 1344۔ 1345۔ 1346۔ 1347۔ 1348۔ 1349۔ 1350۔ 1351۔ 1352۔ 1353۔ 1354۔ 1355۔ 1356۔ 1357۔ 1358۔ 1359۔ 1360۔ 1361۔ 1362۔ 1363۔ 1364۔ 1365۔ 1366۔ 1367۔ 1368۔ 1369۔ 1370۔ 1371۔ 1372۔ 1373۔ 1374۔ 1375۔ 1376۔ 1377۔ 1378۔ 1379۔ 1380۔ 1381۔ 1382۔ 1383۔ 1384۔ 1385۔ 1386۔ 1387۔ 1388۔ 1389۔ 1390۔ 1391۔ 1392۔ 1393۔ 1394۔ 1395۔ 1396۔ 1397۔ 1398۔ 1399۔ 1400۔ 1401۔ 1402۔ 1403۔ 1404۔ 1405۔ 1406۔ 1407۔ 1408۔ 1409۔ 1410۔ 1411۔ 1412۔ 1413۔ 1414۔ 1415۔ 1416۔ 1417۔ 1418۔ 1419۔ 1420۔ 1421۔ 1422۔ 1423۔ 1424۔ 1425۔ 1426۔ 1427۔ 1428۔ 1429۔ 1430۔ 1431۔ 1432۔ 1433۔ 1434۔ 1435۔ 1436۔ 1437۔ 1438۔ 1439۔ 1440۔ 1441۔ 1442۔ 1443۔ 1444۔ 1445۔ 1446۔ 1447۔ 1448۔ 1449۔ 1450۔ 1451۔ 1452۔ 1453۔ 1454۔ 1455۔ 1456۔ 1457۔ 1458۔ 1459۔ 1460۔ 1461۔ 1462۔ 1463۔ 1464۔ 1465۔ 1466۔ 1467۔ 1468۔ 1469۔ 1470۔ 1471۔ 1472۔ 1473۔ 1474۔ 1475۔ 1476۔ 1477۔ 1478۔ 1479۔ 1480۔ 1481۔ 1482۔ 1483۔ 1484۔ 1485۔ 1486۔ 1487۔ 1488۔ 1489۔ 1490۔ 1491۔ 1492۔ 1493۔ 1494۔ 1495۔ 1496۔ 1497۔ 1498۔ 1499۔ 1500۔ 1501۔ 1502۔ 1503۔ 1504۔ 1505۔ 1506۔ 1507۔ 1508۔ 1509۔ 1510۔ 1511۔ 1512۔ 1513۔ 1514۔ 1515۔ 1516۔ 1517۔ 1518۔ 1519۔ 1520۔ 1521۔ 1522۔ 1523۔ 1524۔ 1525۔ 1526۔ 1527۔ 1528۔ 1529۔ 1530۔ 1531۔ 1532۔ 1533۔ 1534۔ 1535۔ 1536۔ 1537۔ 1538۔ 1539۔ 1540۔ 1541۔ 1542۔ 1543۔ 1544۔ 1545۔ 1546۔ 1547۔ 1548۔ 1549۔ 1550۔ 1551۔ 1552۔ 1553۔ 1554۔ 1555۔ 1556۔ 1557۔ 1558۔ 1559۔ 1560۔ 1561۔ 1562۔ 1563۔ 1564۔ 1565۔ 1566۔ 1567۔ 1568۔ 1569۔ 1570۔ 1571۔ 1572۔ 1573۔ 1574۔ 1575۔ 1576۔ 1577۔ 1578۔ 1579۔ 1580۔ 1581۔ 1582۔ 1583۔ 1584۔ 1585۔ 1586۔ 1587۔ 1588۔ 1589۔ 1590۔ 1591۔ 1592۔ 1593۔ 1594۔ 1595۔ 1596۔ 1597۔ 1598۔ 1599۔ 1600۔ 1601۔ 1602۔ 1603۔ 1604۔ 1605۔ 1606۔ 1607۔ 1608۔ 1609۔ 1610۔ 1611۔ 1612۔ 1613۔ 1614۔ 1615۔ 1616۔ 1617۔ 1618۔ 1619۔ 1620۔ 1621۔ 1622۔ 1623۔ 1624۔ 1625۔ 1626۔ 1627۔ 1628۔ 1629۔ 1630۔ 1631۔ 1632۔ 1633۔ 1634۔ 1635۔ 1636۔ 1637۔ 1638۔ 1639۔ 1640۔ 1641۔ 1642۔ 1643۔ 1644۔ 1645۔ 1646۔ 1647۔ 1648۔ 1649۔ 1650۔ 1651۔ 1652۔ 1653۔ 1654۔ 1655۔ 1656۔ 1657۔ 1658۔ 1659۔ 1660۔ 1661۔ 1662۔ 1663۔ 1664۔ 1665۔ 1666۔ 1667۔ 1668۔ 1669۔ 1670۔ 1671۔ 1672۔ 1673۔ 1674۔ 1675۔ 1676۔ 1677۔ 1678۔ 1679۔ 1680۔ 1681۔ 1682۔ 1683۔ 1684۔ 1685۔ 1686۔ 1687۔ 1688۔ 1689۔ 1690۔ 1691۔ 1692۔ 1693۔ 1694۔ 1695۔ 1696۔ 1697۔ 1698۔ 1699۔ 1700۔ 1701۔ 1702۔ 1703۔ 1704۔ 1705۔ 1706۔ 1707۔ 1708۔ 1709۔ 1710۔ 1711۔ 1712۔ 1713۔ 1714۔ 1715۔ 1716۔ 1717۔ 1718۔ 1719۔ 1720۔ 1721۔ 1722۔ 1723۔ 1724۔ 1725۔ 1726۔ 1727۔ 1728۔ 1729۔ 1730۔ 1731۔ 1732۔ 1733۔ 1734۔ 1735۔ 1736۔ 1737۔ 1738۔ 1739۔ 1740۔ 1741۔ 1742۔ 1743۔ 1744۔ 1745۔ 1746۔ 1747۔ 1748۔ 1749۔ 1750۔ 1751۔ 1752۔ 1753۔ 1754۔ 1755۔ 1756۔ 1757۔ 1758۔ 1759۔ 1760۔ 1761۔ 1762۔ 1763۔ 1764۔ 1765۔ 1766۔ 1767۔ 1768۔ 1769۔ 1770۔ 1771۔ 1772۔ 1773۔ 1774۔ 1775۔ 1776۔ 1777۔ 1778۔ 1779۔ 1780۔ 1781۔ 1782۔ 1783۔ 1784۔ 1785۔ 1786۔ 1787۔ 1788۔ 1789۔ 1790۔ 1791۔ 1792۔ 1793۔ 1794۔ 1795۔ 1796۔ 1797۔ 1798۔ 1799۔ 1800۔ 1801۔ 1802۔ 1803۔ 1804۔ 1805۔ 1806۔ 1807۔ 1808۔ 1809۔ 1810۔ 1811۔ 1812۔ 1813۔ 1814۔ 1815۔ 1816۔ 1817۔ 1818۔ 1819۔ 1820۔ 1821۔ 1822۔ 1823۔ 1824۔ 1825۔ 1826۔ 1827۔ 1828۔ 1829۔ 1830۔ 1831۔ 1832۔ 1833۔ 1834۔ 1835۔ 1836۔ 1837۔ 1838۔ 1839۔ 1840۔ 1841۔ 1842۔ 1843۔ 1844۔ 1845۔ 1846۔ 1847۔ 1848۔ 1849۔ 1850۔ 1851۔ 1852۔ 1853۔ 1854۔ 1855۔ 1856۔ 1857۔ 1858۔ 1859۔ 1860۔ 1861۔ 1862۔ 1863۔ 1864۔ 1865۔ 1866۔ 1867۔ 1868۔ 1869۔ 1870۔ 1871۔ 1872۔ 1873۔ 1874۔ 1875۔ 1876۔ 1877۔ 1878۔ 1879۔ 1880۔ 1881۔ 1882۔ 1883۔ 1884۔ 1885۔ 1886۔ 1887۔ 1888۔ 1889۔ 1890۔ 1891۔ 1892۔ 1893۔ 1894۔ 1895۔ 1896۔ 1897۔ 1898۔ 1899۔ 1900۔ 1901۔ 1902۔ 1903۔ 1904۔ 1905۔ 1906۔ 1907۔ 1908۔ 1909۔ 1910۔ 1911۔ 1912۔ 1913۔ 1914۔ 1915۔ 1916۔ 1917۔ 1918۔ 1919۔ 1920۔ 1921۔ 1922۔ 1923۔ 1924۔ 1925۔ 1926۔ 1927۔ 1928۔ 1929۔ 1930۔ 1931۔ 1932۔ 1933۔ 1934۔ 1935۔ 1936۔ 1937۔ 1938۔ 1939۔ 1940۔ 1941۔ 1942۔ 1943۔ 1944۔ 1945۔ 1946۔ 1947۔ 1948۔ 1949۔ 1950۔ 1951۔ 1952۔ 1953۔ 1954۔ 1955۔ 1956۔ 1957۔ 1958۔ 1959۔ 1960۔ 1961۔ 1962۔ 1963۔ 1964۔ 1965۔ 1966۔ 1967۔ 1968۔ 1969۔ 1970۔ 1971۔ 1972۔ 1973۔ 1974۔ 1975۔ 1976۔ 1977۔ 1978۔ 1979۔ 1980۔ 1981۔ 1982۔ 1983۔ 1984۔ 1985۔ 1986۔ 1987۔ 1988۔ 1989۔ 1990۔ 1991۔ 1992۔ 1993۔ 1994۔ 1995۔ 1996۔ 1997۔ 1998۔ 1999۔ 2000۔ 2001۔ 2002۔ 2003۔ 2004۔ 2005۔ 2006۔ 2007۔ 2008۔ 2009۔ 2010۔ 2011۔ 2012۔ 2013۔ 2014۔ 2015۔ 2016۔ 2017۔ 2018۔ 2019۔ 2020۔ 2021۔ 2022۔ 2023۔ 2024۔ 2025۔ 2026۔ 2027۔ 2028۔ 2029۔ 2030۔ 2031۔ 2032۔ 2033۔ 2034۔ 2035۔ 2036۔ 2037۔ 2038۔ 2039۔ 2040۔ 2041۔ 2042۔ 2043۔ 2044۔ 2045۔ 2046۔ 2047۔ 2048۔ 2049۔ 2050۔ 2051۔ 2052۔ 2053۔ 2054۔ 2055۔ 2056۔ 2057۔ 2058۔ 2059۔ 2060۔ 2061۔ 2062۔ 2063۔ 2064۔ 2065۔ 206

عمر و تحریف ثلث من طرق بالواتر معہ
 کہ بطور سن نام فی کتاب حدیث میں اولیٰ
 الی آخرہ و مہم الشیخ فی حدیث النسخ المحدث
 عبد علی ما یصلہ ان ایراد اکثر اصحاب الاحبار
 فی کتبہم المفسرہ الی صموا صححہ ما فیہا
 و علی تصحیح ان لہم طرق فی تصحیح خبر
 حیدر برواہ کلا جمع علی متسوس المتی و لیس
 عدی تصبیض ہولاء الفحور بصلحہ المتی
 بدوں میں توثیق الرواہ و مہم النسخ المحدث
 النسخ النسخ ابوالحسن الشریف فی مقدمات
 تفسیرہ و مہم العلامة المحسسی قال فی مراد
 العنوی فی بابہ لم یجمع القرون کذا الا لامة و
 مہم بسند المحدث الحریری فی مع الحیوة و
 مہم المولوی محمد تقی المحسسی و مہم
 الفاضل المرزا علاؤ الدین کلید فی شارح النسخ
 و فی فاضل صنیع المولوی الحاج محمد
 لاریلی سید العلامة المحسسی فی اول کتاب
 جامع الرواہ و باحمد تبرکہ سبحی ہدیہ نمک

ان بصیر قریب من اند عشر الف حدثہ او اکثر من
 الاحبار الی کتاب بحسب المشہور و بین العلماء
 مر آپ تفسیر سے عدم چکے ہیں علی غلہ و حور
 صاحب دیوبند کے آقا میں تمہیں اور قریب سے راہ پائی ہے تاکہ
 میں سے نقل یا ہے۔ قریب قرآن کی روایات حدیث سے مراد
 ہیں ایسے نسخہ میں آئی۔ و اول حدیث کی مست کی کتابوں سے
 ولف۔ ہو۔ اس پر شہد میں قریب قرآن سے راویوں کا متواتر
 ہ۔ کا تواتر حدیث کی کتاب سے معلوم یا ہے۔ ان میں
 وہی محمد صالح۔ شرح کافی میں بیان کیا ہے کہ جو قرآن
 میں میں محمد صالح۔ قریب قرآن سے راویوں کا متواتر
 تواتر روایت میں سے ہ۔ قریب قرآن سے راویوں کے بعض
 حصوں کا ساتھ ہونا اور اس میں ہونا مولائی غریب میں تواتر
 سے ثابت ہے۔ یہ ثابت ہر اس شخص پر واضح ہوگی جو حدیث کی
 روایات میں سے راویوں کے ایک فاضل قاسمی
 اصناف علی میں حدیث میں سے ہ۔ و اول حدیث کی مست کی کتابوں سے
 میں حدیث میں سے ہ۔ قریب قرآن سے راویوں کا متواتر
 میں حدیث میں سے ہ۔ قریب قرآن سے راویوں کا متواتر
 میں حدیث میں سے ہ۔ قریب قرآن سے راویوں کا متواتر

عبداللہ بن سہل امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ آیت پر ناس ہوگی وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ كَتَابٍ فِي مَعْدُو عَنَىٰ وَطَاطْمَةِ وَالْحَمْسِ وَالْحَمْسِ وَالْأَمَةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ فَهَسَىٰ۔

7 امام جعفر صادق سے نقل آئی ہیں کہ آپ - فرمایا: **سَبِّ رُفَاعِ بْنِ جَعْفَرٍ**
مَدْحٌ، يَدْعُو إِلَى الْيَدَارِ، يَدْعُو إِلَى الْيَدَارِ، يَدْعُو إِلَى الْيَدَارِ
اَلْمَدْحُ يَدْعُو إِلَى الْيَدَارِ

علی میں ہر قسم کے روایت کی ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت تھے والے حضرت ابن لادن سے لکھی حیرانہ میں اللہ والے
 اللہ میں امیر و عمنہ الصبح والے امیر و امیر و امیر و امیر
 بالصبر میں قسم امیر و امیر و امیر و امیر و امیر و امیر
 تمہارے قصص میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں
 مجھ سے اور پر کہ وہ کہتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں
 القلوب جلد سوم صفحہ 378

تحریر کے قلمیں مولیٰ مصریں اور قتلی عدوئیں۔ اگلے نام تھام
مصفا سے قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر انہوں نے مطبوعہ حاصل کر اسلام
کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن مجید پر کب کو صحت اور وصل فرمایا
کی بھیت چڑھا ہے کی چوری پوشش دی گئی۔ ترجمہ بالا معلق آیات کو ملے گا

اس میں سے جس سے میں نے اس کے اس میں حالت با حروف و
 اے ، اس میں سے ، قس قس میں اس کے اس کے
 اس میں سے ، قس قس و اس میں سے اس کے اس کے

تحریف قرآن کے قائلین

مثبت اثر (Positive Effect) سے مراد ہے کہ اس واقعہ سے پہلے سے

۱۔ مہینوں سے شہر یہاں سے طرہ نقل و حرکت یہ

- جامعہ بنیہ، جلد 128، ہنرمند اصل جواب۔

مدیہ لونی۔ ہفت ہجرت میں تفسیر مصلح ہر قسمی قرآن مجید کا مفسر

”اے محمد جس رشتہ میں میں نے تفسیرِ مطلقہ میں لکھی ہے۔“
اپنی طرف۔

وہاں سے طلبِ تعلیم کے لیے ایک عظیم انتظامیہ بن گیا۔

پروفیسر یحییٰ بن اسماعیل اس کی کتاب علم تفسیر مشہور ہوں۔ ۱۴۲۸ھ

۱۰۔ تمہاری سوتیلی بہن کا نام ہے

- 9- ابن مسہل مدنی کوئی تفسیر قرآن بھی یہ قرآن مجید دار منکر ہے۔
 10- عطی بن محمد ہمدانی اس سے کتاب کہاں کتاب اللہ علیہ السلام
 میری کتاب القامہ لکھی۔
 11- دشمن بن مامون بن ابی - دشمن مجیدی خط و کتابت میں یہ ظہر
 تھا۔
 12- مروان بن عزیب روایت ہونی قرآن کی کتاب اور نقشہ - قرآن بھی۔
 13- یحییٰ بن عبد الرحمن اس سے مونی القامہ کہہ کر بھی کہیں۔
 14- ابو عبد اللہ محمد بن عمرو اتدی - سے کتاب کہیں بھی۔
 15- صاحب نامی سے تفسیر اعراب بھی - یہ القامہ بنی تھا۔
 16- حسن بن عبد اللہ بن ابی - کتاب تفسیر بھی۔
 17- حسین بن سعید بن حنظلہ - کتاب تفسیر قرآن۔
 18- علی بن اسباط کوئی - کتاب تفسیر قرآن۔
 19- علی بن مرزوق بن جوری - کتاب تفسیر قرآن - میں لکھی
 ہیں۔ حرف القرآن۔
 20- عبد اللہ بن صلت ابو طالب بنی - تفسیر قرآن۔
 21- ابو العباس میرزا محمد بن یزید ادری - کتاب اعراب القرآن - مروان بن
 عطی القرآن و ادب - مطابہ۔
 22- محمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری متقی - کتاب ادب و مسموع۔

23- محمد بن ہورس ابو جعفر بنی - کتاب کا نام نہیں ہے۔

- 24- علی بن حسن بن علی بن فضل - یہ تین کتابوں کے مصنف ہیں۔ یہ
 اس کا نام کتاب ادب - حال سے منکر قرآن ہے۔
 25- حسن بن خالد بنی - حسن عسکری کے افادات لکھے۔ مامون بن حوین
 مطابقت مشہور کرتا تھا۔

- 26- محمد بن ابی القاسم ابن عبد اللہ ابن مرزا - کتاب تفسیر۔
 27- سعد ابن عبد اللہ ابن ابی حنیفہ اشعری بنی - نایب القرآن و مسموع و
 حدیث و تفسیر - تحریر ہیں۔ کتاب ادب تھا۔
 28- احمد بن مسیح ابو عبد اللہ ہمدانی کوئی اس سے عیاشی اور بخاری کی
 قرآن کے مطابق وارد تصنیف کی۔
 29- عیاشی محمد بن مسعود ابن محمد بن عیاش - مسموع سرقندی۔ اس کی
 بہ عیاشی مشہور ہے۔ یہ کی طرح یہ حالت کا بھی عیاش تھا۔
 30- علی بن ابراہیم بنی - کتاب نایب مسموع متقی القرآن لکھی بن بابویہ
 بن شامہ تھے۔ یہ محمد بن ابی عبد اللہ منکر قرآن تھا۔
 31- فرات بن ابی جعفر بنی - تفسیر قرآن۔
 32- محمد بن علی شعلی - کتاب ہم القرآن۔
 33- ابن قدامہ محمد بن عباس بن علی بن مروان - ابی مہدی ابو عبد اللہ بن مروان
 بن تہذیب فی السبک تاویل مامون فی شعبہ ہم تفسیر کبیر۔

34۔ علی بن حسین بن موسیٰ بن یحییٰ قتی، شیخ صدوق محمد بن یحییٰ کے

والد کتاب تفسیر۔

35۔ ابو ہریرہ محمد بن یحییٰ کتاب التلک فی علم القرآن۔

36۔ عثمان محمد بن ابراہیم بن جعفر کتاب بیست تفسیر تامل۔

37۔ حسن بن وحی لوختی، کتاب تفسیر القرآن۔

38۔ عقیقہ محمد بن محمد نعمان بغدادی، کتاب البیان فی تائید القرآن۔ فاسو

اہل اکر، اہل القرآن کتاب البیان عن لہ۔

39۔ سید رقی محمد بن نعیم موسوی، کج اسلام کی تاریخ حرم

مجازات القرآن۔

40۔ سید سیاء الدین ابو رضا فضل اللہ، اس علی منشی راہ و، علم تفسیر

میں ایک کتاب الکافی۔

41۔ شیخ تامل الدین ابو فتوح داری، اس کی تفسیر روس الجنت روح

جنان۔

42۔ ابو علی فضل ابن حسین بن فضل الجری، تفسیر مجمع البیان جوامع

الجامع الکاف من من تفسیر کشف۔

43۔ شیخ رشید الدین محمد بن علی ابن شرو، کتاب المناقب، کتاب

الاسب و الارس علی مذہب آل رسول کتاب کشف القرآن، یہ مجموعہ اور دجل

تھا۔

44۔ علامہ حسن بن یوسف ابن معیر علی، منج الامکان فی تفسیر القرآن،

کتاب التجربہ۔

45۔ قطب الدین محمد بن داری، تفسیر کشف پر حاشیہ لکھا ہے۔

46۔ مقداد بن عبد اللہ سودی صلی اللہ علیہ وسلم، کثر اعراف فی تفسیر القرآن۔

47۔ سہل بن علی ابن عیاض الدین بن عبد الکریم بن عبد الحمید حسینی

اس کی تفسیر کشف پر آئمہ سوا احترام کے، تیسرا اعتراف صاحب کشف

مسی، یہ مختصر مجموعہ، کہ اب "جیل" سہلی تہذیبی مولائی مولائی تھا۔

48۔ شاہ رس ظاہر شاہ حیدر آباد میں مولائی کو مضبوط کیا۔ بیضوی

شریف پر حاشیہ لکھا۔

49۔ ابو اسام عبد الرزاق کاشفی، کتاب التلک عن لکسی۔

50۔ طاہر خلیل قزاقی، اصول کافی فقہ کی مشہور کتاب۔

51۔ طایف اللہ کاشفی، تفسیری منج الصدوقین اور خلاصہ السج۔

52۔ قاسمی نور اللہ شامی، اخلاق الحق و مجالس المؤمنین و مہم۔

53۔ مرزا محمد اسرار آبادی، صحیفہ دجل کبیر۔

54۔ محمد بن زین العابدین حسین اسرار آبادی، ترجمہ الخواصر۔

55۔ احمد بن دین الدین علوی، لطائف تہیہ۔

56۔ مولانا ابن اورستانی ابن عیسیٰ الدین۔

57۔ میر میرا حسینی، سورۃ حل آتی کی تفسیر کی۔

58- شیخ ساد الدین عالی، عرۃ الوثقی، میں لحیۃ تفسیر بیضاوی پر ماثیہ لکھی۔

59- تاج الدین حسین بن محمد اصفہانی، بحر موج۔

60- صدہ الدین شیرازی، اصول کافی کی شریعت لکھی۔

61- ملاں محسن کاشانی، تفسیر صافی تفسیر استی، ترجمہ صاحب۔

62- نور الدین طریقی، خواص القرآن ربہ المکر و سرور۔

63- حسین ابن شہاب الدین قادیانی۔

64- ابن حسین عالی کرکی، تفسیر بیضاوی پر ماثیہ لکھی۔

65- شرف الدین علی حسین استرآبادی، کویل الدعوت لکھی۔

66- سید ہاشم عری، مدہ الحار لکھی۔

67- شیخ جواد بغدادی بن سعد اللہ، مالک الاقامہ لکھی۔

68- شیخ عبد علی بن محمد حردی، نور الفطین چار جلدوں میں ہے۔

69- شیخ عبد علی بن محمد بن ہری، تفسیر بیضاوی پر ماثیہ لکھی۔

70- شیخ عبد المنصور بن عبد بن رجب، سائب الوداع فی مسلک مسالک

اللہم متک التفسیر بھی لکھی۔

71- فریح اللہ بن محمد بن دوش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر

حویری، تذکرہ اثیواس پر فہم جواجمہ نا اور دجل تھ۔

72- محمد حسین بن محمد فی، اعیان سوری۔

73- شیخ علی ابن شیخ حسین کرمانی، انوار اللہ ایہ۔

74- نعمت اللہ افری، انوار اللہ ایہ قرآن کے حقائق العقود والمرجان۔

75- امیر ابراہیم بن معصوم قدوسی، تحصیل الہامیہاں فی شرح دیدہ

پاں۔

76- شیخ سید ابن عبد اللہ مائوری عری، تفسیر اسرار پنج جلدوں میں

پاں۔

77- بہاء الدین محمد بن محمد باقر حسین مکاری ٹاؤنالی، بیہ تفسیر لکھی۔

78- محمد حیدر موسوی عالی، تفسیر آیات الاحکام۔

79- ملاں ابوالحسن شریف قزوینی، موات الاولاد اور کثیر القوم۔

80- ملاں محمد اسماعیل قزوینی، دیدہ البیان۔

81- شیخ محمد رضا ابن محمد ابن ہدائی، کتاب امیاء موسوی الہم فی تفسیر

پاں۔

82- دلداد علی، لکھی میں پہا صدہ اسی کے پڑھا اور قرآن پاک کا ترجمہ

صدہ میں شائع کیا۔

83- دلداد علی تفسیر آبادی، توضیح مجید۔

84- مفتی محمد قلی نیشاپوری شوری، تقریب الاحکام۔

85- عبد اللہ شیر کاشانی، جوہر شمس فی تفسیر القرآن مجید۔

86- محمد تقی بن احمد، ہائیک نامہ و نامیں جلد۔

87- محمد بن سید علی - قصص اصحاب۔

88- علامہ تقی ہارمی، مشقات قرآن۔

89- سید محمد، زیات الاصول۔

90- علی محمد، احسن تفسیر، انوار الہکلام۔

91- علامہ علی، حروف نبیاء۔

92- محمد حسین اصمعیلی، مدد المسترشدين۔

93- ابو القاسم تقی الاموی، دواعی التزیل۔

94- علی ملائی، ترویج التزیل 27 جلدوں میں۔

95- احمد حسین امروہی، ورق مشور۔

96- محمد علی قائم الدین، ارباب التزیل۔

97- سید محمد ہاشم، مکی پوری، توحید القرآن، مامت القرآن، علوم القرآن

تفسیر۔

98- محمد حسین بن محمد ظلیل شیرازی، تفسیر بیضی و کشف پر مانی

کلمہ۔

99- شیخ اصغر علی، ابھل کی طرح تفسیر ہذا اثر تفسیر۔

100- سرزا ابراہیم بن طاہر شیرازی، شرح محمد اور تفسیر حودہ بوثنی۔

101- ابراہیم بن محمد بن سعید تفسیر، یہ خطرناک رسالہ ہے جس نے

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، مثل حکن، کتاب شوری، کتاب

کتاب منہج، کتاب الامت، الاتاب جامعہ، یہ فقہ اصحاب میں داخل ہے۔

کتاب الامت، کتاب منہج، کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

کتاب المذات، کتاب المغازی، کتاب البقیۃ، کتاب شوری، کتاب

ریاست عاشورہ مائیں اعظم۔ صدر مدنی، فلک، کشتیں مشاغل القرآن 263
میں جنم حاصل ہوا۔

110۔ امداد حسینی، دت تفسیر پارہ 1 نے تصنیف کی ہے۔

111۔ رضی رنگی پوری، تفسیر رضی۔

112۔ عبدالحیدر ہاروی

113۔ مقبول احمد ہاروی، ترجمہ مقبول ہے، اس نے تحریف قرآن میں

دعویٰ اٹا دیں۔

114۔ باقر مجلسی، بحار الانوار، حراۃ العشق، حیدر اقلوب، حق القیاس، جلاء

یقیناً کشتیں، دارالعلوم 111 میں وصل جنم ہوا، رئیس الدارین تھا پانچ سو

کتابوں کا مصنف۔

115۔ یعقوب کلیسی، کلامی موالی مشہور کتب ہے۔

116۔ مفتی محمد عباس شوشتزی، تفسیر داغ القرآن۔ منظرہ الماسک شمع

الجالس۔

117۔ محسن بن حسین بن احمد میثاق پوری، انوار القرآن۔

118۔ ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عاصلی، نجد الفتوح، زیدۃ البیان

مجمع البیان۔

119۔ سید فرید علی شاہ ترجمہ و تفسیر فرید علی۔

جائزہ

یہ عزت طویل ہے نمونے کے طور پر چند نام درج ہیں۔ یہ علماء ہیں

سہیلی علماء و خواص، بحوالہ واقف ہیں۔ عام طور پر ایسی کی تحریر پر مبنی

کے عقائد کی بنیاد ہے۔ جسے بھی عقائد بد مذہبوں میں پائے جاتے ہیں

اس کی کراہت پر ہے۔ مکی عبداللہ ابن سبا کے حقیقی پیروکار ہیں۔ تحریف

عقیدہ امامت، تہذیب، توحید، نبی، راجعت، مسلمان، بد مذہب یعنی خدا کی

ساتھ مخالفت یا اصول جانا اور عقیدہ امام رب اور اسی قسم کی کھریہ عبادت

ان میں باہمی مخالفت ہوتی ہے۔ جس کا تراپے بے مقام پر آئے گا اس وقت

مذہب تحریف قرآن ہے۔ تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی فکر میں رہنے کا

مذہب ہی اس کے منکرین قرآن ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ جب مسلمان

قرآن کا انکار کریں تو ان کا عقیدہ توحید و رسالت و قیامت وغیرہ

مطلوبہ ثابت ہو گا۔ ہم اہل سنت و جماعت کا یہ حکم عقیدہ ہے کہ قرآن

مطلوبہ ہے کہ قرآن میں کوئی تبدیلی نہ ہو اور اس مصطفیٰ سے ہے اس ناچیز

اہل سنت کی فکر تحقیق تک ساری صد درست اور حفاظت خدا الہی میں

اہل یوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن حضرت علی کے پاس تھا اور چلتے

پہلے امام عاتق کے پاس ہے جو آپ ظہور کے وقت رائج کریں گے اس

مذہب سے صدوجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ تمام مسلمان انہوں فرقہ

و مذہب سے آج تک کس دین پر ہیں، کس شریعت پر عمل کرتے ہیں امام

مہدی کے ظہور اور اصل قرآن کے رواج سے پہلے عجم کے مسلمانوں کا حساب کتاب روئے محشر کس میراں اور کس کانوں کے مطابق ہو گا؟ کیا اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ اپنی کتاب نازل تو کرے مگر اسے ماننے والوں کی استرس سے دور رہ جائے اور جس پر عمل نہ کرے اسے جہنم میں سزا بھی دے؟

کیا یہ کسی مقام کی شان سے متقی ہے کہ کتاب اللہ کو بیاچھپا کر رکھے ۔
 لوگوں کو اس کی ہوا تل نہ لگے ۔ حالانکہ اس کے فرائض منصبی کا تقاضا
 ہے کہ کتاب اللہ کے مطابق لوگوں کی راہنمائی کرے ۔ فقہانہ پر نحو میں سے
 لوگوں کو آگاہ رکھے ۔

مرتب کی خصوص سے ہمگ واقف ہی۔ ہوں، کسی عداوت ہی۔ کی
تو کیا یقین آجائے تاکہ جو بندہ ہمیں اپ بچنے چلے کو لےتا ہے حقیقت میں
ہے۔

تمام اسی گناہیں تو بیٹھ لوگوں کے ہاتھوں میں رہی ہیں۔ آخر قرآن میں
دن ہی بات ہے کہ اسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے؟

قرآن کو لوگوں کی نظروں سے جو محفل رکھ کر کیا فائدہ حاصل ہوا ہے؟
تمام امتیں لوگوں میں تبلیغ دین کرتی رہی ہیں اور لوگوں پر اپنی کتاب و
شریعت پیش کرتی رہی ہیں۔ مسئلہ اپنے دین کی تبلیغ کریں تو کیا پیش کریں؟
یہی موجود قرآن جو جبرئیل کی غلطیوں اور مصححین کی تحریف کی وجہ سے سراسر
مفلوک ہو چکا ہے؟

مطلع قرآن کے متعلق لوگوں کو صاف صاف بتانا پھرے کہ اس میں
"نہی" ہے تو پھر یہ کوئی بدو حود مسلمان ہو جائے گا" یہی البتہ تفسیر کا سہارا
ہو گیا۔

خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ادھیں گے

ہر ایک کے لئے جو کہ مسلمانوں کی اس بات پر اطمینان ہو کہ آپ اپنے ساتھ دین پر نہیں چلے

حضرت علیؑ بنا قرآن

یہ قرآن ہے علیہ پر مبعوثی سے قائم مہمانی فرقہ کے علماء سے نجوم
 اور طالع پر بحثیں ہونے لگیں۔ اہل بیانات ان سے محسوب کیے
 گئے۔ یہ غیر اہل ہے۔ کہ حضرت علی نے بھی جمع و تدوین قرآن کا کام لیا تھا
 ۔ اسباب سے مختلف تھا۔ قرآن میں تحریف کو ثابت کرنے کے لئے
 ۔ مفسرین سے مضبوط دلیل پیش کی ہے۔

قادر ہیں۔ اہم! تحریف تو اس طرح بھی ثابت رہا، مگر اب اسے منہ بہ منہ بات
 کرنا ہے۔ مگر کہ مولانا تحریف قوت سے قائل ہیں۔ آگے انہی کی سادہ
 دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔ جس لی مولانا کی میں مولانا نے اپنے اس قبیح
 دلائل کی تردید بھی نہ کر سکیں گے۔

موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا

۴۔ عوی کرے کہ اس نے پور قرآن جس طرح کہ وہ بارل ہوا ہے جمع کر

لایا ہے وہ انتہائی درجہ کا مہمان ہے۔ چار قرآن تو صرف حضرت علی اور اس کے بعد ہاموں نے جمع کیا۔ صلی نائب المیات ص 102

2 قرآن جس طرح نام ہو تھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق صرف امیر مومنین سے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کر کے بعد اس لوگوں نے پاس سے دو رسول اللہ کے بعد صلواتیں پڑھیں۔ آپ سے فرمایا کہ آپ کی کتاب جس طرح نام ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ اس میں سے ہمیں خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر مومنین سے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو۔ تم کچھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا۔ جب تک میرے بیٹے مدی کا طور ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی ریادت ہیں اور یہ خریف سے خالی ہے۔ جب مدی طار ہوں گے تو موجودہ قرآن اس کی طرف خدایا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پھاڑ کر پھینک دیں گے جس کو میرے مومنین سے منع فرمایا تھا۔ (ادوار صحابہ بعد دوم طبع ایران ص 357-364)

3 باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے امام الامام جناب رسول خدا کے کون گھم یہ دعویٰ کر رہی ہیں بلکہ کہ تمام قرآن مجید اس کے پاس ہے۔ متاع نزعہ اسروہ ہے۔ واپس ترنہ منقول و امر دہری ز مسودی کلب حسین لکھنوی طبع کرش نگر لاہور۔

1 جب امام صاحب السلام سے مجھے ایک محمد علیت فرمایا اور یہ ارشاد کیا اس میں غلطی ڈالنا نہیں ہے اس کو طے اور اس میں سورہ فہم یکس اللہ میں کھروا کو بعد قرآن میں قریش سے متعلق ہیں۔ نام وہ اس نے ہاموں کے نام سے پڑھا۔ حضرت نے ان گھم کو میرے پاس لایا اور وہ صحف دور سے پاس میں بھیج دی۔ اسے میراثی میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ قرآن اب حد کے احلی و مطلب میں پڑھایا اور گھنایا۔ کیا ہوتا تو دراصل کسی صاحب عقل یا پوشیدہ رہنما جب اس کا قلم طار ہو گا۔ اس سے کہ تو قرآن مجید سبکی ہریت کی تصدیق کر دے گا۔ (بحوالہ ایضاً)

حضرت علی والا قرآن ستریا تھا سب

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں امام زمانہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جب رسالت آئی ہے جب امیر مومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم علیہ سے فرمایا تھا کہ علی قرآن مجید سب کا سب میرے پاس ہے پیچھے بھیجوں میں قرآن اور احادیث میں سب سب۔ قرآن سب اگلے رخص کر لینا اور اس کو اس طرح صلح نہ ہوئے رہتا ہے۔ یوں اسے نوران کو صلح کر دیا تھا۔ اس علی سرعی قہیل ارشاد پکڑتے ہو گئے اور اس کو ایک ذرا کپڑے میں جمع کر لیا اور پھر اس پر مہر لگا کر پٹا باندھ لے گئے اور یہ اٹھا کر دیا کہ جب

جب یہ فرشتہ آئے اور عمر اس کی آواز سہ تو مجھے بتانا چاہتی تھی جب یہ فرشتہ
آیا تو حضرت فاطمہ سے سکھایا میرا میرا میں یہ اس م فرشتے کی تمام باتوں
کو نہیں جانتے تھے میں سمجھا کہ وہ انہیں صحیفہ میں لکھی تھیں پھر
فرمایا اس میں حلال روٹی و حرام کادو نہیں بلکہ آئندہ ہوئے والے
واقعات کا ذکر ہے۔

راوی مٹا ہے امام غلام صادق علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس صدق
عید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا وہ دو قرأت مہی فیصل
ہی صحیفہ ابراہیم علیہ السلام اور صحیفہ فاطمہ سے میں تم کو بتائیں کہ
اس میں قرآن ہے اس میں سورہ چیز ہے کہ اس کے دس چاروی طرف نمایاں
نہیں اس میں سورہ نئے ایک نوے، نصف و زک اور رش و زکے حد کا
و سبب اور قریش کی اہل و عیال اور میرے پاس صدق سب مکی ہے میں
سے مراد نہ کہ شے سے مراد اس میں تحفہ ہیں اور یہی ہے لے لے لے لے لے لے
اس کو صاحب دو عقدہ "قرآن مجید" عید اہل بن یحیٰ سے کہ اللہ آپ کی
تکفاتی سے الامام حسن اس سے فرمادی ہی طرف سے رات کو جانے
میں کہ وہ رات ہے اور اس کو جانتے ہیں کہ وہ اس ہے یاں سے اس پر سوار ہے
اور مطلب دیا ہے اس کو انکار پر آمادہ راہ ہے ارحق کو بچائی کے ساتھ طلب
نے تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ (الشیخ ترمذی اصول فنی جلد دوم غمیم یکہ
ذوالعالم آباد نمبر 2 کراچی نمبر 18-123 کتاب الحجت 124 کتاب الحجت)

اس اور سے پڑھیں ہیں کہ ہم تو آپ حضرات سے ملی میں تو آیا ہم اس
راوی سے ہے۔ فرمایا میں قرآن کی طرف ہو چکا ہے قرآن کو تعلیم دی
ہوگا۔ "وہ آئے گا۔" اور صحیح نصیر کے کہ تو اس صاحب نصیر
اس حدیث میں آئندہ آئے اس سے مراد صاحب صاحب "مرطیہ السلام
سبب کتاب فنی و سہ نوہ اس سے روایت کرتے ہیں۔ اس کا
سے۔ میری سوانہ میں ایک شخص سے کہ جب ماہ انور صادق علیہ السلام
سے صدر میں قرآن مجید سے پھر بعد اس اور سے پڑھے جام و گ نہیں
ہیں تھے تو حضرت سے ارشاد فرمایا۔ اس وقت سے وہ اور ہی قرأت سے
ہو اس میں کہ ماہ نوے پڑھتے ہیں۔ تب تک کہ قائم تین محمد دارماد۔ آ
ہے اس سے کہ جب اس حضرت کا رہا ہے گا تو کتاب خدا اپنی حد پر بھی
اس میں سے نام نہ ہوئی تھی ہی میں مکی حاکم کی اور اس صحیفہ کو جاری
دیں گے یہ دو کتاب علی حسی سے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ ہر
حد سے یہ بھی فرمایا کہ صاحب میرا میں اس کی کتابت سے فارغ ہوئے
ہوئے لوگوں کے ساتھ۔ سے تھے در اس سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب
ہر کسی ترتیب کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بعدہ اور اپنے رسوں
سب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نام فرمائی اور میں نے آنحضرت کے
ارشاد کے موافق اس کو اس دونوں دلیوں کے مابین جمع کر دیا ہے۔ تو اس لوگوں
سے۔ جواب دیا کہ اور سے پاس جو صحیفہ ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود

ہے۔ ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں حضرت نے فرمایا سگاہ رہو کہ آج کے بعد سے قرآن و سنی دیکھو گے۔ میرے دوسرے قرآن ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو عمر و طاعن وہاں نہ رہیں گے۔

حوالہ جلت پر غور

قادر میں محترم! حوالہ جلت پر غور کرنے کے لئے نام صرف حوالہ کا مسودہ کے آپ حوالہ اجداد پڑھیں اور احادیث ساتھ ساتھ آپ بھی غور فرماتے جائیں۔

۱۔ یہ قرآن جو ہم دور آپ پڑھتے ہیں حضرت جنوں دسی امہ نبوی ص و دین روا ہے۔ جو ایک مشہور قیاسی ہے اور یہ جمع ہو تھا اور حضرت علیؓ کے مشورہ سے ہی عمل ہوا تھا اس قرآن کو حضرت علیؓ بھی عمل مانتے ہیں اور حضرت مورلی بھی ربانی طور پر اپنی ریڈیو اور قیاسیوں سے نشر ہوئے وہی تقریروں میں اسی کو مکمل کہتے ہیں اور لوگوں کے حیاں کو اس لحاظ میں رد کرتے ہیں کہ قرآن چھپا ہوا ہے چھپا ہوا نہیں ہے۔ علیؓ قیاس فرماتے تو سے مکمل مانتے ہیں۔ جس بزرگ ہستیوں سے یہ بیان مسیوب یا مسموم ہے وہ بھی 260 سال تک اسی قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔ اب بتائیں کہ اس حوالہ کی رو سے مسلمان قوم کا کون سا فرد جہاد میں ٹھہرے کہ وہ مورلی علماء فرمائیں کہ حضرت علیؓ اور بعد کے امام ایسے جمع کردہ قرآن کو مسطورہ

۔ نے سے کیوں گزر کر لے دئے؟ مگر یہ جاننے کے لئے سے تھا تو شہید تو سب روئے گئے اور اگر تفرقہ بازی کے حوالہ سے ایسا نہ ہو تو یہ بات ان سے فرس منسی کے خلاف تھی اصل قرآن پڑھی تو سب کو جمع کرنا چاہئے تھا۔ پھر ایسا کیوں نہ کیا۔ حتیٰ کہ حضرت علیؓ کی حفاظت بھی آئی اور گزر گئی۔ خدا عقیدہ یہ ہے کہ سب رسولؐ کے تمام افراد یعنی گیارہ امام دین کی حاضر شہید ہوئے تھے۔ اس وقت میں انہی منظر عام پر تھا جو اس قرآن میں موجود تھا جس کو حضرت علیؓ کے مشورہ سے حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا کہ اس قرآن وہاں جو حضرت علیؓ سے جمع کر کے چھپا رکھا تھا اگر یہ عقیدہ رکھ جائے تو ماننا ہے گا کہ نہ ظاہری دین حق کی حاضر شہید نہیں ہوئے تھے۔ پھر ان مقدس ہستیوں کو ہم تو شہید کے درجہ پر نہیں تو کم حق بجانب ہیں۔ مگر وہی اس کو اس حلی درجہ پر کیسے مانتے ہیں جب کہ ان کے نزدیک انہوں نے حق کو چھپایا اور ایک حرف دین اور حرف مناب کی ترویج جیسے جرم کے مرتکب ہوئے تھے۔ ایسا بالکل۔

قول مسرور میں بھی یہی کچھ ہیں ہوا ہے البتہ ایک بات کا صاف ہے کہ یہ قرآن امام ہمدی کے تصور کے وقت آہل کی طرف اٹھایا جائے گا اور حضرت علیؓ کا جمع کردہ قرآن وہی کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کی کتاب جو کہ لوگوں پر خدا کی رحمت ہوا کرتی ہے اور لوگوں کا یہ عذر ختم ہو جاتا ہے کہ ہم شریعت الہی سے بے خبر تھے اس لئے حیثیت و حق کے

مطابق عمل نہ کر سکے۔ وہ لوگوں میں نہ رہی اور میں خدا کی محبت سے نہ
ظہورِ مہدی غن رہے گی۔ یہ سورجوں سے آپے سلسلہ مستقیم کے بھی
خلاف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ مولائی کتاب کو بلند مقام میں نہ و محبت ماننے
پس نہیں اس کے لئے یہ بھی ایک مشکل ہے کہ امام بھی تو دلوں میں
موجود ہیں جو شریعت الہی کے مطابق رہی اور آپ کی رہائی کرے۔

3 حوالہ نہ کرنا کا جواب اور پر آچکا ہے۔

4 جناب امام رضاؑ جو مجھ سے آپے مستند و مستند کو دیکھا اور اسے نہ پڑھے
کا حکم دیا تھا وہ قرآن ہی تھا جو حضرت علیؑ نے لیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کردہ شرائط سے ہی اپنے ماسوں کی علم حاصل کرتا تھا اور وہ ہے۔ اس
کی نظر میں ماسوں کی کوئی وقعت نہیں تھی تو اس کی طرف ملاحظہ بیانات
منسوب کرتے رہتے ہیں۔ سچے ہر کسی کے لئے بھی کرنا ہے جس کے اماموں
سے بعض راویوں نے متعلق ہمارے کہ وہ امام کا ملاحظہ روایات منسوب
رہتے ہیں۔ والہ میں ہمارا ملاحظہ ملاحظہ سے یہ بات منسوب کی گئی ہے
کہ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کے معانی و مفہام میں بہت کچھ بڑھایا اور
گھٹایا گیا ہے۔ پھر امامؑ کے ملاحظہ سے اس پر جو باتیں پڑیں عمل کرتے
اور کر دیتے جو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہی چیز بڑھائی گئی
ہے اور لوگوں کی گمراہی گئی ہے۔ لَمْ يَكُنِ الدِّينُ كَقَوْلِهِمْ اَهْلُ
الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّهْوَةُ

میں کی اس آیت کے بعد قریش کے ستر آدمیوں کے نام معد و معدت لکھنے
بعد کیا لکھا ہے اس قرآن میں میں معلوم اس کا ترجمہ کیا گیا ہے یا کر
ہے وہ معجزات میں سے میں یا شیعوں میں سے ہیں۔ علی بیت کا حق
بچانے والے ہیں یا حق دہانے والے۔

اس حدیث کی رو سے جناب رسالت مآبؐ حضرت علیؑ کو قرآن منع
رہے کی ہدایت تو فرمائی تھی مگر ظہورِ مہدی علیہ السلام تک کسی پر ظاہر نہ
کرنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی۔ قرآن کے منع کرنے کا مطلب صرف
اتنا تھا کہ قرآن اسی تہی شکل میں میں سے تھا مختلف لوگوں کے پاس انفرادی
موجود نہیں وہ بھی سب قرآن میں میں بلکہ کچھ حصوں کی تھیں۔ قوم
نے لینے منع کر کے پیش بڑا سرداری تھا۔ جب حضورؐ نے جمع کرنے کا حکم
دے دیا تو حضرت علیؑ کا فرض تھا کہ جمع کر کے بعد قوم کے سامنے
بھی لاتے۔ چونکہ حضرت علیؑ رسالت مآبؐ کی حکم برداری میں کر سکتے تھے
اس لئے یہ روایت درست نہیں ہے اس روایت کے درست نہ ہونے کا
ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اس میں یہودیوں پر الحرام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے
اپنی کتب صحیفہ میں تھی حالانکہ ان قرآن کے وقت یہودیوں کے پاس
توریت موجود تھی اور قرآن سے انہیں کی بھی کہ یہودیوں سے ہاتھ میں
جو تو امام سے وہ حدیثی صدور است ہے۔ لہذا صحرا امام یہ ہیں کہ نئے
تھے کہ یہودیوں نے اپنی کتاب صحیفہ کر دی تھی۔ اللہ سوادہوں کے

مطابق حضرت علیؑ سے حضور کے کہنے سے موجود اصل قرآن کو اصلاح فرمایا
اگر صانع ہو چکا ہوتا تو آج تو ہمارے مطالعے پر پیش نہ کیا جاتا۔

6 روایت میں امام علیہ السلام سے مروی ہے جہاد کی پہلی جنگ ہے جس
میں جو کچھ تحریر ہے وہ دین رسول اللہ سے نکلا اور حضرت علیؑ سے قرآن
کیا گیا غالب یہ ہے کہ حضرت کے نسخہ ۱۰ قرآن کی بات ہوگی۔ مگر وہ
تو حضرت علیؑ نے تحریر نہیں کیا تھا۔ مگر حجت ہے کہ نسخہ ظاہر ہے۔ ہر
اچھی تحریر کو لوگوں سے اس طرح پھیلنا کہ وہ نسخہ بن گئے۔ پھر بتانے
کا کیا فائدہ؟ اب لکھا گیا۔ گویا دعویٰ بعیر ثبوت سے ہو گیا۔ ستر ہاتھ
سب جاسوس لکھوا۔ جعفر لکھوا۔ مصحف فاطمہ ظاہر ہے۔ علم ماہرین و لوگوں
کا اظہار ہے۔ قارئین کرام! آپ جانتے ہیں تاکہ دعویٰ بدعت سے
ہوتا ہے۔ جو ان پاک امتیوں سے بعید ہے۔ لہذا روایات میں مکرر

7 اس روایت میں مجید طاہر کا، رآب اور کچھ تفصیل بھی کہ فرشتے سے
حضرت فاطمہ کو باپ کے غم میں نسل و تشبیہی۔ بلکہ وہ ایک سے زیادہ
مرتب آیا اور حضرت علیؑ سے دو ہاتھیں جو فرشتہ لٹا تھا لکھ میں۔ چلوں لینے
ہیں مگر دکھاؤ تو درہا۔ سلفۃ انبیاء پر نازل ہوئے والی کتابیں ناموں کے پاس
تھیں۔ وہ بھی اسوں نے کسی کو نہیں دکھائیں۔ آج حسب ہم توریت و
ذبور اور انجیل سے اصلی حالت میں۔ جو سے کاروانا دیتے ہیں اور ان اہل

تنب کو محمد رسول اللہ پر یہی ہے کی دعوت دیتے ہیں اور وہ ہم سے
پرچہ ہیں کہ حدیث کتابوں میں محمد رسول اللہ کا دعویٰ نہیں اور ہم کہتے
ہیں کہ قرآن علیؑ میں رسول اللہ کا نسخہ ہے اور وہ نسخہ میں قرآن کا دعویٰ
درست ہے تو اصل سبب تو آپؑ۔ ہاں ہوئی پیش و دور ہو کر کہ وہ ہم
ایہاں سے آئیں۔ تو یہاں چھو ہو۔ نام وہ نہیں مسلمانوں کے
ہوا۔ کہ حالت ہم حناک سے اور ہمارے نکالنے در اہل کتاب کو اعمال
ہو۔ کہتے اور پھر بھی ایہاں۔ اسے اہل فاسد تو بد کہتے۔

اس روایت میں ایک ہی بات ہوئی ہے۔ حضرت علیؑ سے قرآن جمع کرنے
سے بعد لوگوں کو دکھایا۔ لوگوں سے کہا۔ میں آپ کے اس قرآن کی کوئی
مردودت نہیں۔ وہ لوگ کہتے تھے۔ یہ اس میں کیا ہے۔ کہ وہ لوگ عام
لوگ تھے تو ان کے یہ قول کی حضرت علیؑ جیسے سب شہر علم میں دیا کے
یہ یا ثابت قہمی اور مردود۔ اب سب دست و کشا میں سے تھے تو وہ
حضرت علیؑ سے مشوروں کو اذیت دیتے تھے اور ان کی ہر بات پر ہن
مہرتے تھے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ حد اپنے نور کو عقل نہ رکے رہتا ہے
چاہے برا نامیں کالہ۔ کیا قرآن کا نازل کرنا اور دیا میں نازل کرنا ہی انھیں نور
دلی نہیں ہے۔ اگر یہ ہم حضرت علیؑ کے دست مبارک سے حد لکھا رہا تھا
تو ہر مورد کیوں روکیہ۔ قرآن کا ارشاد ہے وَلَنُكَلِّبَنَّ أَجَلِیْ كِتَابِیْ جِیْ ہر
متر و وقت کے لئے کتاب ہوتی ہے۔ قرآن جس مقررہ مدت کے لئے

نار کیا گیا تھا جس وقت تک کیوں موجود نہیں۔ لفظ ثابت ہوا کہ روایات
جعلی اور مسلم علی پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے وسوسوں سے نجات
دے۔ آمین ثم آمین

تقیہ جزو ایمان ہے

تقیہ جزو ایمان اور ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ مولائیوں کا مسلک
نہ ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت ضروری ہے تاکہ قارئین تقیہ کے مطلب
سے آگاہ ہوں۔ تقیہ سے مراد یہ ہے کہ جب ضرورت پڑے ہذا عقیدہ چھپایا
جائے۔ ہو کسی کا اصل عقیدہ ہو اسے ظاہر نہ کرے اور جو اس پاس موجود لوگوں کا
عقیدہ ہو اسکی اپنا عقیدہ بتائے۔

نبی اہل سنت واجتماعت اس عمل کو درست میں سمجھتے بلکہ خلاف اسلام
سمجھتے ہیں۔ اسلام میں تو اس حرکت کو مخالفت کہتے ہیں منافی جب موسیٰ
نے میں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے
ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو ان سے مذاق کرتے ہیں۔

یہ بغیر کر کے لے کر واقعی موسیٰ کی فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے انکی کتابوں
میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

قال ابو جعفر علیہ السلام التقیہ من دینی و دینی مانی و
لا امان لمن لا تقیہ لہ۔ ترجمہ کہ ہم "جعفر صادق" سے کہ تقیہ میرا

دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کا تہیہ میں اس کا ایمان
نہیں۔ (اصول کافی جلد دوم کتاب الایمان والکفر صفحہ 219)

2 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
أُولَئِكَ يَتُوبُونَ أَسْرَافَهُمْ مِثْرَتَيْنِ بِمَا صَبَّحُوا وَ قَالَ بِمَا
صَبَّروا عَلَى النَّفْيَةِ وَ يَذُرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ قَالَ السَّحَابَةُ
التَّقْوَى وَ السَّيِّئَةُ الْإِدَاعَةُ ترجمہ آ یاں ہوگوں کو دہر ثواب دیا جا
گا مہر کرنے کی بنا پر۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے فرمایا میرے
مراد ہے تہیہ پر میرا اور ایک آیت کی وضاحت کرتے ہیں۔ برائی کو نیکی سے
فرمایا حسد و نیکی سے مراد ہے تہیہ اور تہیہ و مدی سے مراد ہے افشاء و
کربلا۔

3- قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ تَسْنَةَ
أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيهِ وَ لَا دِينَ لَهُ لَمْ يَلَسْ لَا تَقِيهِ لَهُ وَ التَّقِيهِ
فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي بَيْدٍ وَ الْمَسْحُ عَنِ الْخَفَنِسِ ترجمہ
فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تہیہ میں نوے حصے دیں ہیں جو وقت
ضرورت تہیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تہیہ ہر شے میں ہے سوئے
تمیز (جو کی شراب) اور مردوں پر مسح کے۔ (اشالی جلد سر 4 صفحہ 110
کتاب الایمان والکفر)

قارئین کرام! آپ ہم سب مل کر خود کریں کہ کیا اسلام میں تہیہ کا کوئی

یا نہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ بقرہ آیت نمبر 42 میں ارشاد ہے وَ لَا
تَسْأَلُوا الْحَقَّ بِالْأَيْدِي وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ترجمہ اور
اپنی حق باتوں کو اور نہ چھپاؤ حق کو حالانکہ تم جانتے ہو۔

اورۃ غزوہ کی آیت 76 تا 78 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور جب
انہوں نے (منافقین) ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب ایک
سے ملے ملے ہیں تو کہتے ہیں یہ کون مسلمانوں کو ایسی باتیں بتاتے ہو جو اللہ
پر مبنی ہیں۔

اب ان دونوں پر طہرہ طہرہ غور کرتے ہیں۔
امام جعفر صادق علیہ السلام تہیہ کو اپنا ایسا سمجھتے تھے تو ظاہر ہے کہ
باقی امام بھی ایسا ہی عقیدہ رکھتے تھے بلکہ ان کے آباء و اجداد بھی بوقت
ضرورت تہیہ کرتے تھے۔ اسلام کی سب سے بڑی ضرورت تو جہاں کی
معاشرت ہوئی نیکی کا رواج بتاتی ہے کہ ان پاک نعوس سے کسی موقع پر بھی
حال کی پروا نہیں کی اور جاہر حاکموں کے سامنے کلمہ حق کہہ بھی دینا اسلام
کی تعمیر تھی۔ بلاخر تمام آئمہ طاہرین شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ مگر تہیہ
کا سارا بیتیہ ہوئے علان بچانے کی کوشش میں کی۔ کہ سے معصوم ہوا کہ
یہاں غلط طور پر امام جعفر سے منسوب کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر
ہمارے انکار میں تہیہ پر حذر کرتے تو اسلام اور مسلمانان عالم قلیل عرصہ میں
گمراہ گمراہی میں جا چکا ہوتا۔ یہی اگر وہودیوں میں جا کر خود کو یودی ظاہر

۱۔ تو لوگ پرہم ہو جاتے ہیں اور پوچھنے پر مجبور ہوئے میں کہ آپ ایسا عقیدہ
 اور اسلام کو کیوں بدنام کرتے ہیں تو فوراً تقیہ کا سہارا لیتے ہیں کہ ہمیں ہم تو
 ایسا عقیدہ ہرگز نہیں رکھتے مگر کہا جائے کہ آپ کی معتبر کتابوں میں ایسا ہی مذکور ہے
 یہ بات اور صاحب کتب ہی کو ماننے سے انکار کر دینے ہیں۔ اصل میں یہ تقیہ
 ۲ ہوتا ہے۔

ایسے عقائد میں سے ایک مذہب ہے جس کا ذکر آئندہ مکتوب میں تفصیل سے
 کیا جائے گا۔ تھوک سے استعارہ ہے۔ ۱۱ گارج میں گواہوں کی ضرورت نہیں (۲۱) اور
 ۱۲ کی دہر میں جمع کر کے سے۔ ۱۳ ورورہ ٹوٹا ہے اور۔ غسل واجب ہوتا ہے
 ۱۴ میر و غیرہ۔

۱۵ میں لایحصرہ الفقیہ جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۴۱

۱۶ میں لایحصرہ الفقیہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۵۱

۱۷ بشدیب الاحکام جلد ۷ صفحہ ۶۰ ۴

کرتے، جیسائیوں میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کرتے تو وہ لوگ مسلمانوں
 کے کردار سے کیا تاثر لیتے، کسے مسلمان سمجھتے اور کسے دہسما کرتے۔

۲ اس بیان میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کی ایک آیت میں
 استعمال ہوئے دہسے لفظ صبر سے مراد تقیہ پر مبر مراد لیا ہے یعنی جب آپ
 نے کسی شے میں تقیہ اختیار کر لیا تو پھر اسی پر ثابت قدم رہو۔ دوسری
 آیت میں آئے دہسے لفظ حسرت (نکلی) اسے مراد تقیہ اور سنیہ (بدی) سے
 مراد افشائے راز تقیہ لیا ہے۔ یعنی مگر کسی نے ضرورت کے وقت اپنے
 آپ کو آتش پرست ظاہر کر لیا ہے تو پھر کبھی بھی وہاں اپنے آپ کو
 مسلمان کہہ کر افشائے راز نہ کرے۔ وہ اس کا دین نہ بدلا ہے وہیں ہو
 گیا۔

محترم علمائے سوانحی بات سوچنے کی ہے کہ وہ تقیہ نہ کرنے سے آتش
 پرست نہیں ہوا بلکہ تقیہ کر کے وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے آتش پرست
 بن گیا کیونکہ اب وہ افشائے راز بھی نہیں کر سکتا۔

۳ تقیہ میں نوے فی صد دین ہے۔ تقیہ ہر شے میں کرنا جائز ہے۔ یعنی جب
 چاہو اور چاہو اصل عقیدہ چھپا لو اور کوئی دوسرا اس کی جگہ ظاہر کرو۔

بات دراصل یہ ہے کہ مسلمانوں نے بے شمار عطا اور تقاضا غیر اسلامی
 عقیدے بنا رکھے ہیں جو عام لوگوں پر تو کیا اپنی اوراد کو بھی وہ خود نہیں جانتے اور
 کے معنی وغیرہ ہی جانتے ہیں اگر کسی کی بے شکستی سے کوئی اصل عقیدہ ظاہر ہو

ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا منع کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب وہ ہوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ چلتے ہیں۔ اور جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسے کے ساتھ عذاب کا عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش و مباحثت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت و شہوت کے ساتھ ان کے نامہ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں درحالیہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحا تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متد کرنا حرامت رسول مقبول سے تو حد حدیثی فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان وہاں بدوں کو دیکھو جو غصے میں دروس علم و یقین سے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم کو وہاں رہو رہیں سے ان سے گناہ بخش دیئے۔ ان کے جسم سے کسی مال سے پانی گرتے بھی ہمیں پاتا کہ انہوں کے لئے ایسا ایک بال کے عوض اس اس ثواب لکھ دیتے جتنے ہیں اور اس کی گناہ بخش رہا جاتے ہیں۔ راویان حدیث جناب سلیمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر مومنین علی اٹھے اور عرصہ بیا حضرت میں آپ کی تصدیق کرنے والے ہوں یہ ارشاد ہوا کہ جو شخص اس کاریر میں جی کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے۔ حضرت سے فرمایا کہ ان کا ثواب بھی متد کرے والوں کے ثواب کے مانند ہے۔ پر جناب امیر سے عرصہ کیا کہ متد کرنے والوں کا کیا ثواب ہے۔ آنحضرت سے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جیسے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان

۱۔ انہی ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تہلیل ہمیشہ بجالاتے ہیں۔ ان کا ثواب بقیامت دونوں کو پہنچتا ہے۔ یہ سن کر جناب امیر نے فرمایا جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسی پر عمل نہ کرے وہ میرے مونسوں سے ۲۸ میں کسی سے ہیرا ہوں۔ (عجالت حد ترجمہ رسالہ متد مولف محمد باقر ابن مطیع اثنا عشری دلی مطبع نمبر ۱۵)

شیخ علی بن عبداللہ در رسالہ متد بالاسا خود روایت کرتے ہیں من تمتع مرة واحدة عنق ثلثین من السراو من تمتع مرتین عنق ثلثین من السراو من تمتع ثلاث مرات عنق کذا من السراو ترجمہ حضرت امیر ۱۔ (۱) کہ جو شخص عمر میں ایک مرتہ متد کرے اس کے بدن کا تیر حصہ ۲۔ ان آگ سے محفوظ ہو گیا۔ جو دو مرتہ متد کرے اس کے بدن کا ۲ تہائی ۳۔ عمر کی آگ سے محفوظ ہو گیا اور جو تین بار متد کرے اس کا سارا بدن حنم ۴۔ آگ سے محفوظ ہو گیا۔ (یہاں حد متد مطبع نمبر ۱۵)

حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ کوئی حد کرنے والا میں مگر جب وہ غسل کر رہا ہے تو ہر قطرے سے ستر فرشتے ایسے پیدا ہوتے ہیں جو اس کے ثواب کی قیامت تک استغفار کرتے ہیں اور جو متد سے اجتناب کرتا ہے اور اس کو ترک کرنا ہے اس پر قیامت تک نصرت کرتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کی آواز آجائے گی۔ (یہاں حد متد مطبع نمبر ۱۵)

اس کے علاوہ مولائی کتب میں بے شمار حوالے ہیں مگر طوالت سے بچنے کے

سے ہم مجھ کو "مقتدر" پر ہی اتھا کرتے ہیں۔ اگرچہ ان نوالوں کی تشریح کی ضرورت نہیں جو عام فہم میں پھر بھی آئیے تھوڑا سا افسوس تو ہرگز کہ اس طرح اہل عام سے ثواب پر ایسے عمل سے ثواب کو بڑھا دیا ہے جو رونا کسی طرح نام نہیں

آپ آیت میرے ساتھ ساتھ حوالوں پر ترتیب کے ساتھ طور فرمایا۔

اسلام میں با اختلاف حضرت محمد رسول اللہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ یہ تین ہستیوں میں اس کے مرتبہ کو کوئی متقی نہیں پہنچ سکتا۔ ان کے اعمال مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ دیں اسلام پر عمل کا نمونہ ہی یہ ہستیاں ہیں۔ ہم اپنے مسائل میں ہوا کسی کی اتباع کو مقدم سمجھتے ہیں۔ باقی تھیں کا ارادہ بعد میں آتا ہے۔

دیا کے کسی شخص کا مرتبہ کسی بھی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنے ہی اہل علم و عبادت کے ہوں۔ حضرت محمدؐ تہذیب کے عاویہ اور اسل بھی ہیں۔ افسوس ہے کہ مولویوں کی جنسی مذہبیت سے ایک عادی رانی کا مرتبہ محمد رسول اللہ سے بڑھا دیا ہے۔ اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اگر کوئی شخص یہ فعل کرنا چاہے تو خدا کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گا۔ **فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ**

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی سن گھڑت اور خطرے سے حالی نہیں۔ یعنی مولویوں کا گروہ اہل اسلام کو جنسی بے راہ روی کی طرف لے جا رہا ہے چونکہ

یہ پانیوں کو معصوم تھا اور تجربہ تھا کہ جو قوم جیسی بے راہ روی کا جکار مچا رہی ہے وہ دین کے باقی رکال کی بھی پروا نہیں کرتی یہ نکتہ بھی سب سے فصیح فعل ہے۔ یاں باہم مسلک ہوتی ہیں۔

کسی آدمی نے اپنی غی کے لئے آئے والے رشتے کی تحقیق رٹا چاہی۔ وہ "کے ایک ہمسائے کے پاس گیا اور پوچھا کہ فلاں لڑکا کیا ہے۔ اس سے کہا۔ "اٹھاپ ہے الہتہ پیا رکھتا ہے۔ اس کے خیراتی کا اظہار یہ کہ یہ تو بڑی بات میں ہے اس سے کیوں ذکر کیا۔ اس کی خیراتی دیکھ کر ہمسائے سے کہہ وہ پیار لگا دیا۔ بھی نہیں کہتا صرف اس وقت کھاتا ہے جب کہاب کھاتا ہے۔ وہ سکر دیا۔ مگر ہمسائے سے بات چار دی رکھی اور کہا کہ کہاب بھی کوئی زیادہ نہیں کھاتا اسی وقت کھاتا ہے جب ساتھ شراب بھی ہو۔ پھر وہ شخص ارا پریشاں ہو تو "سے سے کہا آپ پریشان نہ ہوں۔ وہ شراب بھی اس وقت پیتا ہے جب اس کا بار بار جس کا چکر لگتا ہو۔ کیا لڑکا رونا بھی کرتا ہے۔ میں دست وہ اتنا زیادہ کی عادی نہیں ہے۔ یہ کام تو وہ اس وقت کرتا ہے جب پوری ڈاکے کا مال دیا۔ اس کے پاس ہو۔ وہ شخص سرپیٹ کر اٹھا اور دین چڑ گیا۔

مولائی کا طوی ہے کہ ان کا دہس آل محمد کا دہسب سے تو یہ یہ اس محمد کا لہسب ایسا ہو سکتا ہے۔

در حوالہ دوبارہ پڑھیں گارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے دیکھا کہ متحدہ کے یہ اعمال بیاں ہو رہے ہیں۔ حالانکہ متعہ مولویوں کے ان

مسائل میں سے ہے جس کو وہ اپنے بچوں کے سامنے بیان نہیں کرتے اور اگر اس سے آپ تذکرہ کریں گے تو ایسے کام سے اکثر مولائی حضرات انکار کریں گے کیونکہ حد کی قیادت کو وہ جانتے ہیں۔

میرے ایک دوست نے ایک مولائی سے سوال کیا جو حد کے فاعل اور اس کی حلت بیان کر رہا تھا کہ ریوی صاحب اگر کوئی آپ کی لڑکی سے حد کرنا چاہے تو کیا آپ جانت دے دیں گے کسے لیے میرے سرکہ کرتے ہیں کہ اسلام کے بعض احکام کو ماننے کو جی نہیں چاہتا۔

حج کے بارے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص حج کرتا ہے دو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی میں کے پیٹ سے نکلا ہو۔

آپ نے دیکھا کہ حد کا ثواب حج اور عمرے سے بھی بڑھ گیا۔

راہ خدا میں اپنی قیمتی اور پیاری اور دوسرے بے ٹکر انسانوں کے لئے مفید جوں کو قربان کر دے دے کے لئے ثواب کے خمس میں حدیث پاک ہے کہ اس کے جوں کا نظرو میں پر گرنے سے پہلے اس کے قدم گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ فصیحت تو سمجھ میں آتی ہے کہ دین کے سے س نے کیا عظیم عمل کیا ہے۔ مگر شہوت رانی کون سا عمدہ عمل سے جس کا اجر اتنے عظیم ہو۔

شاہی جو کہ سب انسانوں کی ضرورت اور تمام امیاء کی منت رہی ہے گنہگار جو کہ خود مولائوں کے نزدیک ایک عارضی ناکاح ہے شادی کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ پھر بھی شادی کے لئے ایسے مسائل بیان نہیں ہوئے

تیسری روایت پر گہری نظر سے غور کرنا ہو گا۔ کیا یہ سادش جنس کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے اعمال حسہ کی نسبت حد یعنی اعتدالیہ لڑنا کا ثواب نہیں زیادہ بتایا جائے۔ اس کے پیچھے جو مقصد کار فرما ہے وہ اس کے ہر اور میں ہو سکتا ہے کہ مسلمان اعمال صاف کو ترک کریں اور شہوت رانی میں غوطہ دیں رہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو کیا دوسری قوموں یعنی یہود و نصاریٰ کے لئے ہم تر لولہ نہ بن جائیں گے۔ خاص کر یہودی کو اس سے فائدہ ہو گا جس کی یہ سادش معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے صفحات میں بیان کر چکے ہیں کہ مولائی فرستے کا بانی عبداللہ بن سبا تھا جو یسویوں میں سے مسلمان ہوا تھا اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتا رہتا تھا۔ جیسا کہ وہ حضرت عثمان غنیؓ کی عدالت کو دس سے نہیں مانتا تھا اور لوگوں کو کتا پھرتا تھا کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا و میرہ و غیرہ۔

بات حد اور اعمال و ارکان اسلام کی ہو رہی ہے جس کے ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس آیت شریفہ سے مولائی حضرت حد کی حالت ثابت کرتے ہیں سی عداوی سے انکی لگی کرتے ہیں۔ مناسب ہو گا کہ وہ آیت بعد ترجمہ یہاں درج کر دی جائے۔ یہ سورۃ ماء کی ۲۳ دین آیت اور پانچویں پارے کی شروع کی آیت ہے۔

وَالْمُخَصَّصَاتُ مِنَ النِّسَاءِ لَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَ أَحْلَى لَكُمْ قُرُوزًا ذَلِكُمْ أَنْ

تَبْتَغُوا بِأَهْوَالِكُمْ مُخَصَّصِينَ غَيْرَ مُصَافِحِينَ فَمَا
 اصْتَمَفْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُخُوزَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا
 حَاجَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَاوَصَيْتُمْ بِهِ مِنْ تَعْدِ الْفَرِيضَةِ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ رَحِمَ اللَّهُ نَكَاحَ بَدَنِي
 عورتیں (حلال نہیں) مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ (یعنی
 لوطیاں) اعلم ہو اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو اس کے سوا ہیں۔
 یوں کہ طلب کرو اپنے مالک کے بدلے قید میں لانے تو نہ کر مستی
 نکلنے کو۔ پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان
 کے حق جو معمر ہوئے یعنی حق میرا اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو
 ٹھہرا ہو دونوں کی رضامندی سے مقرر کئے پیچھے۔ اللہ ہے خبردار
 حکمت والا۔

اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان عورتوں کا ذکر کیا ہے
 جن سے نکاح جائز نہیں اور اس آیت میں ان کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح
 جائز قرار دیا ہے اور میاں بیوی کی رضامندی سے مقرر کئے گئے حق سر کی ادائیگی
 کا حکم دیا ہے۔ اس میں مختصر و معین وقت کے نکاح کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر عدت
 معین کرنے کا ذکر ہوتا تو حق سر کو بھی وہ رقم قرار دیا جاسکتا تھا جو عورت سے
 فائدہ اٹھانے کے لئے دی جاتی۔

اگر حد کا حکم ہوتا بھی تو

اس آیت سے ایک جائز فعل ہوتا لہذا قرآن میں اس کی تفصیل دیوں کی تھی

۱

ب۔ یہ ایک لطیف تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ اس کا ثواب
 اس کے اہمال جسے مثلاً ماہِ رمدہ حج، زکوٰۃ، حج، یوم النہایوں کے حقوق کا خیال
 صبر و محنت میں دیا نہ اسی، دنیا و غیرہ کے ثواب سے بڑھ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ کہ
 اس حرام سے متنبہ نہ کرے۔ دوسرے کام سے زیادہ ہو جائے۔

ج۔ جائز عمل کے تمام مسلمان قابل ہوتے ہیں اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ

۲

۱۱۔ اس کو چھوڑے اور اس سے شرع کی کیا ضرورت تھی۔

۱۲۔ مولائی کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ فعل
 تھا حضرت عمرؓ اس کو بند کر دیا تھا۔ کیا حضرت عمرؓ کو اس کے ثواب کا علم
 نہیں تھا۔ انہوں نے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کیوں نہ کیا جس میں مشقت بھی زیادہ
 تھی حضرت عمرؓ کو اس کے بند کرنے سے ذاتی فائدہ کیا ہو اور قوم کو کیا فائدہ
 پایا۔ مگر حد جاری ہوتا تو حضرت عمرؓ خود بھی اس سے فائدہ اٹھاتے۔ بند نہ
 کرے

۳

۱۳۔ قرآن میں لکھا ہے کہ ہم سے ہرچے کا جوڑا بنایا ہے یعنی مونث و مذکر جس
 سے ان کی نسلوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کم و بیش تمام چاندروں کی
 پیدائش کا قانون یہی ہے کہ مرد و عورت کے ملاپ سے نسل نسل ہوتی

ہے۔ فرشتوں کی پیدائش کا الگ کوئی قانون بیان نہیں ہوا۔ اس روئے میں فرشتوں کی پیدائش کا الگ قانون بیان ہوا ہے۔ آج تک تو علم میں بات آئی ہے کہ فرشتے مادی مخلوق ہیں پھر ہمارے لئے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ عقل جنابت کے پانی کے قطروں سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی یہ تدبیر تو ہے ہی کیا یہ عدالتی قانون پیدائش کے بھی خلاف نہیں ہے۔

لہذا مدایع میں گھڑت ہے۔

حسد کرنے والے تو محمد رسول اللہ سے بڑھ کر مرتد رکھتا ہے اس کے لئے فرشتوں کی دعاؤں کی کیا ضرورت ہے۔

حسد قرض عین تو نہیں مانا جاتا مگر ترک کرنے والے پر قیامت تک لعنت کا کیا جواز ہے۔

اے گروہ مودئی! خدا ما آمل محمد کو بخش دو۔ ایسی روایات کے مانے سے انکار کر دو اور جس پر درود بھیجتے ہو ان پر برکتیں باندھ دو والوں پر لعنت بھیجتے۔

کوئی حس نہیں رہا جھوٹے میں اور خدا اے جھوٹوں پر لعنت بھیجتی ہے۔

کیا حسد کے رونا ہو کے بارے میں کوئی شبہ باقی رہ گیا ہے؟

اب چند مظلوم میں ہم رونا اور حسد کا تقاضا جارہا پیش کرتے ہیں۔

زنا کے لئے گواہیں رکھے جاتے۔ حسد کے لئے بھی گواہوں کی ضرورت

ہیں۔

زنا چھپ کر کیا جاتا ہے۔ حسد بھی چھپ کر کیا جاتا ہے۔ کسی پر ظاہر کرنا مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔

رنا میں والدین اور دوسرے لوگوں کی رضامندی شامل نہیں ہوتی۔ حسد میں بھی صرف مرد اور عورت اپنی رضامندی سے سب کام کرتے ہیں۔

رنا میں نکاح کے کسی قسم کے الفاظ میں پڑھے جاتے مگر حسد میں کچھ الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔ البتہ حسد کے سینے مرد اور عورت خود ہی پڑھ لیتے ہیں۔ کسی نکاح خواہ کی ضرورت نہیں۔

زنا کرنے سے مگر کسی کے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ مرد کی جائداد کا وارث نہیں ہوتا۔ حسد سے بھی اگر بچہ پیدا ہو جائے تو وہ باپ کی جائداد کا وارث نہیں ہوتا۔

زنا کرنے والے کو شش کرتا ہے کہ عورت کو بچہ پیدا ہو حسد کرنے والوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے طریقے سیکھیں جس سے بچہ پیدا ہو سکے۔

زنا کاروں کے پاس پکڑے جانے کی صورت میں میاں بیوی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا مگر وہ پویس کو پسند بیاں بھی دیتے ہیں کہ ہم میاں بیوی ہیں۔ حسد کاروں کے پاس بھی پولیس سے چنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہوتا کہ انہوں نے حسد کیا ہوا ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ رنا کو کوئی جائز قرار نہیں دیتا البتہ حسد کو ایسا ہی واحد

قوم مولائی جائز قرار دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافروں کے فتنوں اور سازشوں سے

محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین!

مولائی اور صحابہ کرام

نبیہ علیہم السلام کے بعد روئے زمین پر آیا وہ خوش نصیب اور محترم وادی
 سات صحابہ کرام رضواں اللہ علیہم کی جماعت ہے جسوں سے اپنی آنکھوں سے
 صرف صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانت کا شرف حاصل کیا۔ ایمان کی دوست سے
 مال ہوئے اور ان کی صحبت میں رہے اور ان کی صحبت کی وجہ سے صحابہ کرام
 یہ شرف حاصل ہو کہ ہمیں ہی سنتہ نبی محمد اور اہل بیت قرار پائے۔ صحابہ
 اہل بیت میں کسی عداوت یا دشمنی کا تصور بھی نہیں کرنا سکتا۔ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اثر تھا کہ صمد مبالغہ دشمنیاں اور رقابتیں بیکسر حتم ہو
 گئیں۔ قرآن مجید سے ان کے درمیان محبت، الفت، حوت، رفاقت کا
 راز عیث دیا ہے۔ اس کے بعد کسی اور سرد کی ضرورت نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِضُرِّهِ وَابْتُلُوهُمْ فِي الْوَعْدِ مَا أَفْتَبْتُمْ
 قُلُوبَهُمْ لَوْ أَتَفَقَفْتُمْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَفْتَبْتُمْ
 قُلُوبَهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ آتَاكَ بِمُنْهَجٍ وَأَنْتَ خَرِيقٌ كَاكِتٌ ۝

ترجمہ: اے نبی! اس اللہ نے تجھے قوت اور طاقت دی۔ اپنی مدد اور
مومنوں کے دریغ اور الفت ڈالی ان کے دلوں میں اگر تو خرچ کر دیتا
جو کچھ زمین میں ہے سب۔ الفت ڈالی مسکین کے دلوں میں نیکی
اللہ نے الفت ڈالی ان میں بیشک غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ اسفل آیت نمبر 63-62)

اس کے علاوہ قرآن میں سے ان حضرات کے جس یا بھی اتفق و اتحاد
ایک نعمت قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ سَعْمَةً إِخْوَانًا ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ

103

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ مت ڈالو
اور اپنے آپ کو اللہ کی رحمت کو یاد کرو۔ جبکہ تھے تم آپس میں دشمن۔
پھر الفت دی تمہارے دلوں میں۔ اب ہو گئے تم اس کے فضل سے
بھائی۔

قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ کرام کافروں کے حق میں تو سخت
تھے مگر آپس میں نرم رہے، رحیم اور شفیق تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ وَاللَّهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

(احمدۃ بینہم سورۃ فتح)

ترجمہ: اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار
میں سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں۔

ابریں و انصار کے لئے صریح نص کے ساتھ یہ آیت ربانی اراد ہوئی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجِرُوا وَجَاهِدُوا مَا مَوْلَاهُمْ وَ
انصِبْهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَبَضَّرُوا أُولَئِكَ
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بَعْضٌ ۚ

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اپنے مال اور
اپنے اللہ کی راہ میں اور جس لوگوں نے جگہ کی اور مدد کی
ان میں سے کچھ اور انصار و اہل بیت و سرے سے ملحق ہیں

سورۃ انفال آیت نمبر 72

ترجمہ: اے ایمان والے! تمہارا اللہ کے معاملے میں جو انصاف کی حیثیت
ہے۔ پھر آپ کے بعد بھی شجاعت کے دھڑکے اور شہانہ انداز کو
یہ ناقابل فراموش شگفتگی ہے کہ اسلامی مملکت قائم نہ ہو۔ یہودیوں کے
دور و توڑ اور یغیر و سری کی مملکت کو مٹا کر سامراجیت کا حاتمہ کر دیا۔

اللہ کی اسلامی فتوحات کو دیکھ کر اسلام دشمن عناصر کو یقین ہو گیا کہ
اسلام کا معابد کرنا ناممکن ہے جس کی بات نہیں۔ اسی سے مسلمانوں کی خیر خواہی
اور اللہ کی راہ میں یہ وہ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ نہیں

سارہی م میں عبداللہ ابن سباہو کی کی شخصیت ہمیں اس کا تفصیل
پہلے باب میں آچکا ہے۔

پس صحابہ کرام کا قرآن سے ثابت ہے کہ یہ داغ تھا یہ وہ تمام یہ
دوسرے کے محب اور دوست اور احترام کرتے و ملتے تھے اور کوئی ان میں سے
ایسا نہ تھا جو ملعون و مطمون ٹھہرا یا جائے جیسا۔ مولیٰ حضرات بعض کو اچھا
بعض کو برا سمجھتے ہیں اور حمراء تولد کے قائل ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند اسکا
رسول کا ذکر کرتے ہیں۔

ابو بکر صدیقؓ

قرآن پاک میں ارشاد ہے

أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدِينَ
وَالْمُتَّحِلِينَ

ترجمہ جس پر اللہ تعالیٰ سے انعام یہ نبی اور صدیق اور شہید اور
نیک لوگ ہیں۔

قتب صدیق کا شہادہ کون

ظاہر ہوتا ہے کہ اس قتب سے انبیاء نے بعد امت میں پیدا ہوئے
میں انیس ۱۰ ہے اور صدیقین میں اس سر حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ہے جو
حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ صدیق، صدیق، صدیق، حضرت درغاد و عمر و خالد
تس ہیں۔ یہ حدیث ہے جس کا انکار کوئی با شعور انسان نہیں کر سکتا۔

ابی اور ہی کی مستند کتابوں سے انکسار میں اٹھیں ہے کہ ابو بکر صدیقؓ
حق ہیں۔ مولیٰ اور سنی کتابوں میں بے شمار حوالے موجود ہیں جس سے
ان مدانت و عظمت ثابت ہے۔ مثلاً

۴۔ ابن تیمیہ مفتی 307 ۱۰ اذْهَبَ فِي الْمَدِينَةِ وَتَقَدَّمُوا فِي عَصْرِتِ الْاَمَامِ
عمر کی روایت نقل کرتے ہیں "میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر
سے فرمایا کہ آپ "صدیق" ہیں (تفسیر حق صفیہ نمبر 266 طبع ایران)
۵۔ ان کے بزرگ سید مولانا شوستر نے اپنی کتاب تحقیق الحق کے
صفحہ نمبر 29 پر لکھا ہے

۱۔ اس سے کسی بے تلواری کے دست پر چاندی لگانے کے بارے میں
والیہ تو جواب میں امام صاحب نے فرمایا کہ ابو بکر صدیقؓ سے بھی
ہاں تلواری کے دست پر چاندی لگائی تھی۔ راوی نے عرض کیا کہ
حضرت آپ بھی ان کو صدیق کہتے ہیں۔ آپ یہ سن کر چل کر
نہڑے ہو گئے اور قند کی طرف منہ کیا اور غصہ میں فرمایا ہاں وہ
صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ پس جو شخص ابو بکر کو صدیق نہ
سے اس کی بات کو اللہ تعالیٰ دیا و آخرت میں سچا نہ کرے۔

امام جعفر صادقؓ کے نانا کون ہیں

قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنِي فَقُلْ ذَلِكُمْ أَبُو بَكْرٍ
الْصَّادِقُ بَعْدَهُ

(المعجزات مع قرب الانوار صفحہ نمبر 45 طبع ایران)

۴۔ حضرت جعفر صادق نے فرمایا میرے والد محمد نے فرمایا حضرت رسول اکرمؐ کے بعد ابو بکر صدیقؓ نے بھی اسی طرح عمل کیا ہے۔

۵۔ ابی عبد اللہ بن جعفر قتی یک مسئلے کی بہت حضرت جعفر صادق سے روایت کرتا ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں قَالَ حَبْرِي حَدَّثَنِي حَبِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ صَدِيقِ رَسُولِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَام) أَنَّهُ قَالَ:

۵۔ مولائوں کا شہید ثالث قاسم بن جعفر شومزنی متوفی ۱۰۱۹ھ روایت کرتا ہے حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر بن الصديق حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): لَا أَقْبَلُ مِنْكُمْ إِلَّا مَا كَانَ مِنْكُمْ مِنْكُمْ (مطبوعہ ایران) ترجمہ ابو بکر صدیقؓ میرے بتائیں کیا کوئی ہے تاہم جدا کو گناں غنا پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی مرتد و عرت نہ بخشے اگر میں صدیق کو مقدم نہ سمجھوں۔

۶۔ احمد بن علی بن ابی طالب طبری مولائی لکھتا ہے کہ حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

لَسْتُ بِمُشْكِرٍ فَضَّلْتُ ابْنَ بَكْرٍ
ترجمہ میں ابو بکر کی نسبت کا منکر نہیں ہوں۔ (حجج طبری جلد

میر 2 صفحہ نمبر 246 طبع نجف)

آئمہ ابو بکر صدیقؓ کی نس سے ہیں

احمد بن علی بن ابی طالب طبری اپنی مایہ ناز کتاب میں مرید لکھتے ہیں۔ امام

محمد باقرؑ نے فرمایا

لَسْتُ بِمُشْكِرٍ فَضَّلْتُ عُثْمَانَ وَلَكِنْ ابْنُ بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنْ

عُثْمَانَ

ترجمہ میں حضرت عمرؓ کی نسبت کا منکر نہیں ہوں لیکن یہ ضروری

ہے کہ ابو بکرؓ مرے افضل ہیں۔ (حجج طبری جلد نمبر 2 صفحہ

نمبر 247)

مولائوں کا محدث سید نعمت اللہ الجزائري المتوفی 1112ھ لکھتا ہے

بِأَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ نَسْبِهِ وَ ذَالِثَ لَانِ أُمِّ

قُرَّةٍ هِيَ أُمُّ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

(انوار معانی جلد نمبر 60 مطبوعہ ایران)

ترجمہ یہ ظاہر آئے کہ امام حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نسل سے ہیں کیونکہ حضرت

صادق علیہ السلام کی والدہ ام فروہ قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ کی دختر ہیں۔

مولائوں کا مکتب الاسلام محمد بن یعقوب کلینی متوفی 328ھ اپنی مایہ ناز

کتاب اصول کال جلد نمبر 1 کے صفحہ 172 آئمہ اہل بیت میں لکھتا ہے

وَأُمُّهُ أُمُّ قُرَّةُ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ
أُمُّهَا اسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

ترجمہ حضرت جعفر صادق کی والدہ ام قرہہ بنت قاسم بن محمد بن ابی
بکر میں اور ام قرہہ کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر ہیں۔

10 حضرت امام جعفر صادق سے فرمایا

وَالَّذِي ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَرَّتَيْنِ

ترجمہ مجھے ابوبکر صدیق سے دو طرف سے جانا۔ یعنی اس کے پوتے
اور پوتی کی اولاد ہوگا۔

اب ہم چند حوالے اہل سنت و الجماعت کی کتابوں سے حضرت ابوبکر
صدیق کی نصیحت کے بارے میں دسج کرتے ہیں

۱۔ قلیعہ ثالث حضرت عثمان غنی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر
و عمر اور میں بیٹھ پہاڑ پر نبی کریم کے ساتھ تھے کہ پہاڑ پہنے لگا آپ پیغمبر
اسلام نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مار کر فرمایا اَنْسَكُنْ فَيَبُزْ فَيَاْتَا
عَبْدُكَ نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدَانِ ترجمہ اے میرے ساتھی ہو ۲
کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (ترمذی، مسنی،
دار قطنی، بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب مناقب عثمان)

نبوت کا گواہ کون

12۔ حضرت اس بن مالک سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم اور پہاڑ پر تھے

اس کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی تھے۔ جبل احد حرکت کرنے لگا تو
صور نے اس کو فرمایا اَنْلَبْتَ اَخْذُ فَيَاْتَا عَلَيْنَا نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ
شَهِيدَانِ ترجمہ اے حد ساکن ہو جا کیونکہ تیری پشت پر ایک ہی ایک
صدیق دو شہید ہیں۔ (بخاری باب مناقب ابی بکر)

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی بی ام بانی نے مجھے بتایا کہ مجھے
رسول اللہؐ نے فرمایا جب میں معراج پر گیا اور پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس
واقعے کی اطلاع قریش کو دوں انہوں نے صاف انکار کر دیا وَ صَدِيقُهُ
ابُو بَكْرٍ فَتَسْتَعِيذُ بَيْنَ الصَّدِيقَيْنِ اور حضرت ابوبکر نے اس واقعہ
کی تصدیق کی پس اس دن سے ان کو صدیق کا نام دیا گیا۔ طبرانی کبیر جلد
سرا حدیث 15 مطبوعہ بغداد

کس کا نام آسمان سے اترتا

حضرت حکیم بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے
ہوئے سنا کہ وہ احد کی قسم کھا کر فرما رہے تھے اَنْلَبْتَ اِسْمُ ابْنِ بَكْرٍ
مِنْ السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ ترجمہ حضرت ابوبکر کا نام آسمان ہی سے صدیق
نازل ہوا۔ (طبرانی کبیر جلد نمبر 14 حدیث نمبر 14 مطبوعہ بغداد)

قادر کیم کام! ہم سے چودہ حوالے موصوفی اور سی مستند کتب سے دیئے
میں میں حضرت ابوبکر صدیق کے لفظی بیانی کئے گئے ہیں۔ جب آخر
۱۔ اور موصوفی کے دوسرے دو رنگ حضرت ابوبکر کی نصیحت اور صدیقیت

کے قائل ہیں اور اسی وجہ سے اس کا احترام بھی کرتے ہیں اور کبھی بھی اس کے بارے میں ہر بات تو درکنار بے احتیاطی سے بات بھی نہیں کی۔ حضرت علیؑ سے ملے کر امام حسن عسکری تک کسی بھی بزرگ بے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شخصیت کا انکار نہیں کیا۔ یہ سب حضرات باطنی ایمان میں تھے۔ اہل ایمان صحابہ کی عظمت کا انکار کیا تو کر سکتے ہیں قرآن میں ان کی آپس میں محبت، عظمت اور اتحاد و یگانگت کا تذکرہ واضح الفاظ میں ملتا ہے جیسا کہ آپ نے شروع کے حوالوں میں پڑھا ہے۔

پھر آج کل کی مولائی برادری کس کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کی شان میں گستاخیاں کرتی ہے، گالیاں دیتی ہے اور لعنت کرتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ خدا ان کی تعریف کرے، رسولؐ ان کی تعریف کرے، سند علم و دین پر جانشین رسولؐ ان کی عظمت و شرافت کے گیت گائیں مگر ان کے پیروکار اور موہوس کھلانے والے صحابہ کرام کو برا کہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں ہم اس کو کھل لعنت و تہمت کا نام دیتے ہیں مگر وہ جو کچھ کہتے ہیں ہم سے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں اور سچے کلمہ سے یہ ہے ”کھل“ اس کے لئے بہت بڑا لفظ ہے۔ اس لئے ہمارے ان کو مشورہ ہے کہ چنے بیٹے میں اپنے ایمان کو نولیں۔

بعض صحابہ کرام کے بارے میں مولائیاں کا رویہ بڑا متعصبانہ ہے۔ ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ تاریخ کسی محلے میں ناموش ہو تو اپنے ناہمدیدہ دشمن کے بارے میں تعصب کی بنا پر غلط باتیں مشہور کی جاسکتی ہیں۔ دوسری

یہ ممکن ہے کہ مخالفوں کی کتابوں میں کسی کے غلط نقل و جان کے لئے تو خدا اور ناپسندیدگی کی وجہ سے اس تحریر کو اہمیت نہ دی جائے اور بعد از اہمیت پر قائم رہے۔ مگر جب اپنی کتابوں میں بھی اسی شخصیت کے غلط نقل و جان کی معتبر اکابرین کی زبان سے درج موجود ہوں تو پھر صورت حال بہت ہی عجیب ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ چاہے ہوئے بھی جانی جاتی ہے۔ تحقیق کر کے اسے واضح ہو جاتا ہے۔ پہلے کا کام یہی ہوتا ہے کہ تحقیق کو تحقیق میں مدد دے۔ اصل کا کام حق بات کی کھوج لگانا ہوتا ہے۔ گردہ نقل سے اور مستند اور معتمدوں سے حق آشکار ہو جائے تو تحقیق کو سہول کر لینا چاہئے۔

ملی دیا میں کٹھڑی دکھا گیا ہے کہ لوگ اپنے پیسے سے ملے شدہ عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے ہی تحقیق کرتے ہیں اور اگر اپنے موقف کے خلاف بات مل جائے تو اسے یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ ہرگز درست نہیں۔

جب دو فریقوں میں کسی مسئلے پر اختلاف ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ دونوں میں سے ایک ہی حق پر ہے۔ بہت سے دونوں غلط بھی ہوتے ہیں۔ جب یہ دو چار ہوتے ہیں۔ یہ موقف رکھنے والے فریق درست سے حق پر ہے۔ وہ جس کے دال حق پر ہیں اور دوسرے وہ جتنے جتنے دال حق پر نہیں۔

ختم نبوت کے بعد امام کون

تحقیق کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ حق بات کو معلوم کر کے مان لینا ہے۔ یہ

دین میں رکھنا چاہئے کہ مسئلے میں تضاد کی صورت میں اپنا موقف بھی عطا ہو ہے۔ تضاد اسی وقت پیدا ہوتا جب ایک فرق ضرور غلطی پر ہو۔ پس حسب تحقیق کرنے لگیں تو دین کو پہلے معلوم و طے شدہ موقف سے حالی کہ میں اور میرا کتاب اللہ، احادیث نبوی اور اقوال بزرگماں دین کی طرف رجوع کریں۔

آپ نے ہماری اسوی بات سمجھ لی ہوگی تو آئیے محوہ جال اقتباسات کی روشنی میں طے کریں کہ صحیح کرام خصوصاً ابو نکر صدیق کے بارے میں ہمارے کیا رویہ ہونا چاہئے۔

ہم تاریخ دور حدیث کی کتابوں میں لکھا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کو صدیق
کہا گیا اور مولیٰ سنی کتب میں سے حوالے بھی دیئے گئے ہیں جبکہ مولیٰ نہیں
”صدیق“ نہیں ملتے۔

اسی طرح مولائی نہیں حضور نبی کریمؐ کے بعد ان کے معنی کا وارث بھی نہیں جانتے حالانکہ مولائوں اور سنیوں کی معتبر کتب میں جو کچھ لکھا ہے Jazbہ میں ہے:

فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ تَرْجُمَةً: پس اس شخص نے کہا کہ ے بوکر آپ کو
روحِ اللہ حکم فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَاءُ

۱۸۰ یُؤَدِبُهُ بِصَلْوَةٍ فَقَالَ غُرُورًا أَبُوبَكْرٍ فَنِيصِلُ مَا لِي بِهِ
 ۱۸۱ اہل المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے دم
 ۱۸۲ میں میں حضرت بلالؓ نے حضور کو نماز پڑھانے کے لئے حرم کیا تب
 ۱۸۳ سے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

۱) مسلم شریف کتاب حصہ ۱
عن تِسْ أَنْ أَنَا تَكْرِيكَانِ يُصْبِي لَهْمَ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَوَلَّى فِيهِ تَرْجَمَ حَضْرَتِ اسْمَاءَ رَوَاةً هِيَ
حَضْرَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ مَرَضَ مَوْتِ كَيْ دَرَسَ
حَضْرَتِ ابْنِ كَيْ مَرَضَ مَوْتِ كَيْ دَرَسَ

عن انس قال لم يخرج لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثاً فأقيمت الصلوة فذهب أبو بكر يتقدم
 رحمه حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے آخری ایام مرض میں تین دن تک نماز پڑھائے میں نکلا۔ اس
 دوران نماز کے لئے اقامت ہوتی تو پہلے آگے بڑھ کر نماز پڑھائے تھے

مسلمہ شریف کتب المطبوعہ

بِإِذْنِ اللَّهِ إِذْ خَضِرُ نَعَصَرُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَيَنْصَحُ
بِالنَّاسِ وَنَحْنُ بِلَا إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ فَكَيْفَ يَكُونُ مِنْكُمْ فَضْلُهُ
نُؤَكِّدُ دُخُلَ فِي مَعْنَاهُ - - - - -

ہو جائے اور اس میں نہ ہوں تو ابو بکر کو کہنا کہ نماز پڑھائے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان دی پھر اقامت کی اور ابو بکر سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابو بکر سے نماز شروع کی۔

اصالی باب اختلاف الانعام از عاب

حضرت علیؑ نے ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز ادا کی

اب چند حوالے کتب مولائی سے درج کئے جاتے ہیں

۱۔ سورہ یونس کے مدار برائیم میں حسین الدینی التوتی 1291ھ الدرة بحنفہ

شرح صح ابیلاہ صفحہ نمبر 225 مطبوعہ نجف عراق اور ابن ابی الخصیہ شرح شیخ

ابیلاہ جلد سمر ص 184 مطبوعہ ایران میں لکھتے ہیں

ثُمَّ أَشَدَّ بِهِ مَضْرُوسٌ وَكَانَ عِنْدَ حَقَّةٍ مَرْصُومَةٍ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ نَفْسَهُ وَقَدْ خُشِفَ فِي صَلَاتِهِ بِهِمْ الْأَصْلُوةُ
وَاحِدَةً وَهِيَ الصَّلَاةُ الَّتِي خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَهْائِهِ بَيْنَ عُبَيْ وَالفَضْلِ
فَقَامَ فِي الْمَحْزَابِ مَقَامَهُ وَنَاغَزَ أَنْوَ تَكْرُرٍ
وَالضَّبْحُ بِعَنْبِيٍّ وَهُوَ الْأَكْثَرُ لَا شَهْدَ ثَمَّ لَمْ تَكُنْ
أَحَرُ الصَّلَاةِ فِي حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّاسِ جَمَاعَةً وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ
يَوْمَئِذٍ ثُمَّ مَاتَ

رحمہ پھر آپ کا مرض بڑھ گیا اور آپؐ اس وقت تک لوگوں کو نماز پڑھانے سے جب تک پہلی میں تخفیف نہی۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بارے میں مولائوں کا اختلاف ہے یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے ایک ہی نماز پڑھائی ہے۔ جس کے لئے آپؐ حضرت علیؑ اور فضل بن عباسؓ کے سامنے گھر سے مسجد تشریف لائے اور محراب میں اپنی جگہ پر آکر کھڑے ہو گئے اور صدیق اکبرؓ پیچھے ہو گئے میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں یہ آخری نماز تھی بلکہ اس کے بعد بھی وہ ان ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے پھر رسول اللہؐ کا وصال ہوا۔

مولائوں کا محدث احمد بن علی بن ابی طالب طبری اور علی بن ابیہم ترمذی 307ھ لکھتے ہیں۔

ثُمَّ قَامَ وَتَهَيَّأَ لِصَلَاةٍ وَخَصَرَ الْمَسْجِدَ وَصَلَّى
حَلْفَ أَبِي بَكْرٍ

رحمہ پھر حضرت علیؑ ٹپے اور نماز کے لئے کھڑے تیار ہوئے اور مسجد میں جا کر ابو بکرؓ کے پیچھے نماز ادا کی۔ (احتجاج طبری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 126 مطبوعہ نجف عراق)

سرت علیؑ پانچویں وقت کی نماز مسجد نبویؐ میں ادا کرتے تھے
وَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ

اَضْلُوهُ الْخُمْسَ فَلَمَّا ضَلَّى قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ
كَيْفَ بَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ۔ حضرت علی المرتضیٰ پانچویں وقت کی نماز مسجد میں ہو کر پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ کی محنت کیسی ہے۔ (کتب السیاح بن قیس ہادی ص 353 مطبوعہ قم ایران)

4۔ مونا میوں کا رئیس محمد ثنین عہد اللہ بن حضرت المیر تقی المتوفی 292ھ جو حسن فکری کا بلند اسطے خاص شاگرد ہے، وہ روایت کرتا ہے،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا
اسْتَحْلَفَ اَبُو بَكْرٍ ضَعْدَ الْمَسِيرِ فِي يَوْمِ الْخُمْفَةِ فَقَدْ
نَهَيْتُ الْخُسْنَ وَالْخُسْنَ لِنُخْمَةِ

ترجمہ۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب ابو بکر خیفہ مقرر ہوئے تو بروز جمعہ سیر پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت حسن و حسین نے نماز جمعہ پڑھے کی تیاری کی۔ (المختصر فی تاریخ مع قرب الاسناد صفحہ 212 مطبوعہ قم ایران)

قارئین کرام! ہم نے میٹوں کی کتابوں سے پانچ اور مونا میوں کی کتابوں سے چار حوالے جمع کئے ہیں۔ ان تمام حوالوں سے ایک ہی بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت رسول کرم سے اپنے بعد حضرت ابو بکر صدیق کی امت کا واضح

ہے۔ جسے تمام صحابہ بشمول حضرت علیؑ اور شہزادگان حضرت حسنؑ اور حسینؑ نے قبول فرمایا اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ عہدہ ہادی سے ثابت ہے کہ تمام صحابہ حضورؐ کی زندگی میں بھی اور آپؐ کے بعد بھی حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔

لہذا یہ ان پر امتداد کی انتہا نہیں کہ اسلام کے اہم ترین رکن کی امامت ان کی گئی اور سب کی طرف سے قبول بھی کر لی گئی۔ حضورؐ کے اس عمل سے بات ثابت و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضورؐ کے بعد فوری طور پر قوم کو امام کا فیصلہ بھی انہی کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کی عظمت و شرف اور اہلیت امامت کے سامنے مایاں کر دیا گیا تھا تاکہ بعد میں لوگوں کو یہ سمجھے میں آسانی ہے کہ حادثہ کا حقدار کون ہے۔ یہی وجہ تھی کہ کسی طرف سے انہیں امام کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اسے کہتے ہیں فیکر کی فراست، جو اپنی نفسانی خواہشات کے تحت کوئی کام نہ کرتا بلکہ دی کرتا ہے اور وہی حکم دیتا ہے جو وحی اور فطرت الہی کے مطابق ہے۔ اب حکم الہی اور حکم رسول کو قبول کر لینے والوں اور اہل کرنے والوں کے درمیان اماموں آپ خود کرتے رہیں۔ تاہم ہمارے اگلے نکتہ کا معنی فرمائیں۔

میں یہ تسلیم ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے اپنے بعد اپنی کوئی تحریر نہیں لکھی جس سے جانشینی کا فیصلہ بلا اختلاف ہو جاتا، اسی لئے حضرت ابو بکر صدیقؓ امامت کو "میں اصحاب نے تھوڑے سے تردد کے بعد قبول کیا۔" اہل حضرت

ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شان میں حضورؐ سے بہت کچھ فرمایا مگر حضرت ابو بکرؓ کو اپنی زندگی میں بچے بچے پر غم کی بات مہر و کر کے ان کی فضیلت و اہمیت بتائی تمام پر غم لایا کر دی۔

مذکورہ یاد چاروں اصحاب کے فضائل حضورؐ نے بیان کئے تھے اس لیے چاروں کو یکے بعد دیگرے خلافت بھی ملتی رہی۔ سب انہیں قبول بھی کرتے رہے پھر بعد والوں کی تکلیف ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اپنے بزرگوں کی فضیلت بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور چھوٹی بھی نہیں کرتے۔ کیا ان پر بھی تو ہنوز شک و شبہ تو نہیں؟

خلفائے شورش کی بیعت کا مسئلہ

گدشتِ سلور میں ہم حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت اور عمار کے لئے ان کی اہمیت کو حاضر ثابت کر چکے ہیں جبکہ حضرات مولائی حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمار اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو باطل قرار دیتے ہیں اور دوا صرف حضرت علی کی خلافت کو درست مانتے ہیں۔ حالانکہ حضرت علیؑ طحطائے ثلاثہ کو برحق مانتے ہیں اور جبکہ بعد دیگرے ان کی بیعت بھی کرتے رہے۔ خلافت کے ناچاز ہونے پر حق مولائیں سے کٹھا میں کیا بلکہ ان کے موموں ہوئے کے بھی منکر ہیں۔ اگر ہم حوالہ دہت میں کریں گے تو رقم اور قادی دلوں سے انصاف میں ہو گا اور مولائی حوام جن کو اپنی کتابوں تک رملی میں اور وہ نہیں مانتے کہ ان کے علماء جو عقائد رکھتے ہیں اور پچائیں میں اس کے لئے دیوار کرتے ہیں، کن کتابوں میں لکھے ہیں، وہ شک و تہدید میں رہیں گے اور ہماری

۱۔ باتوں کی تحقیق سب کے لئے مشکل ہو گی۔ چنانچہ ہم چند حوالے درج کرنے پر
توجہ دے گا جو ہمارے موضوع پر بھی "سوالی" اور صحابہ کرامؓ سے تعلق رکھتے ہیں۔

تفسیر حتیٰ میں ہے کہ لفظ جنم کی ایک گہرائی ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جسم بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں اس لفظ سے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے ہم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچو تو تمام جنم صحراب اٹھاؤ۔ اس گہرائی میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اس گہرائی میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہے ہیں۔ اس صندوق میں چھ آدمی پہلو بہ پہلو ہیں۔ آدھی گھبراہٹ اور چھ ہچکچاہٹوں میں سے ہوں گے۔ ان کے چھ آدمی یہ ہیں۔ آدم کا پلہ جس نے پہلے بھائی کو سب سے پہلے لفظ لیا۔ سرور جس نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈبوایا تھا۔ فرعون جس نے موسیٰ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس سے سب سے پہلے گلابی پتی سٹکی تھی۔ پانچواں وہ جس نے یسویوں کو یسوی بنایا یعنی اس سے مراد کو خدا کا بیٹا کہلوا یا تھا۔ وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنایا یعنی تثلیث کو ان کے عقیدے میں داخل کر دیا اور حضرت عیسیٰؑ کو ان سے خدا کا بیٹا کہلوا دیا۔ اور پچھلوں میں سے چھ یہ ہوں گے۔ حضرت اہل ابوبکرؓ جناب مانی حضرت حمزہؓ مسٹر ثالث حضرت عثمانؓ چوتھے جس کو صاحب سے چہارم مانا

درجہ۔ ۱۔ فیض حق بولت نمبر ۵۳۸،

تفسیر مقبول کا معنی ایک حدیث کے حوالے سے لکھتا ہے۔ اس پر بھی

جھڑوں میں سے پھنسا جھڑا اس امت کے گورمال ابو بکر کا ہو گا۔ اس میں
"تخصیرت فرماتے ہیں کہ میں ان سے سوال کروں گا تم نے میرے بعد ان
میں سے جو چاہو کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برہاؤ کیا۔ وہ جواب
میں گئے کہ ثقل کبر یعنی کتب خدا میں تو ہم سے تحریف کی اور امت سے
پشت ال دیا اور رہا ثقل اصغر یعنی اہل بیت رسول ال سے ہم عداوت ہو
گئی۔ کھ اور ظلم کیا۔ آنحضرت فرماتے ہیں ال سے کہوں گا تمہارے
کالے منہ ہوں تم جسم میں مھو کے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر وہ سرا جھڑوں
امت کے فرعون عمر کا میرے پاس آئے گا اور میں ان سے سوال کروں گا
تم نے میرے بعد ثقلیں جسے کیا سلوک کیا۔ وہ جواب دیں ثقل اکبری تو
ہم سے تحریف کی اور ہم سے ہم سے چھاڑا ال اور اس کی مخالفت کی اور رہا
ثقل اصغر اس سے ہم سے دشمنی کی اور ان سے لڑے۔ تو میں ان سے
کہوں گا تمہارے بھی علامت ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد
میرا جھڑا اس امت کے سامری مثل کا آئے گا۔ ان سے بھی میں یہی
سوال کروں گا تم میرے بعد میرے متعلقین کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ وہ
جواب دیں گے ثقل کبر کی ہم نے نارملی کی اور اسے چھوڑ دیا اور ثقل
اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور اس کو ضائع کر دیا۔ تو میں ان سے بھی
کہوں گا تمہارا بھی منہ کالا ہو تم جسم میں پیاسے چلے جاؤ۔ (ضمیمہ مقبول
نوٹ نمبر 7 متعلقہ صفحہ نمبر 99- متعلقہ نمبر 58)

۱۔ اھو میں نے اپنے محرم کو موم حرام رکھا ہی چاہئے ۔
 ۲۔ یہ یقیناً جو کر صدیق نہیں ہے محمد و آلہ محمد با حق مصدق یا
 ۳۔ دوسرے پیرو جس کے یہ پیرو ہیں ۔ کے والد کی جماعت
 ۴۔ جس کے ہمیں سے ہیں ۔ تہہ اھو ص ۴۸ ۔ ۳۲۵ مطابق
 ۵۔ فاصل عرق ناشر مولیٰ جہاں نے انجمنی دیوے دیوے دیوے

[illegible][illegible]

چوتیس منافعیں سے دستخط ہے۔ تاریخ سوم ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء
پس دیکھو کہ روایت دوسری، صفحہ نمبر 39

6 یہ بکر، عمرو و عثمان کی شجاعت سے اسے میں موصوفیں یہ عقیدہ رکھتا ہے۔
یہ علامت حق ہے کہ عقیدہ باطل نہ دے کے اسے حاصل سے مثل سے
کیونکہ جیسی علامت ہو ویسی ہی مقدمہ چاہئے۔ حقیقت فقہ حنبلی و مالکی
حقیقت فقہ حنفیہ محنت الاسلام عدم حسیس عقلی عامہ، المستظهر بہ بدک
مال ناؤن دہوہ صفحہ نمبر 72

حضرت عثمان کا والد نامزد اور ماں فاضلہ تھی۔ تادمہ صاحب فی قبائل
الاعراب، شیوخ الاصباف صفحہ نمبر 66 محمد باہ عالم چشتی 1919ء، ورمطانی
تبعو

8 صحابہ ہاشم بن عبدالمطلب کے گھر کی مشیہ باندی ہے جس کی تین باندیاں کراوات
چرانے چلا کرتی تھی۔ وہیں شہیل بن عبدالمطلب پر قادر ہو۔ اس سے
خطاب پیدا ہوا پھر انہیں سے جد خطاب جواں ہو گیا۔ خطاب سے صحابہ
کو بنا دیا۔ مکہ حتمہ کے پیدا ہونے کی گھر سے باہر آیا گیا۔ تادمہ
ابو جہل فال فاروق کا باپ و شہم بن معیہ اسے گھر سے گیا اور اس کی
پرورش کی۔ جب حتمہ جواں ہو گئی تو خطاب اس سے نکاح ہو گیا جس
سے حضرت فاروق پیدا ہو گئے۔ (تذکرۃ الانساب فی قبائل الاعراب، شیوخ
الاصناف مولوی محمد باہ عالم چشتی نورالطباع مکتبہ صفحہ نمبر 32)

ابوبکر و عمر شیطاں کے بھٹ تھے۔ "مضبوط ہے کہ تمہارے لئے کوئی
یہاں۔ میں بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی در محدث گذرے ہیں
اس میں کسی سے کوئی آمد کوئی نہ شیطاں سے آمد میں کوئی۔ کوئی زمانہ
نکاح دیا جیسے یہاں اس نے اپنے دونوں بھٹ ابوبکر اور عمر بھیج دیئے۔
قرآن مجید ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار پاک ڈپو رش نگر لاہور ہاریم
استقلال پریس لاہور صفحہ نمبر 874 تفسیر سورۃ الحج

عیاش نے سند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب رسول
خدا صلعم سے دیا سے رحلت فرمائی تو چار اشخاص علی بن ابی طالب،
(2) مقدس (3) اسماعیل (4) اور ابوہریرہ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی کے
پوچھا عمار کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرت سے فرمایا اگر اس کو پوچھتے
تو جس کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہو تو وہ بھی تین اشخاص میں۔
حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ مجلسی مترجم مولوی شاد
حسین کامل مراد پوری امامیہ کتب خانہ، مصل حوالی اندرون سوچی درو رو
لاہور صفحہ نمبر 923

سند معتبر منقول است کہ حضرت امام جعفر صادقؑ ارچائے ہمارے محمد بن یحییٰ
حواستہ (۱) چار شخصوں و چار دعوت را حضرت نبی کریمؐ۔ پس باید بخار ہر نماز
بگوئید اللہم العن ابابکر و عمر و عثمان و معویہ و
عائشہ و حفصہ و ہلدہ و ام حاکم۔ ترجمہ معتبر سند سے منقول

پ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ پہنچے سے اس وقت تک میں نہ
 ہے جب تک چار مصلوبوں اور چار مصلوب پر نعت میں کر پیتے تھے۔ پس
 ہمارے بعد یہ کہنا چاہئے کہ یا اللہ نعت کر ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، مودود
 عائشہؓ، حفصہؓ، ہندہؓ اور ام حاتم پر۔ ہمیں حیات تالیف مولانا محمد باقر مجاہد
 طبع ایران صفحہ نمبر 589

12۔ ایک عرض آیا بعد ازاں حدیث کہ بعد عامہ روایت کردہ الا یحی عاقل را محال
 آں ہست کہ گفتند اور کفر عمر و کفر سی کہ عمر را مسلک مد۔

ترجمہ اسے عربی میں حدیث کے بعد گفت سب سے روایت کیا ہے کیا کسی
 کی مجال سے کہ عمر کے کفر میں اور عمر کو مسلمان سمجھنے والے کے کفر میں
 شک نہ ہو۔ اجمال میں داری مد محمد باقر نجفی جلد اول صفحہ 63
 ابو بکر صدیقؓ کو مرت وقت کلمہ نصیب نہیں ہوا

13۔ ابو بکرؓ کا مقام مرگ قدرت گفتند لا الا اللہ رائد شت۔

ترجمہ ابو بکرؓ میں موت کے وقت لا الہ الا اللہ پڑھنے کی قدرت رہی۔
 (اسروہ اسل محمد تالیف سلیم بن قیس کوئی متونی 90ھ صفحہ 211) مد باب
 مولائی کی جائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

14۔ حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں: میں پیغمبرؐ نے فرمایا ایک وقت آئے گا
 میرے بھائی علیؓ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوں گے کہ ایک
 جماعت دوسرے کے کتوں کی لڑ پر حملہ کرے گی اور اس کے دوستوں کو

اں رہے اور اور کرے گی۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ کسی
 نے تم دگ ہو۔ یہ س کر حضرت عمرؓ اپنی تلوار بھیج کر سہاں کے قتل کے
 ۱۱۔ سے سے جیٹے۔ امیر المومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھے اور عمرؓ کا
 پر کر اپنی طرف کھینچا۔ مد غ۔ مناظرہ سید مترجم مولوی سید شاد
 میں فائل مرزا پوری امامیہ کتب دار مصلح حویلی احمد دوس مولوی درود
 و صفحہ 76

عن ابی جعفر علیہ السلام قال ذکر الاسباب فعال لا
 مکہم ولا تاكل دبیحہم ولا یسکر معہم۔ ابو جعفر
 ہاسیوں، شیوں، مکے ذرا میں فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ کھانچ کرنا ان کا
 دینہ کھانا اور ان کے ساتھ رہنا حرام ہے اسی صفحہ پر اس سے پچھلے دن
 روایت میں شیوں کو فاجر بھی کہا گیا ہے۔ (تہذیب الاحکام جلد ۱ صفحہ 303
 ابن جعفر محمد بن حسن موسیٰ متونی 420ھ طبع ایران صفحہ 303

مختتم کار میں آپ سے م اللہ کا مطالعہ فرمایا۔ یہ حوالے اپنی تفسیر آپ
 ۱۔ اللہ چند نکات کی طرف آپ کی توجہ مبذول فرمائی کی وضاحت چاہتا ہوں۔

اس کتاب میں جو م اللہ جلت مذہب مولائی کی کتب سے آپ کے لئے درج
 لئے کار ہے ہیں۔ میں خود مولائی ہوتے ہوئے بھی ان میں سے بہت کم جانتا تھا
 اللہ میرے پاس تھا۔ ابن قسطلانی جو مولائیوں کا ہے۔ ص ۷۷ سے ۷۸
 مناظرہ مولانا قسطلانی شرمناک حوالوں کے سامنے آئے ہیں تفسیر کا سارا بھی مد

سے سکا تھا یہ کہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ اگر کتاب میں لکھا ہوا بھی ہے تو میں اس کو نہیں مانتا کیونکہ (الف) تمام مولائی تو مانتے ہیں میں انکے کیسے نہیں مانتا۔ (ب) صاحب دہلوی نے عقائد اپنی کتابوں سے لئے گئے ہیں تو میرے عقائد جو کسی کتابوں میں درج ہیں یوں قابل قبول نہیں۔ (ج) کتاب تو پیسے صلے سے لے کر آخری صلے تک میری ہے جس میں فلاں فلاں باتیں درج ہیں پھر کتاب کے کچھ حصے کو پاپاں کر فرار کی جگہ کہاں رہ جاتی ہے۔ (د) جب مولائی علماء و عوام ان عقائد پر کاغذی مظاہرہ کرتے ہیں اور میں خود اس کا شاہد و گواہ و ناظر و عاقل ہوں تو یہاں بظاہر دماغ گولی بھی ہے اور اپنے آپ کو تلبیات و دعویٰ میں رکھنے والی حرکت بھی ہے جو ایک بھاری چیر ہے جسے کوئی بھی نہیں اٹھا سکتا یا کم از کم یہ بڑا ناجی نہ نہیں اٹھا سکتا تھا لہذا ایسے عقائد سے تائب ہوا اور مذہب اہل سنت کو قبول کیا۔

2 کیا جو عہدِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مومنین کی جماعت جو کہ ان کی حینِ حیات میں رکھوں کی تعداد میں تھی یہی تربیت کی تھی کہ دو چار کے سوا باقی تمام کافرو مرتد ہو گئے؟

3 کیا قرآن نے ایسے ہی گروہ کو خیر اُمّۃ کے عظیم لقب سے یاد کیا تھا۔ جن کے دلوں میں بقول مولائی کفر و منافقت کو نہ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جو خیر کے آنکھ بند کرتے ہی کھل کر سامنے آگئی۔

4 کیا نبی اکرمؐ انہیں پہچان نہ سکے اور حسرت و شہادت دے دی اور ان کی

۱۔ پل باندھ دیا۔ حالانکہ قرآن میں لکھا ہے کہ اسے جو عہدہ
۲۔ ان کے باپ سے کے بچے سے پہچان نہ گا۔

۳۔ میں کہ قرآن میں سات آیتیں کتب کے حوالے سے لکھا ہے کہ
۴۔ ان کے ساتھ آپ میں ساتی آیتیں مملکت مرم ول ایک دوسرے پر رجم
۵۔ یہ در کافروں پر سخت ہوں گے اہل سنت و الجماعت کے علماء جو
۶۔ ہاں حدیث مرتب کئے ہیں ان میں بھی صحابہ کرام کی شہادتیں
۷۔ اہل بیت سے صحابہ شہسوار ابو بکر، عمر، عثمان اور علی نام سے کر بھی
۸۔ بیان ہوئی ہے اور ان کے اہلِ صالحہ سراہا گیا ہے۔ مگر جو حدیث
۹۔ ان میں مولائیوں نے مرتب کی ہیں ان میں انکی حضرات کو جسی مرتد
۱۰۔ اور دوزخ کے کئے وغیرہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ دونوں قسم کے بیانات اسی
۱۱۔ جو عہد کے ہیں جن کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے وَ هَٰذَا يَشْطِقُ
عَنِ الْيَهُودِ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْتٌ تُوحِي

یہ ارشاد کے پاس صبح ایک ضرورت مند مسخرہ چلا گیا۔ بادشاہ سے کہا
آج آپ کے پاجا دہلہ برنگوارا مجھے حواب میں ملے اور کہا کہ تم
میں کے پاس چلے جانا اور کہنا کہ وہ تمہیں پانچ سو روپے دے۔ وہ دے

۱۲۔ اس کی چال سمجھ گیا کہ لگا کہ پاجا آج مجھے بھی حواب میں ملے
۱۳۔ دے فوراً آیت کتاب کر پڑھا کہ آپ کو کہا تھا کہ مجھے پانچ سو روپے

— ایسا جا رہا ہے اس میں مجھے تو یوں لگتا کہ اس مسخرے کا
پانچ سو سو مارا۔ مسخرے کے لہجے تو یہ ہے کہ وہ ہے۔ یہ ہے مجھے ہے وہ
کہہ رہا ہے آپ لڑکھٹے کہہ رہا ہے۔

طاہر خواجہ سے مل کر عرض کیا کہ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا ،
 نے صرف آئینہ بنایا ۔ دیکھتے کہ بد روکتا ہے یا نہیں گا۔

6. پہچنے والے میں 6 دواہ پر جنس اور نور فرمائیں کہ حلقے کی شکل کی علامت
 جس کو حضرت علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے بھی قبول کیا تھا اور
 دیگر صحابہؓ بھی قبول کیا تھا۔ موانع حضرت رد کرتے ہوئے کتنے غیر
 مہذب اور غلیظ قسم کے لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا اسے ملاحظہ نہیں
 ہوا کہ وہ بھی یہ بد نہیں کرتے یا ایسا توں میں نہیں سمجھتے کے قائل ہیں؟

نوائے حق کے مطابق کسی قوم کے نزدیک ایسے کام ہیں کہ ان سے
تو دنیا میں ہر نیک انسان کا یہ کھانا ہر نیک اور ہر نیک کے ساتھ
میں ہر نیک ہے۔ ان کا یہ تصور ہے؟ یہی ہے۔ انہوں نے حضرت
علیؑ کی بیویوں میں عیساؑ و عمر و عثمان و حارہ سمجھ اور حدیثوں میں
بیان کے ہیں۔ انہوں نے معقولہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سمجھ جس کی صحت و ثبات آسانی سے بھی کی ہے اور حضرت
محمدؐ کی رسالت میں صد اوقات کا نال سمجھ یہ وہی ہے کہ ان کے ساتھ
سے مراد وہی اولین مومنین ہوتے ہیں۔ ان کے دو میں ہم یہ بھی

۱۔ اگر بھی رسوں سے کسی کوئی سناٹھی میں جس کا ذکر سابقہ کتب و
۲۔ میں آیا ہے تو یہ غلط ہو گا۔ جو کہ اس کتاب میں رحمت اور
۳۔ میں ہیں بلکہ جو کہ اس کتاب میں رحمت اور

یہ اختلافی مسئلہ حل طلب روحانہ ہے کہ ہمارے میں سے پر کون
 علی اور اسے دیگر عزیزوں اور ساتھیوں سے بھی حلفائے علیہ کی بیعت
 اہل لائق حضرات کھد دیتے ہیں کہ انہوں نے تو بیعت سب سے کی تھی یہ
 ہم اشی کی کتابوں سے حل کریں گے تب مولویوں میں صاحب
 علی - نور نہا میں ہے۔

حضرت علیؑ — حضرت ابوہریرہؓ کی بیعت

۱۔ سب جانے والے کوئی غلام و غم سے اور خاص طور پر بہشت
۲۔ کیا واقعہ دکھاتا ہوں کہ وہ ضرور اس مسئلے کی روح درہمیت کو سمجھے
۳۔ میں نے سب چیزوں کے حوالے سے بتا دیا ہے

۱۔ علی بن ابی طالب طہری لکھتا ہے۔

مسئولیت‌های مکرر فاعل

پھر علیؑ سے ابو بکرؓ و دست مبارک پہنچا بیعت کی۔

[illegible]

حضرت علیؑ نے فرمایا ہاں اے امیر (میں بیعت کر چکا ہوں) ، احتیاج
 طبری جلد نمبر 1 ص 110

حضرت علیؑ نے تین خلفاء کی بیعت کی

حضرت علیؑ - لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

لَبِيعْتُ اِمَّا لَكُمْ كَمَا بَايَعْتُمُوهُ - فَبَايَعْتُ غُمَرَ
 كَمَا بَايَعْتُمُوهُ فَوَقِيتُ لَهُ بَيْعَتَهُ حَتَّى لَمَّا قَبِلَ حَمْنِي
 سَادِسَ سِتَّةٍ فَلَدَخَلْتُ حَيْثُ اَذْهَلَنِي وَكَرِهْتُ اَنْ
 اُفَرِّقَ حِمَاةَ الْفُتُلَمْسِ وَاَشَقَّ عَصَائِلَهُمْ فَبَايَعْتُمْ
 عُثْمَانَ فَبَايَعْتُمْ

ترجمہ میں ہے - اب تک کی بیعت کی ان طرح تم نے بیعت کی۔ پھر میں
 نے عمر کی بیعت کی جس طرح تم نے اس کی بیعت کی۔ پس
 میں نے عمر کی بیعت کا حق پوری طرح ادا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ
 شہید ہوا تو میں نے عمر کی شوری کے چھ رکال میں سے مجھے
 بھی اس کا رکھ لیا۔ میں نے اس مجلس کی رکنیت قبول کی اور
 مسلمانوں کی جماعت میں فرقہ بندی قبول کی۔ پھر قرعہ عثمان کی
 بیعت کی تو میں نے بھی اس کی بیعت کی۔ (امام شیخ طبری جلد نمبر 2
 ص 121 طبع قم ایران)

مولا ابیہوں کا مؤرخ شیر مرد احمد تقی پیر المونی 1297ھ لکھتا ہے

امام مدینہ فبايع

حضرت علیؑ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضرت عثمان کی
 بیعت کی۔ تاریخ التواتر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 87 باب تاریخ الخلفاء
 - علیؑ (پیشوا)

امام منتخب کرنے کا حق صرف پوری کو ہے

حضرت علیؑ - امیر معاویہ کو خط لکھا جس میں حقیقت بیعت کا اظہار کیا

بَعَثَ اَبِي الْقَوْمِ الدِّينِ نَبِيْعُوْا اِمَّا لَكُمْ وَ غُمَرَ
 وَمِنْ مَادِ يَغُوْهُمْ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَخْتَارُوْ
 اَوْ يَعْاَيِبَ اَنْ يَزُوْدَ وَاِمَّا الشُّوْرَى لِلْمُهَاجِرِيْنَ
 اَوْ اَنْصَارٍ فَاِنْ اَجْمَعُوْا عَلٰى رَحْلِ وَاَسْمُوْهُ اِمَامًا
 دَلَّتْ لِّلّٰهِ رَحْمَتِيْ

ترجمہ میں ہے - میری بیعت اس لوگوں سے کی ہے جنہوں نے ابو بکر، عمر،
 عثمان کی بیعت کی تھی۔ بیعت بھی اسی بات پر کی ہے جس پر اب
 عثمان کی بیعت کی تھی۔ اس لئے کسی بھی حاضر کو قبول کرنا
 اپنی اختیار میں ہے اور غائب پر بھی واجب ہے کہ وہ بھی
 بیعت کرے۔ شوری کا حق صرف مہاجرین و انصار کو حاصل ہے۔
 ان شخص کے بارے میں اتفاق کریں اور پھر امام تسلیم کریں تو

میں میں اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی شامل ہے۔

اصح السنن جلد ۲ صفحہ ۱۰۰

الہ نوالوں سے بات بالکل صاف ہو گئی ہے اور یہ جو اعتراضات حضرت
حضرت بیعت جلد ۱۰ نمبر ۱ پر کرتے ہیں ان کا جواب اس میں دیا گیا
صرامت سے پایا ہے۔

۱۔ حضرت علیؓ نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت نہیں کی تھی۔

2۔ تینوں میں سے حضرت علی باقی مصیب کیا تھا جو حضرت علی
قول سے بیعت ثابت ہے۔

3۔ قیوں سے زیادتی ہوگور سے بیت لی تھی۔

۵۔ بٹ قیوم عباسیوں کی مخالفت پر حق نہیں تھا یعنی "حق نہیں تھے۔"

۵۔ ”خبر بہ اعلیٰ ہیں بہ حق ہمیں نہیں لگتے تھے۔“

6۔ حضرت علیؓ سے جو اصل تھی، جاننے حضرت علیؓ کو ترتیب بتا۔

2

7۔ طاقت اور عداوتی طرز سے کہتی ہے۔ جس شخص سے علی فرماتے ہیں

’سیر صاحبزادہ انصاریہ‘ ریس نہ طبقہ ولایت برحق ہوتا ہے۔

۱۔ ترویج علمائے سونہ: اس بات میں آپ کی اس مہم کی بھرپور ترقی ہو رہی ہے۔

تقریباً ۱۰۰۰ یر حبس ۱۰۰۰ میں حضرت علیؓ بھی رہے ہیں۔ جسوں کے بارے

و علم و غش ۱۵: میں کھانا نہ کھاؤں، صلیبیں کھجور سے بنیں۔

۱۰۰۰ روپے اور ۱۰۰۰ روپے کے ہمارے ہیں۔

حضرت حسد اور حسد میں حضرت مصطفیٰ و بیعت کی

۱۔ محبت ہے کہ مسلمانوں کی مثال قرآن و حدیث میں ملے گی۔

۱۔ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ کی ربانی صحت، خود بخود عطا ہوئی۔

۱۰. میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کے لیے کچھ کیا ہے۔

و میں ہوتی۔ اس لیے وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو ہمیں دوسرے کا

میں نے فریادیں بھی سنی تھیں کہ تو لوگوں کو اس سے بچاؤ دے گا۔

... کو علم نہ تھا کہ جہنم میں کتے نہیں ہوتے؟

انچھب سے لے کر سب تمام گائیاں نیل ایک سر پہ ہو گئیں کی طرف ہونا

میں نے اسے کام لیے کا قائل ہوں۔ مگر آج بھی میں یہ قائل

”اے ای قلم کو تلوہ میں برتا چاہتے ہو۔“

اس بات چل رہی ہے تو جو عمر میں بیٹا بھی ضروری سمجھتا ہو کہ

ملے بعد امام حسن خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ مگر اسی قاعدہ کے مطابق جو

معاذ اللہ! چلا آ رہا تھا۔ مگر امام جس دھڑکوں میں مساجدات دلچسپ کر حضرت

مذہب کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے اور حضرت میر مودبہ کی بیعت کی

اس مضمون کے بھی چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

فَمَالٌ بِأَحْسَنُ قِمِّ فَبَايَعُ فُقَامٍ وَبَايَعُ ثَمٍّ وَالْأَحْسَنُ قِمٌّ

بيع الطعام لبايع ثم قل يا قيس قم لبايع فالتفت الى

فی سیرت عثمان بن عفان - جلد اول - صفحہ ۱۱۱

۱۵۷۵ء میں

۴ کماں بدأ اقرباً تائباً و تقوہ من اهل البیت
صہبہ و رسل واحد و مت واحد و دعوتی
تہدیک واحد و لایسہ رتہ خدی ایماں بکلمہ
تعمدیک بکلمہ و لا یشرککم الاقر واحد لا
مخلف من دہ غشاش و یحییٰ مہدیۃ

۱۔ عہدہ سائنس شروع ہو گا۔ ۲۔ اہل بیت
کی خدمت و پاسداری کی کام ہو گا۔ ۳۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۴۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۵۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔

۱۔ اہل بیت کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۲۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۳۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۴۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔ ۵۔ اہل بیت
کی خدمت میں رہیں گے اور تہذیب و
ادب کی تعلیم دی جائے گی۔

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

۱۵۷۵ء میں

صحاب رسول اور اہل بیت سے رشتہ ناط

حضرت ابوہر صدیق اور اہل بیت

1 یہ بات مسلمہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راجہ محترمہ حضرت

عاشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوہر صدیق کی بیٹی تھیں۔

لئے حضرت ابوہر صدیق حضورؐ سے سر میں۔

حضورؐ کو حضرت عاشہ سے بہت محبت تھی۔ آخری ایام میں آپؐ کی

کے حجرہ میں مقیم تھے اور ان کی خدمت مبارک بھی اسی حجرہ میں جاتی تھی۔

2 ابوہر صدیق حضرت ابوہر صدیق سے نااہل ہیں۔ امام احمد صدیق سے 10

ابوہر صدیق میرے نااہل یا وہی ہے۔ وہ 10 وکل دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے ان مرتبہ دعوت سے نکال دے۔ میں صدیق و مقرب

سمجھوں۔ اتفاقاً حق حلد نما صلی اللہ علیہ وسلم اور مطبوعہ ایران

3 مولویوں کا محدث یہ نعمت اللہ جرنی متوفی 1112ھ لکھتا ہے پیش آمد

کرام علیہم السلام حضرت ابوہر صدیق کی سسل سے ہیں یہاں حضرت

صادق علیہ السلام کی والدہ ام فروہ قائم بن محمد بن ابی بکر کی اختہ ہیں۔

نہایت جلد نمبر 60 مطبوعہ ایران

10 4 سکتا اسرار محمد بن یعقوب گیلی متوفی 326ھ لکھتا ہے

حضرت معمر صدیق کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں اور ام

11 کی والدہ ام فروہ بنت عبد ربیع بن ابی بکر ہیں۔ صول کالی حلد مصر

مصر 472ھ تک تحت

12 یہ ہے کہ امام معمر صدیق فرمایا کرتے تھے ولدی بنی نو سکون

بصحبہ بنی عزیس۔ یعنی 2 ہجری صدیق سے اور طرف سے مدنی بنی ال

3 پرتے اور پرتی کی 10 ہوں۔ اتفاقاً حق حلد مصر 1 صفحہ نمبر 29 طبع

مصر اور اتفاقاً حق حلد مصر 1 صفحہ نمبر 73 من لصل

1000

14 ت میں ہے آپؐ شہر بغداد میں ابی طالب حضرت علیؑ کے بھائی کے

15 تو حضرت ابی طالب نے حضرت علیؑ سے مدد اور

16 میں پیدا ہوئے۔ اسے حضرت معمر 8ھ میں حبشہ میں شہید ہوئے تو

17 10 سے 20۔ حضرت علیؑ کی بیٹی تھیں حضرت ابوہر صدیق کے نکاح کیا۔

18 10 سے 20۔ حضرت ابوہر صدیق کے ہاں محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے اور مس

19 حضرت ابوہر صدیق کے والدہ سے حضرت علیؑ کے شہر کی منس سے

20 آپؐ کو بیٹی اور محمد بن ابی بکر ہوئے۔ اس لا محرمہ العقیقہ جلد نمبر 4 صفحہ مصر

21 طبع ایران۔ اتفاقاً طبعی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 126، اختی الالمان جلد

مسرحی مسرہ 213 محمد بن ابی بکر بن ابی قحطہ

کتاب الطلاق مطبوعہ ایران

۱۔ حضرت ابو بکر کی پوتی بنتی عبدالمحسن کی بیٹی حفصہ کا طلاق دینی روایت ہے کہ حضرت حسن نے عبدالمحسن بن ابی بکر کی بیٹی حفصہ سے طلاق دینے والی ابی الحدید شرح فتح اسد مسرہ 4 صفحہ 5 مطبوعہ 1342
التورن جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران
۲۔ دید امام حسن سے بیٹے ہیں۔ حضرت حسین کی شہادت سے بعد اسے حضرت عبید بن جح سے خلافت کا عہدہ تو یہ کہ عبید بن جح کی بیوی کی بیوی کی پوتہ دید والدہ کی طرف سے بھی اس سے ملتی تھی۔ اس سے اس کا نکاح عبداللہ بن ابی اسحاق سے ہوا۔ اس سے عبید بن جح کا شہید ہوا۔ یہ کہ تو یہ کہ عبید بن جح سے مراد نے کئے۔ فتح التورن جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران حتیٰ الامکان
جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران

حضرت عمر بن ابی بکر

۱۔ حضرت عمر کی فخر حضرت حفصہ کا عہد میں حضور کے نکاح میں تھا۔ اس طرح حضرت عمر بھی حضور کے مسرہ 4
۲۔ ابو کلثوم بنت علی جو کہ حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں اس کا اور اس کے بیٹے دید دونوں کے جنازے ایک ساتھ رکھے گئے اسدالی شریف
تہذیب البخاری جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران

۱۔ حضرت عمر کی فخر حضرت حفصہ کا عہد میں حضور کے نکاح میں تھا۔ اس طرح حضرت عمر بھی حضور کے مسرہ 4

۲۔ ابو کلثوم بنت علی جو کہ حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں اس کا اور اس کے بیٹے دید دونوں کے جنازے ایک ساتھ رکھے گئے اسدالی شریف

تہذیب البخاری جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران

۱۔ حضرت عمر کی فخر حضرت حفصہ کا عہد میں حضور کے نکاح میں تھا۔ اس طرح حضرت عمر بھی حضور کے مسرہ 4

۲۔ ابو کلثوم بنت علی جو کہ حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں اس کا اور اس کے بیٹے دید دونوں کے جنازے ایک ساتھ رکھے گئے اسدالی شریف

تہذیب البخاری جلد 2 صفحہ 268 روایت امام حسن طبع ایران

میں تھیں۔ اور حلیہ میں حضرت علی کے ساتھ انکی ٹانوں بولی تھی جس سے
عبداللہ نامی ایک صاحب اسے پہنہ ہوئے تھے۔ رقیہ نے حضرت علی کے ساتھ
پہنے حبشہ پھر مدینہ ہجرت کی۔ آپ 2ھ میں فوت ہوئیں۔ اس وقت رسول اللہ
براہ کی لڑائی میں مشغول تھے۔ اس کا بیٹا عبد اللہ جو سال کی عمر میں 2ھ میں فوت
ہوا۔ رقیہ کی وفات کے بعد 3ھ آنکھ میں حضرت علی سے اور کلثوم کے ساتھ
شادی کی جو 4ھ شہدوں 7ھ میں فوت ہوئی۔ اشجرہ مولیٰ صفی 24ھ 12ھ میں الدعا
مطبوعہ نجف

2 عبداللہ بن جعفر میری قیامت فی 292ھ 14ھ جس صفوں کا خاص شاعر
ہے جو ہر دوں میں مسلم سے رویت کرتا ہے۔ وہ کتابت کے محض سے سعد
بن سعد نے بیان کیا کہ حضرت جعفر صادق آپ اللہ محمد باقر سے رویت
کرتے ہیں کہ عبداللہ کی راجہ مطرہ مدینہ سے قائم طارہ اور کلثوم
رقیہ کا طرہ اور نسب پیدا ہوئیں۔ طارہ کی شادی حضرت علی کے ساتھ
ہوئی اور سب اہل بیت حضرت امیر سے ہو اور ام کلثوم کا بیان
حضرت علی بن عباس سے ہو۔ رقصی۔ پتہ اس کا حق بتائیہ
حضرت رسول اللہ سے رقیہ کا نکاح علی حضرت علی سے ساتھ ہو۔
اقرب الیہ صفحہ 106 مطبوعہ ایران تحقیق مقلد صفحہ 3 صفحہ 106
من فصل اقصا

3 حضرت علی مرتضیٰ سے حضرت علی سے فرما۔ میں آپ رشتہ میں

رسول اللہ میں دونوں بزرگروں سے زیادہ قریب ہیں۔ تمہیں رسول
اللہ سے ۱۰۰ کا شرف حاصل ہے کہ ان دونوں کو حاصل نہیں۔ (بیج
ابلاغہ جلد لبراص صفحہ نمبر 322 مطبوعہ مصر)

حضرت علی بن ابی طالب سے حضرت علی سے قریبی رشتہ میں
عبداللہ سے ملتا ہے۔ عبداللہ کا سبب محمد بن عبداللہ بن
عبداللہ بن ابی طالب۔ حضرت علی مرتضیٰ کا سبب سبب علی
بن ابی طالب بن عبداللہ بن ابی طالب۔

حضرت علی بن عباس کا سبب سبب حضرت علی بن عباس بن ابی العباس بن
مید بن عبد العباس بن عبداللہ بن ابی طالب۔ اس کا سبب سبب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عبداللہ سے ملتا ہے۔ فیض الاسلام شرح تاج العیالہ صفحہ
579 مطبوعہ ایران تاریخ حدیث نمبر 3 صفحہ 88 مطبوعہ ایران
یوں ہرگز ۱۰۰ شیخ محمد شمر ہالی شہدائی صفحہ 1352 لکھتا ہے
تہذیب عربی سے نقل کیا ہے کہ سید کے پہلے شوہر حضرت عبداللہ
بن حسن ثقفی تھے۔ اس کے بعد نکلتا ہے جس وہ شہید ہو گئے۔ بی بی
سید سے اس کی اولاد نہیں ہے۔ جب وہ رجب عاشورہ کے دن شہید
ہوئے تو معصوم بن حویرہ سے اس بی بی سے شادی کر لی۔ کتاب
حبیب ایہ میں لکھا ہے کہ معصوم کے بعد یہ بی بی حضرت عبداللہ بن
علی بن عباس کے نکاح میں آئیں۔ (مختصر تاریخ صفحہ نمبر 246 باب

حق تعالیٰ ہر در سال کی والدہ علی اکبر کی مٹی میونہ بنت ابو میسران تھیں۔

(۱) مکتبی ارباب جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۲۴ درجین اردو طبعات مشورہ ۱

(2) سداقل طالبین صفی نمبر 52، کرامات حسن

(3) تاریخ: "تواریخ" جلد نمبر 5 صفحہ 210، برقی برقی طالبہ نمبر 101

6۔ دختر عبداللہ بن عباس بن عبدالطلب کا نکاح مید بن حسن کی دہ۔

کے بعد ولید بن عقبہ بن ابی سفیان کے ساتھ ۱۱۰ - یعنی حضرت سعیدؓ

بچے کے ساتھ ہوا جس سے قائم پیدا ہوا۔ احمدیہ الطالب ص ۱۵

عقب جعفر طیار ہیں اہل طالب،

مقام حسرت

معلوم ہاں، میں سم نے مستند مولوی عطاء کی کتابوں سے حلیت کیا ہے کہ :

۱۰۔ نرم خن کا نام لے لے سب دُشمن یا جاتا ہے اس کی قرعی اور گھڑ

رشتہ داریاں محمد دآل محمد کے ساتھ وقتہ معین اور واقعہ مرید سے پہلے بھی تھیں۔

وہ بعد میں نئی رشتہ داریاں بھی کیں۔

نہیں جستیوں کا، رہم کرہ تہیں اسلام کے اولیں مومنین ہوئے گئے ہائیں۔

انکار کا یہی دس میں بھی ہوتا ہے۔ یہ دوسری حکمت کا نام بھرتے تھے اور

نوب میں ہے ختم جس کا کر موالہ قرات ب طریح : یہ ہے کہ آئے داکے ہی محم

کے ساتھی تھے۔ تمہیں دور کا درد نہ سخت ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ قرآن میں

رہے ہیں۔ یہی ہے کہ احمد محمد رسالت کا ثبوت دیتا ہے۔

بھجیں۔ ایمان کے قائل سے بھی اور سعادت کے جائز ہوئے کے اعتبار سے۔
اس میں اور پہنے آپ میں ذرا بھر بھی قرینہ کریں گراں کی ۱۰۰۰ پ
رشتہ داروں کو گالیاں دے، لعنت بھیجے اور نعرہ داروں سے کہے۔
آپس کی محبت کا جس سے بڑھ کر اور یا ثبات ہو سکا۔ یہ ہیں
یک دوسرے کے ظلم میں دی جائیں۔

مندرجہ بالا شکایوں کے حوالے سے یہ مسئلہ دو بار میں نما
پہلے حل ہو گیا کہ سید راویوں کی شایاں میں سیدوں سے جو ملتی ہیں۔
سب واجزام کا غلط بیج میں، یا جائے تو یہی عملوں کا۔ اب وہ
دیار بھی وہی درست ہے جو محمدؐ اور اہل محمدؐ کے عمل میں ہے۔
میں بھی سمجھتا تھا اگر آج کل سیدوں کی طرف سے تو یہ منع تھا۔
کی تو یہ بدعت ہوگی۔

لہذا یہ حدیث صحیحہ مسلمین سے۔ ایسی ہے جس میں حدیث
روایات سے مراد نہیں اور حدیث عقل و عین سے مراد ہے۔
علوٰنا الا البلاغ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قائل بنائے۔
توفیق دے اور نکل کر لے نکل کو پھیر دے، بدی سے اپنا بدن سے روکے
امت و طاقت عظمت فرماتے (آمین ثم آمین)

منابہ کرام اور اہل بیت کا باہمی سلوک

اہل بیت کے گھر میں روایا اور سلوک بہت عمدہ تھا۔
یہاں بھی رہتے رہتے میں۔ بعض صحابہ نے اہل بیت کے ہاتھ پہنا
میں یہ۔ حدیث حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس موضوع پر بھی
میں مستند حدیث سے چند نئے پیش کرتے ہیں۔

یہاں شمار تمام میں سہائی نہیں ہیں کہ حضرت علیؑ اس دنیا میں تھیں
۱۸ سے ۱۹ کے درمیان تھیں۔ اس میں تھیں یہاں کی (۱۰) میں
میں ہے امام ابو بکرؓ اور عثمانؓ سے۔ ابو بکرؓ والدہ لیلیٰ، عمرؓ والدہ عامرہ
سب بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمانؓ کی والدہ کا نام ام
امیں تھا جس کا دوسرا بیٹا تھا جس کو عائشہ بھی کہا جاتا ہے اور
۱۱۱۱ میں شہید ہوئے۔

۱۱ ساقب آل علی طالب جلد ۲، صفحہ ۱۲۲۔

۱۲ عمدة الطالب صفحہ ۵۶

۱۳ منی السبل جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۷

2 حضرت حسنؑ کے دو فرزندوں کے نام ابو بکر و عمر تھے۔ اہلہ العیوں

قبر 572، کشف الخفا جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 1575

3 حضرت سیدنا حسینؑ کے دو فرزندوں کے نام ابو بکر و عمر تھے۔ اہلہ العیوں

آں ابی طالب جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 113

4 امام دین العابدینؑ نے ایک بیٹے 49 عرقہ حضرت سیدنا امام باقرؑ و

فرید امام عرقہ۔ امام موسیٰ و عمر۔ ایک فرید کا نام عمر و ایک عمر

کا نام تھا۔

1) مناقب آل ابی طالب جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 176

2) کشف الخفا جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 216

3) عرقہ العابدین صفحہ نمبر 64 کتاب سیدنا مال الدین۔

(4) تلکرة اللغات صفحہ نمبر 110

(5) انوار النعمانیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 380

5 حضرت حسنؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے

ہو تو جا رہے کہ جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا حکم لائے ہیں تو

سے عرض کیا اللہ اور اس سے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرمؐ سے ارشاد

فرمایا۔ اے ربی ان اروق فاطمة من علی فانطلق فاذغی

ابابکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و زبیر و سعد و

من الانصار۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فاطمہ کا نکاح

کا نکاح کر دوں جس سے ابابکر، عمر، علی، طلحہ، زبیر اور سعد

ان کا رلے آئے۔ کشف الخفا جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 348

49 صفحہ نمبر 119

6 حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور محمد بن مویز۔ مسجد نبوی میں

ان کی بات کی تو یہ تینوں حضرت علیؑ کو جو شہری آپ سے لے کر

آئے۔ حضرت علیؑ کو تلاش سے لے کر۔ حضرت علیؑ کو کہہ کر پناہ تو ایک

بار میں پہنچے۔ حضرت علیؑ کو کہہ کر تھے۔ حضرت علیؑ سے آنے و

جانچنا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ آپ سے اپنی

عمر کا جانچنا چاہتے ہیں اور اس کو یہ عمر کا دعویٰ کی طرف سے

آئے۔ حضرت علیؑ سے یہ بات کی تو یہ حد خوش ہوئے اور حضرت

علیؑ سے خود ابو بکر و عمر کی خوشی کا بیان ان اصحاب میں فرمایا۔

بدایہ فیہ خاتمہ شیعہ و روح المعانی جلد 1 صفحہ نمبر 110

پس ابو بکر، عمر و ان کے اس بات پر یہ حد خوش ہوئے۔ میرے ساتھ مسجد میں

آئے۔ جہاں العیوں صفحہ نمبر 169 جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 110

انوار جلد نمبر 43 صفحہ نمبر 129

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب فرمایا

ابو بکر بھی مجی جا اپنی رہا فروخت کر کے اس کی رقم میرے پاس لے

آئے۔ میں تم سے لئے اپنی فتنہ حکم فاطمہ کے لئے یہی چیز پڑا کروں جو

حضرت فی طرہ کا نام از جنازہ ابو بکر صدیق سے یہ حدیث

۱۱ علی جعفر بن محمد عن ابیہ عن مسد فاطمة
رسول اللہ فجاء ابوبکر و عمر صبرا فبذل ابوبکر
علی بن طالب لقدم فقال ما کتب لا تقدم و اب
حذیثہ رسول اللہ فقدم ابوبکر و صبی غمیہ۔

ترجمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہما کے روایت سے ہیں
حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے
والد سے کہا کہ آپ نے کونسی چیز کو پسند کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا
کہ میں نے آپ کو پسند کیا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو
پسند کیا ہے۔ یہ سب روایات ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو پسند کیا ہے۔
مکتبہ ہاس انڈیا کے پرنسپل اور سیکرٹری نے کہا کہ میں نے آپ کو پسند کیا ہے۔
مکتبہ ہاس انڈیا کے پرنسپل اور سیکرٹری نے کہا کہ میں نے آپ کو پسند کیا ہے۔

12 شعری سے ثابت ہے کہ جب سیوہ وطنہ فوت ہو میر تقی میر نے علی
ابن کو رات میں افسانہ اور سارے کے موقع پر حضرت علی سے حدیث
ایک ایک کے ۱۰۰وں ہارڈ کپڑے مر جتا رہے تھے۔ یہ واقعہ ۱۰۰۰ھ
عمر ۵ صفحہ نمبر 29 کتاب الجہان

حضرت ابو بکر صدیقؓ اس وقت غیبہ تھے، اسی طرح جب حضرت حسینؓ فوت ہوئے تو امام حسینؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ و جابر بن عبد اللہؓ کے لئے

۱۱۵۵

میرے دوستوں میں

هَذَا نَبْعُهُ يَوْمَ نَلْقَاهُ

۱۰۔ مری طرف قیامت۔ اس اخصائے کامیاب نے۔ ان ایک طرف
۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴

وَمَنْ يُؤْمَرْ مِنَ اهْلِ الْاَرْضِ فَيُؤْمَرْ وَغَمَزَ-

میرے اور آپ کے آپس میں جو میل جول ہے، اور میرے اور

میں نے اسے جس سے اس پر "مہر" لکھی تھی۔ یہ وہی شریف ہے۔

نہایت دلچسپ و مہذب

مصري سبي مصري، دروשה من رياض الحنه

میں نے فرسائی کرنا ہے جس کے قصور، رشاد، فریاد، میراث

— محمد — یہ "یا" کا حصہ نہ ہے بلکہ ایک حرف ہے۔

۱۰۰ - ہا - پچھی روضۃ فی الیوم قل معہ تہ
مکمل العتدۃ لریتم - ہا یہ روضہ اطہر آج بھی مت ۱۵

۱۔ ہمارے مزید کیا ہیں۔ اگر پردہ کھول دیا جائے تو قسم دیجئے گا۔ فروغ کمال

عدد ۴ صفحہ ۵۵۴ کتاب مجمع مطبوعہ ابراہا

یہ نواہوس سے یہ امت و صبح ہو گئی ہے کہ اس صلب و رسل اور آں و رسل

میں مکمل محبت تھی۔ اہل محمدؐ۔ اصحاب رسولؐ نے نام پر نام رکھتے تھے جیسا
آپؐ نے دیا۔ حالانکہ کسی برسے شخص کے بعد دانستہ طور پر کوئی بھی نہیں
رہتا۔ آج سے مونی اصحابؓ۔ رام کے بعد پاد میں رکھتے۔ حضرت رسولؐ
سے پہلی نبی حضرت فاطمہؓ سے حیرت انگیز مرید کی اپنی حضرت ابوبکرؓ
ہیں۔

حضرت علیؓ سے حضرت علیؓ کی دروغیابی اور پھر تحفہ اس میں وہیں
دلی۔ ال کی شادی کی خوشی مثال۔

حضرت فاطمہؓ کا جنازہ ابو بکر صدیقؓ سے چاہا۔ غسل ان کی پوری نے ہو۔
حضرت امام حسنؓ کا جنازہ سعد بن العاصؓ سے چاہا۔

جب سب ایک دوسرے کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے تھے ایک
سے دوسرے سے متفرق نہ کرتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ در ایام القادس
کے ساتھ پکارتے تھے۔ میں۔ سو دسہ بنی ان میں رہے۔ "آپؐ
یکساں ہیں۔ میں نے تھے اور تیس میں نہیں رہا۔ ابھی ہے۔

قاریں کر۔ ان سب میں اور دے ایک طرف رکھتے ہو۔ صرف
اس وقت پر طور میں کہ بیٹوں کا۔ شہادت دینا میرا۔ یہ صورت میں ممکن
ہوئے۔ سب انوں طرف سے مدد دی ہو۔ مصلحتی بھی ممکن ہے جب
سب فریض میں کر۔ حد۔ میں اور ایک دوسرے پر کامل حکم ہو۔

وہ۔ یہ دشمنوں کو بنایا میں دیتے بلکہ لیتے بھی نہیں جب کہ موبوہ

اس میں یہ ہے۔ وہیں سے ان کے۔ مستحق کے ایساں و کھر کا مسئلہ بھی
ہے۔

آپؐ کو فرمایا تھا کہ میں۔ میں۔ اصحاب رسولؐ کو پہلی بنائیں
ان میں پاد میں ای تھیں۔ ہر کی بیاد اور دوسری طرف ان بنائیں میں
ان رکھتے ہو۔ انوں میں ان میں رکھتے ہوئے؟

یہ آپؐ کو فرمایا تھا کہ میں۔ کہ محبت کا اور دے دے ہر ہر کی امت نفرت
ان میں اور نفرت میں نہیں رکھتے؟

عشراپ کے چار ساتھ اس کتاب کے لکھنے سے یہی ہے کہ محمد رسولؐ
سے اصحاب و ان کی ان میں میاوی طور پر کوئی دشمنی نہیں تھی۔ ہم لوگ
ان سے دے دے ہیں قریب آج میں اور آپؐ میں نفرت نہیں محبت کریں۔
"ان کے دلوں کی بات میں۔ ان میں نہتا ہے کہیں کوئی دشمن پہنچا ہو
اور نہ دے۔ اور امت محمدیہ تو ایسی باتیں بھی ہی نہیں تھی جو ہم نے
ان میں میں پر بھی میں اور اس کتاب میں نقل کی ہیں۔

آپؐ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمیں تمام افعال سے
ان میں کی ترویج میں مشغول ہونے کی توفیق دے اور مغربیں ہمدرد کو اپنے
حیرت انگیز ہونے کا ثبوت دے سکے۔ "آمین ثم آمین"

مجید نے کی تب واحد سے لے کر اس تک سب پر حلی اور نہ ہی کوئی
 قرآن مجید سے روایات یا یا، جو قرآن مجید میں سے وہ تواتر توفیق کی طرف
 "حلی نہ ملے"۔ ان سے۔ انکے سے صرف ایک چھوٹی سی آیت قرآن مجید
 تواتر سے در اس کا نام ضرور سے ہیں رہا اور اپنی مرضی کی تفریق رہا
 میں نقطہ کا یہ ہیں۔ انہی کی طرف کو ہونا شروع تھا انہی سے رہا مصوب
 پر حلی۔ اس کی تہیں رہا حضرت علی کی نصیحت کو بوجھلا اٹھا کر انہی کی
 نصیحت کھانا اس کا پیچہ اور فن ہے اور اس فن میں یہ تمام ملہرتے اور ہیں
 قرآن اور حدیث کی جانب سے یہ بھی ہیں۔ انہی سب فن میں علم میں پائے جانے
 میں اور کھلے سے جاتے ہیں۔ بڑے سے بڑا فنی اہل سنت کا اس سے بہت کچھ
 نہیں کر سکتے۔ یہ بیٹے چاہتے اور جو شیر ہوتے ہیں اس تمام علموں کا دار و مدار
 روایت پر ہوتا ہے۔ قرآن حکم اور حدیث مابقی کا ساتھ نہیں دیتے اس لیے
 مابقی علوم محض میں روایت پر چھینے ہو گئے۔ انہی میں روایت میں کر کے گمراہ
 رہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی گمراہی اور اس کتاب کو حدیث کا اور صحیح
 بنائیں۔ ہمیں شرم آئے

سیر محمدی سب سے زیادہ قرآن اور حدیث۔ ہوتی تو وہ
 میں مولیٰ آتا اور نہ رہیں اور۔ بدعت ہوتیں نہ حق ہو جائیں۔

سوزنہانی، عرشہ و قصیدہ ربانی کس نے لکھا کی

عبد اللہ بن مسعود نے ایک اور گمراہ کن بدعت درسم بھائی جو

۔ زیادہ کامیاب ہوئی۔ سور حلی منصفیہ خلی قصیدہ خلی توحہ خلی سر اور
 میں رنگ رنگ خدا پر کل موسیقی میں تمام مصرب و قصیدہ احزاب و ہالی بیت
 ۔ کہ دو اپنی مجلسوں میں پڑھاتے ہیں۔ جو ان کو پڑھنے والے ہیں اس کو
 اور حلی کما جاتا ہے۔ یہ بہت بڑا نالہ ہے۔ اس کی حیثیت مولیٰ فرقہ
 ۔ حلی بڑی کبھی جاتی ہے۔ ہندوستان میں آج سے 50 سال پہلے دو ایسے
 گمراہ پیدا ہوئے جو اپنی مثال آپ تھے یہ سور حلی میں قصیدہ خلی اور ربانی
 ۔ ان کا ولی متبادل کرنے والا نہیں تھا۔ یہ وہ آپس میں بھائی تھے۔ ایک کا نام
 ۔ اور دوسرے کا نام سرور انہیں تھا انہوں نے عربوں اور واپس کی کتابیں
 ۔ میں اور ملے ہندوستان اور پاکستان میں پھیلنے کی ان کی شاعری سے
 ۔ حلی اور توحہ خلی قصیدہ خلی بہت بڑا فروغ ملا اس سے مصائب فکریں پیدا
 ۔ ایک ایک داکر سے ساتھ آئے آئے سور حلی جن کو سوری کہا جاتا ہے۔
 ۔ ان دنوں کا شمار بھی کیا جاتا ہے۔ یہ مولویوں اور عالموں سے زیادہ منگے
 ۔ ان کی فہم بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب میں
 ۔ یہ کوٹ ادو، بکھر، ذریہ خانی میں، ملتان مظفر گڑھ، خانیوال،
 ۔ اور سرگودھا، ہورا، انک میں پائے جاتے ہیں۔ ان دنوں کا سرر ضلع
 ۔ ملتان شہر میں واقعہ کروں کی حجر محرم میں منڈی لگتی ہے اور یہ
 ۔ اور تھانہ حضرتانہ لگتے رہتے ہیں۔ جس کو زیادہ ۳۰ سال سر میں قصیدہ
 ۔ ہے جسے اللہ جہد ہوتا ہے وہ قم بٹ کر کے لے جاتے ہیں۔ اس منڈی کو

40 سال ہو چکے ہیں۔ اس مزدی میں میں بھی لکھا اور مسلمانوں میں لیا۔
 جس کریں۔ اس مدت میں حصہ مال کے نام پر ہیں۔ کل محمد حنفی
 کبر، احمد غلش صنی شیخ شہ حنفی، مرشد حنفی دار فقیح حسین فوق، فاضل
 حسین، آصف حسین، صفی عام کبر منکور حسین، دارماد حسین، بوڑھو حسین
 بوڑھو ریاض حسین شہ، محسن نقوی، غلام حسین ناچکی، غلام حیدر طوطا، حسین
 شہ شیعہ حسین قریشی، غلام شیعہ بن سید طالب حسین شہ، شہ حسین، امام
 عاشق، بی۔ الطاف حسین شہ، سید رواد حسین شہ، محمد علی شہ، غلام حسین
 فاضل، صہیر حسین شہ، منظور حسین سہیلی، دارماد حسین شہ، سید محمد
 غلام عباس شہ، غلام شیعہ، شیعہ عباس شہ، کریم علی حنفی دارماد حسین شہ
 شہ، سید فضل حسین شہ، زرد حسین، رمد حسین شہ، سید
 حسین شہ، آغا علی حسین، دارماد شہ، شیعہ، ناصر حسین، ناگوان، دار
 محمد، غلام حسین چہ، بی عاشق، دارماد محمد علی لطیف، ریاض حسین شہ
 مختار حسین شہ، غلام عباس شہ، سید محمد شہ، سید محمد شہ، دارماد
 رکن، غلام عباس، صفی، انکار جاتی، غلام مزدوی، طالب حسین، سید عباس
 حسین۔

یہ وہ انہیں حضرت ہیں کہ انہوں نے مولانا میں صف اول میں ہے۔
 ہے۔ انہوں نے کاتب بڑا شیعہ پھیلائے میں ہندو ہے مگر قدر نہیں کہ ہم، دارماد
 فرما میں علم عربی سے یہ قوم سے قوم میں ہیں اور تمام کے تمام روایات

اہل حق سے اور کوئی غلطی میں ہو۔ صلوٰۃ کے اہل لائق مصائب میں اور کسی
 چودری صاحب سمیت مارے تو ان کے گھرے گناہ اور بڑے خوش
 ... طرف سے دعا کی اور میں آپس میں۔ صلوٰۃ کے چودری صاحب
 صاحب سے سوال کیا کہ حق میں ہے کھانا اور دولت کس سے
 ہے؟ اور چودری صاحب میں کیا تھا؟ صاحب نے ہاتھ ادا کر کے ساتھ
 یہ کہا۔ "چودری صاحب یہ سوال اپنے گناہ کی مسجد کے مودی سے
 کیا کرتے ہیں کہ اس وقت کی حکومت جس سے ہاتھ میں تھی تو فو
 ... میں آپس میں ہے چودری صاحب نے کہا۔ چودری صاحب نے کہا کہ
 سے لے کر اس کے لئے تھے۔ چودری صاحب آپ کے حوالہ
 میں میں نے آپ سے کہا کہ حوالہ کی چیز کا حوالہ ہے اور وہ
 ... ہے کہ وہ بھی جان دے تو کیا آپ اس پر رضی ہوں گے؟
 ... چودری صاحب نے فرمایا کہ میں میں یہ دلچسپی میں
 ... اور بھی میں کہتے ہیں کہ جو دوس کی جینی کو پہنچا رہے ہیں
 ... اور ترقی ہے وہ وہ ہے چودری صاحب حملہ سے لگا رہتا
 ... میں میں نے اور میں طعن کرنے کا تھا وہاں کہ جناب آپ اہل
 ... معاشرت کے پٹے ہیں اور صدیق کے حضرت بی بی رحمہ کو حال دہلیا۔
 چودری میں پڑھتا تھا وہ کتاب ہو کر سی مذہب پر سیدھا گاؤں کی مسجد
 آیا۔ حافظ صاحب بچوں و قرآن کا درس دے رہا تھا چودری صاحب سے

[illegible]

پیدا ہو رہی تھی کہ میں صدمہ نہ ہو۔ لیکن لفظ "حق" نے مجھے
یہ نکل سوا کی تھا کہ "حق" ہے۔ اور پھر "حق" سے میں اپنے کلموں
کا لقب تھا۔ یہی "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
ہاتھ کرنا تھا۔ چہ پوری آگ۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
تیسری بار جب مجھے "حق" ملے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
اور مجھے "حق" ملے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
میں گلاب کی طرح آتے آتے چہ۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
"حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
ہاتھ سے ملنے لگے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
ہاتھ لگا کر "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔
"حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔ "حق" ہے۔

[illegible]

دو مصری وادوات

کارکنیں نرسوں میں مقرر ہو جائیں تاکہ ان کے لئے صفا کے عمل سے مزید فائدہ

[illegible]

"اوتھ" سلع مادیہ میں سے اس دُشچ کا جو گہری نشیں تھا اس کا نام "شیر شاہ
 جدال" تھا یہ وہ "شیر شاہ جس" جو تو اہل سنت و جماعت تھا مگر اس کی
 میں سے مراد وہ تھی کہ اب اس کا گدیوں پر دو تبلیغ کا عملہ جاری ہے۔
 دو یسویوں کے ساتھ میں سے اب۔ یہ کی گاؤں میں جاتے تھے وہ گاؤں میں
 اہل سنت و جماعت کی جو کس میں ایک مرد۔ کھر پیج کا، یا منہ تھا یہ
 صاحب سے۔ چارپائی پھنچ جاتی تھی۔ اب کہہ کے رکھے جاتے تھے۔ جتنی
 مردیں آتے وہ یا ساتھ وہ سب بیٹے جیتے تھے۔ یہ صاحبان مریدوں اور
 نقشب رستے تھے اور۔ اتنے تھے۔ ایک کہ صوفیہ مرید بھی سے ملتا
 جتے تھے سب تو یہ مرید ہی صاحب سے۔ پائے ہیں یہ سب مرید ہیں۔
 کی دن کھٹک کر رہے یہ سب ہی صاحب سے دعا کرتے تھے۔ اب
 انکی کتاب "پیر سائیں" میر پچہ فید میں ہے۔ "توحید سائیں" کے مر سے نکلا
 ہے کہ علی رحمہ اللہ کا نشان پاب دہریں کے مرید گھر میں، سوا علی
 دہریں کے اخیر پچہ مراد، کاتے گا اور سنت ہو کہ میں مجلس حسین پاک کا اپنے
 کمر میں اور روں گا۔" اور پھر وہ پچہ مراد ہو جاتا ہے۔ اب اس مرید کو حامل کنی
 سے اور پیر کے ہیں میں پچھا ہوا ہے اب اس کے گلے میں مجلس عرا کا طوق
 پھنس گیا اور اس سے اگلے سال مجلس کراہی۔ اب یہ سنت مرید مرید و بیج کے
 طہر کران کی ہے اس طرح وہ پلا سوائی بھی ہو گیا اور مانتے بھی مجلس بھی راتا
 رہتا ہے۔

۱۔ امریہ کتاب ہے "پیر سائیں" دعا کرد میرے گھر میں پچہ میں "پیر سائیں"
 جان۔ ہاتھ عرصہ بعد پچہ پیدا ہو۔ اب یہاں بڑی پیر کے پاس خوش خوش جا
 ہیں۔ ساتھ میں باریں نکھری اولی ہیں۔ اب بیج سے دعا بھی کیاں ہے اور
 میں دعا ہے۔ اب یہ دوسری دعا ہے یہ سے ملتے ہیں تو مرید کی گواہ
 ہے۔ مرید ملتی ہیں "پیر سائیں" یہ آپ کی دین ہے ہم آپ کے عظام
 سے آتے آتے آتے رچیں اب پچہ کا نام بھی آپ نے رکھا ہے تو یہ صاحب
 سے۔ یہ ہاتھ ہے اس پچہ کا نام "سین کش" رکھ دیا اور مرید حسین کی آپ
 سے۔ سو ست ہالی تھی اب پوری مراد اور گھر میں مجلس عرا کروا اور یہ مرید
 ہے۔ جو پیروں کی توجہ کنوں سے مولیٰ مدہب میں داخل ہونے پھر اسوں
 سے۔ پچہ اپنے حامیوں میں پیر صاحب کی کرتی ہیں کس تو دک دوق اور
 ان یسویوں کے محل میں پچھتے گئے اور مولیٰ بن گئے۔ کی طرف جو صاحبیں
 ہاں سے کے بعد میل سے اسوں سے دیکھا کہ پائتاں میں یسویوں کی مولیٰ
 مرنے میں بڑی عزت اور احترام ہے تو اس میں تو بھی مولیٰ، گھبرا، میرانی وغیرہ
 سب سید جتے گئے اور میرانی ہوتے گئے اب تو یہ بیڑا انجھری چوں چوں کا مرید
 بن گیا۔ ہر طرف سیدی سید نظر آئے لگے اور اس وقت ہاتھ میں مٹاؤ سے
 یسوی سید مولیٰ ہیں اور تو پھوٹی پھوٹی قومیں وہ سب سائیں تبلیغ سے مولیٰ بن
 گئیں۔

۲۔ توفی مسلمان کو یہ گہری اور کھر سے پلا میں رکھے اور اس کتاب کو

[illegible]

تقریباً اسی کے نزدیک ہی بیت کے شجروں سے عداوت رکھتا، بعض روایتوں کے
مطابق اس کے قتل میں پیش نمازی کی ایسی تشویر تھا اور اہل بیت کے
خود یہ سخت رونا اور تہ کا مطلب ہے کہ اہل بیت سے محبت رکھتا اور اس
سے محبت کر رہا ہوں ہے مگر محبت اہل بیت کے بعد اہل سنی کی تقریباً و
اصیغ کرتا، حضرت علیؑ و قرآن و احادیث سے حاصل کیا، اس وقت ماسلمان
عبید بن جراح سے عداوت رکھتا تھا، مگر اس سے رونا تھا مگر ماسلمان حاضر و
اگر ماسلمان آدم سے پسے ماسلمان و حر، دست خدا ماسلمان و جبرائیل اللہ ماسلمان انسان
میں ماسلمان، ظہر اللہ ماسلمان، یہ اللہ ماسلمان علی و خدا ماسلمان، خود کو ماسلمان مصری کہلوں

لوہے پر جس تختی سیدوں کا تھا ہے۔ اس تختیوں سے اس تختی فون کو جو
 شمع کا طریقہ کار سکھایا وہ یہ تھا۔ سپردہ۔ بازاروں، محلوں اور گلیوں میں ص

ہر ایک کا ہر چہ بتا دے (آپس شرمیں)

تیسرا طریقہ واردات

۱۹۔ تمہیں یہ کون ہے

[illegible]

ہو کر نکلی تھیں اور انھیں ہی سہ میں اس کو ایک آہ تھوڑی سی ۔
والد صاحب دست پر سے موافق اور تھے۔ میری والدہ ۴۰ سنیں
بھلی نہ سب رکھیں ہو ۔ تھے جو اس دن عزم میں آئی
جاتی ہیں۔ اور چاند محرم کا نظر آنا حرم پر۔ کہ روئے ہی اور
شروع ہو گا۔ سب سے پہلے تو کہہ سہ اہل بیت کے چہ
کپڑے پہنے ہو حکم آیت اور ۔ دوسرے تو سب پناں کو چہ
رنگ اس ۔ اس میں شہور رئیس اور اور پکڑی یہ معلوم ۔ تو
۔ اندھیری سے ۔ یہ توں سر پر پہرہ رہا ۔

معتزہ حضرت صدیق علیہ السلام پر یہ پردہ ڈال دیا اور کہہ
کر وہ ۔ راقیہ میں ۔ سب اہل کھانا تھے ۔

ملیت اقبیس ایک ماہ راقیہ میں تھیں صفحہ ۵ طبع
تدوین کا نام صفحہ ۱۰۰ کا ہے ۔ حرم پر چہ رنگ یہ حسین
پہ اور شہر ۔ اہل کھانا میں راقیہ میرا موافق علیہ السلام میں حرم
سورہ ۱۰۰ کا نام اہل کھانا میں صفحہ ۱۰۰ کا ہے ۔
راہون کا لہاں ہے ۔

مگر یہ تلہ یہ راقیہ میں سے دوسرے رنگ اس کو ثواب بھی رہا
تھے اور امام نے قرآن کی تفسیر کرتے تھے ۔

اہل قہ میں مت کر دیا تھا کہ سب سے پہلے یہ وہاں پہنے ہوئے

ہو کر دیکھ سہ ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ہوا ہی سیدھی چائی ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔ ۱۰ حرم میں ۔

جب خوب دیر پہنچے تو مولا کو کہ چار بجی صبح کے محبوب مولا کی
کی۔ جب مولا صاف ہو گیا تو بہت بڑا قولہ جو یہ تھا کہ شک نہ ہے کہ
کوئی روٹی ہے آگ۔ اس کوئی سے دیر پہلے صبح تھا کہ صبح
کے پاؤں صاف ہے ہاتھ صبح ہے صبح ہے صبح ہے صبح ہے صبح ہے
کے در سے ایک صندوق دیا اس میں مولا کا پوشا تھا جس سے
پیسے کاغذی مولا پہنچائی تھی چھ روپے تھے۔ عید پاش واما
سے نامزدوں کے ہاتھ پر میرے وہ صندوق تھے وہ رنگ صبح کے پاؤں
میں کے گلے میں لکھ رکھے اور پانچ روپے تھے اپنا یہ۔ تو رات
دی آپ یہ امام حسین کا قولہ لکھا تھا یہ امام حسین کے
شہادت پہنچنے والا اس گھوڑے کا تھکا رہا ہے۔ صبح کے پاؤں
گیا ہے۔ مولائی مردوں عورتوں کا قصہ یہ ہے کہ صبح کے پاؤں
سے آداب اور یہ پیش وراثت ہے کہ تو مولا کی عورتیں
ولی چار ہونے والے ہوں۔ یہ مولا ہے ولی عقیل ہے مولا
کھورے کا پھل جو مولا ہے اور نیچے دیں آری ہیں۔ روتی ہیں
عورتیں اور مرد بکارتا یہ کہہ رہے ہیں کہ صبح کے پاؤں
میں کہیں نہ تھے مرد میں ہر جیسے یہ گھوڑا ہمارے ہی طرف
غزوات میں تھا۔ ہمارے ہیں چاہے یہ گھوڑا ہمارے پاس ہے یا
دائیں۔ وہی نہ تھے کہ گھوڑے پہنچے تو میں پہنچ کر کہتا ہے کہ

[illegible]

اس کا ماتہ نوات دونوں درختوں اور مسجد کی طرف مقرر تھا جس میں عید گاہ
چانک دوسری طرف گلی کے سرے سے مولا کی آٹھ فٹ لمبی تھوڑی آٹھ
فٹ لمبی دھرمپا کی ایک ٹھکانی تھی مولا کے چھ پھول تھے۔ جس میں
ایک تو مولا تو دوسروں پر کھڑے ہو کر اور تمام کی توبہ کی طرف دیکھی
تھیں مولا کو پکڑا ہوا تھا مولا ایک طرف اور مٹھ دوسری طرف توجہ
ماتہ والے تھے مولا جب مولا کی حالت دیکھی تو وہ دیکھ کر کہے کہ
اب یہ کچھ برکت مولا ہو تو مولا۔۔۔ دیر نہ کر کہہ دو اور سے
مولا آج میری کرو یہ نام مصائب کا ہے۔ یہ وقت نہ دینا کہ اور
مولا کی حالت کا حال ہے۔ مگر کھڑے۔۔۔ مولا کی طرف اشارہ ہے۔
حضرت علی کا لہاں۔۔۔ تاج کا بیڑہ بیڑہ صفی 290۔۔۔ دینی قدر و
رسد حاصل کی نقل بنائے وہ اسلام سے جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں
مولا اور بدعتوں سے چپا کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ختم

گوئدے

گوئدے بھی ایک سنت کی رسم ہے جو بڑے اہتمام سے دینی فریضے
منانی جاتی ہے۔ بظاہر اس کی پہلی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانی ہے
سب سے پہلے ہندوستان میں اس کی ایجاد ہوئی جو مہاجرین مسلمان تھے انہوں
پاکستان میں اس سنت کو عام کر کے کی تبلیغ شروع کی اور اس کا نام رکھ
گوئدے امام جعفر کے اور لکڑی کے کی کہانی جو کسی مستند تاج میں نہیں ملتی

اور یہ فقہاء جعفر کا ہے۔ سب میں فقہاء ہندو توجہ میں
ہندو میں شامل ہو گئے۔ آٹھ تاج مولا کی اس کو حاکم قرار
کئے۔ اب پستان میں مولا کی مولا کی مولا کی مولا کی مولا کی مولا کی
مولا امام جعفر صادق علیہ السلام تھے مولا سے دور کا بھی واسطہ نہیں
ہوتا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔۔۔ اور یہ۔۔۔ اس سے
مولا بدعت اس قسم کا حضرت امیر مولا ہے۔ 22 ربیع الثانی میرزا
کی وفات کا دن ہے اور مولیٰ حضرت امیر۔۔۔ میرزا۔۔۔ میرزا کی وفات
فہرست ہے اور حضرت امیر مولا کی وفات کی وفات میں احمدیہ ہے جو
ہیں۔ مولا کی سب چاروں بے حد حیدر ہیں میں شامل ہوتا ہے۔ اس خوش فہمی
ہوتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام اور حیدر مولا اور
مولا کی مولا کی مولا اور مجھے مت جانتے کہ۔۔۔ مولا کی
۔۔۔ کہ اس کا ثواب کسی کو ملتا نہیں ہے۔۔۔ اس سے۔۔۔ واجب ہے۔۔۔
ت ہے بلکہ یہ رسم بدعت ہے اور بدعت کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔

آئیے اب میں آپ کو بتاؤں کہ اس کی کیا شرط ہیں۔ میں آپ کو بتانا
ہوں اس طرح خلائے جاتے ہیں اور کس طرح پاک جاتے ہیں۔ شروع شروع
میں تو وہ مولائی جو کفر قسم کے اس رسم کو ادا کرتے تھے اور یہ پھپھ رات کے
میرے میں پکارتے بھی تھے اور کھاتے بھی تھے۔ جب 22 ربیع الثانی کی شام تراو

[illegible]

میں چلے بھی کہ چاکر چرینا حضرت یہ کہتا ہے کہ اس کا بولی ٹو۔
 اس ہے اور۔ کسی مستند کتاب میں۔ ۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۱ء۔ یہ غلطی میں جو 27
 ۲۰۰۱ء کی غلطی کا سامنا ہے یہ نہ کر رہا کہ اس کے بعد تعلق نہیں ہے

[illegible]

رسموں اور بدعتوں سے محفوظ فرمائے اور اللہ کی کسب قرآن مجید اور سنت جلیلہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تابوت کا بیان

قارئین کرام! گزارش یہ ہے کہ حلیہ ٹھکانے اور کونڈوں کا ذکر بھی تفصیل سے آپکا سامنے نہیں آیا۔ رسم یعنی مہربانیاں کو روٹی بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی بڑے اہتمام سے پاکستان میں منایا جاتی ہے۔ یہ حضرت امام حسین کے روضہ کی مناسبت ہوتی ہے۔ چار مستحق کمرہ دار ہیں اور چاروں باغیہ ہوتے ہیں اور جو بانی تابوت ہوتا ہے اس کو بھی وضو کرنا پڑتا ہے۔ یہ مستحق دیدار ہے۔ یادہ شہر ملک میں پڑتا ہے جہاں اس میں لکڑی کی کھکاری اور شیشے کی کھکاری اور ٹپکے کا کارخانہ ہے۔ تابوت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تابوت لکڑی کے ٹکڑوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر پھونسی سی قبر گھنے ہو گا۔ اللہ کی تعالیٰ حاجت ہے۔ یہ قہر تھا۔ اس حاجت میں یہ حضرت حسین کی قبر ہے۔ اور ساتھ میں پھونسی قبر علی صاحبہا حضرت عباسؓ کی ہے۔ عینے کی ہے۔ جس کی طرح مہربانیاں کی ہے اور یہ اپنے باپ کی قبر میں یہ کہہ عہد ہو گئے۔ مہربانیاں سے تیار ہو جاتا ہے تو دوسری محرم کو اس کو دیار کے لئے چوراہوں پر لایا جاتا ہے۔ ٹھکانے میں دیار کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ مشہور کر دیا ہے کہ یہ تابوت یہ رسم حضرت امام حسین کے ہے۔ اب وہاں کی ہے۔ جس شخص کے حق میں دیار کے لئے آتے ہیں اور ہاتھ اور منہ جوتے چوتھے رسم کرتے ہیں اور

یہ بھی کہتے ہیں۔ اور عورتیں اور مرد مسلمان بھی مانتے ہیں۔ پیسے بھی رکھتے ہیں۔ ان کے پاس اس روپے کی سے پاس 20 روپے کسی کے پاس سو روپے کی ہوتی ہیں۔ اس سے کہتے ہیں۔ قدر میں۔ رسم اس رسم کو کہتے ہیں۔ خراجہ سالی اور کمال آتا ہے۔ اور ہر سال وہ موصی اس رسم کو بڑے اہتمام کے ساتھ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ رسم بدعت ہے اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسم بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تین کوئے والا جھنڈا جسے م کہا جاتا ہے

یہ رسم بھی اس رسم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ لڑکا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ کی فوج کا جو پہلا رکن تھا اس کا علی تھا۔ اس الم کی رسم یہ تین اور پستان میں رسم شہداء کے ساتھ منایا جاتی ہے۔ ہر گھر سے حضرت عباسؓ کے مہربانیاں اور امام کا ہے۔ اس رسم کو مسجد میں بھی لایا جاتا ہے۔ مومن سے لایا اور منایا جاتا ہے۔ مسجد میں بڑی بڑی چائیس ہائیس لایا جاتا ہے۔ راجہ کی مہربانیاں لایا جاتا ہے۔ پچاس ساٹھ لاکھ لکڑی کے ٹکڑے کا پاپ سے رنگتے چھایا جاتا ہے۔ لم ہٹا ہے میں جو لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔ شیشہ یا پلاسٹک یا پلاسٹک کا پاپ استعمال کیا جاتا ہے۔ اتنا ہے کہ اس رسم میں اس کو بھی طرح سے رنگا جاتا ہے کہ اس کو پھر کا رنگ لایا جاتا ہے۔ یہ سری ساری رسم ہو جاتی ہے۔ پھر لکڑی کا یہ پتھر اس کو رنگا جاتا ہے اور چاروں طرف رسیاں باندھ دی جاتی ہیں۔ اب اس رسم کو

حسین تو نے مرنے کو جینا سکھا دیا
اس راز سے واقف ہیں زمانے والے
زندہ ہیں غم کے گمروئے والے
کچھ مٹ گئے کچھ مٹ جائیں گے
صحابہ تجرا ہم مٹانے والے

یہ ارض و سماء کے قریب سے بنے ہیں
محمد کے جو نائب ہیں دین سے بنے ہیں
محسن کرے تعریف کیا ان کی کہ سب مرسل
جام ان کی محبت کا ہی پینے سے بنے ہیں

دیکھے جو تجرا جلوہ ترپ جائے نظر بھی
روحانی تیرے نام سے صدیق و مرید بھی
وفا کی راہ میں نواسہ رسول بھی

بدیہ صحابہ کرام

تو نے عالمین کی رحمت خرید لی
ہم نے طرب بدلے عبادت خرید لی
پردہ میں ماں نے عصمت و عفت خرید لی
ہمیشہ نے جہاں کی شرافت خرید لی
محسن تیرے ہر نے ایک سجدہ کے عوض
خالق کے پاس تھی جو جنت خرید لی

خالق کی حیثیت کا شکا ایسا
پاؤں کے تلے کوڑھ چاسا ایسا
کیوں نہ فخر سے کہیں اسے رسول علی
قسمت سے تو ملتا ہے نواسا ایسا

دشت ہلا کو عرش کا زندہ بنا دیا
جنگل کو مصلیٰ کا منہ بنا دیا
سنگر جو کرے کود میں اسے در بنا دیا
عاصی جو پہلے آئے اسے حر بنا دیا

دوہڑہ

کے موسم بدل عداوت دے یک نکتہ صداقت پر
 میں آیا کھانا نہیں کوں میں کوں غیرت دل دیا
 چیزے بن دشمن اصحاب دے اندھے سر تے قیامت
 اندر دوندے ہڈے حسن حسن تقدیر دیوں کر

مرض میاں دی تک آ گیا نیا عطا دے
 اور غیب وجوں آواز آئی ہے نہات صحابہ دے
 دنیا دہانت کرد اہل بیگوں کوں میرے صحابہ قدر نہیں
 آیا حسن در صدیق لے حائل تے ہو گیا باں

ہر تاریخ گواہی دیتی تے رسول دے چار اصحاب
 پہلا صدیق اکبر ہے اتے دوتا مہر خطاب
 غنیاں وجوں حسن فنی چو قفا مہر پاک ثواب
 راستا چو ہن دا جیڑا حسن دشمن ہے ہوں تے لعنت کرن ثواب

صدقہ عمر دے دشمنی کوں رب آپ سزوں دیندا
 چیزے بنے بغیر عداوت دے ہتھوڑا اتے کڑ کڑ

ہر عقل عقل دانا اک نکتے قوں پر کھیندے

کھانا کون لہوے حسن ہنساں رب ہی سر مریدے

ہر ہادیواری دے جو آ بنی ہات اے
 ہر ہر مقام دے آئی ہرکت دلی دات اے
 ہر میکا نکل پے آکھن اندر ہو رحمت لالی ہر سات اے
 ہر صدیق دمی اے صدیق جدا شوہر مہدی دات اے

ہر صدقات دی تے صدیق دی صاحبزادی
 ہر پاک رسول دے گمراے آئی اندر پاک رسول دے داوی
 ہر گھر جتنی اندر کر سکیا ایہ ٹولی اہن سہا دی
 ہر حسن ہر ہلالی حسن جیڑا قدر کسے نہ ہادی

ہر ہر دی قدرت دے ہن عجب ترالے رنگ اے
 ہر پارسل اللہ دے بیٹھے دشمن کڈھن مندے
 ہر کلاحتا کم کم عرقاں دا جرے ہوں عقل دے اندھے
 ہر سب خلقت قوں افضل جرے آپ رسول نے سنے

میں نے دل دی ہے تسکین علی بن ابی طالب علیہ السلام
 اللہ کی تاب سے طاقت کچھ مرید توں میں پٹیا در پیر
 اسلام کا شیر دلیر علی نہیں ہرگز تیرے
 الہی زاد کوں وہاں پھروں ہے شریا پڑیں

کہیں دا جوہر اصول میں داسے خدا کا بھیجا رسول میں
 رسول جس کوں تیا کے زلفوں کھڑا ہے جس عقل
 لایا شرمینہ کیا وہ نہاسوں دا کھانے
 میں بھی کوں آندا توں باور نہ آویں تیرے دیر دا آخری سادے

دوہڑہ

میں ہوں دیر دی لاش اتے آبد کفن سے کھولے
 ہم عیاسے دیرن دا منہ اتا نہ پوئے
 کوں والیں گائیں بی بی دین قرآن سے کھولے
 کوں ہے جیڑا فردوسی سادات سے صبر کوں تولے
 اسلام والے پاڑا دے دین میں مرہل بکرن دے
 کی موتی دی تہمت آئی کئی موتی دی تہمت
 واکوں تسبیح دے صدیق علی دین
 کچھ تو کل اصحاب دی تقدیر تیروں

میں ان رسول جو حاضریں میٹا حاضر ہے
 نکال دیں دا بونہ پھلدا دے فردوسی ہر

دی ہارش دوسری تیروں دی
 رہیا سید لہار کون چڑھا

اس بلدی ریت استے رکھ
 رہیا رب لوں بچہ

دیار شوق دج عاشق رب دا
 رہیا عشق دی حیروں چڑھا

آکھے راضی ہو کائنات دا
 گھن ترے سدا گھر

دیار صدیقی دج فکر ہوئی تپا دی تو ہیں
 دینا جی کرام مدیتے دج پھٹ دیجی پاک زمین
 سنے چند کچھوں ہنست دی ملکہ نہیں آندا طاہر یثیں
 بس ہے ہستی مٹوں دا جیزے ہن سبے دیں لعلیں